قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم

"اوّل الرسل آدم وآخرھم محمد"

(نوادر الاصول)

ماہنامہ لولاک ملتان

مسلسل اشاعت کے ۴۷ سال

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ذی قعدہ ۱۴۳۰ھ

نومبر 2009ء

جلد ۱۳

شمارہ ۱۱

مدینہ منورہ اور زیارت کے آداب

حضرت ابولبابہ انصاریؓ

حقیقت ختم نبوت

حج کی فرضیت و فضیلت

الطاف حسین کے نام کھلا خط

مسجد قبا کا دلکش بیرونی منظر

www.khatm-e-nubuwwat.com
www.lolaak.clickhere2.net
www.laulak.info

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ماہنامہ

لولاک

ملتان

شمارہ 11 • جلد: ۱۳

بیاد

امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ	مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مجاہد ملت مولانا محمد علی جالندھریؒ	مناظر اسلام مولانا لال حسین اخترؒ
حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ	فاتح قادیان حضرت مولانا محمد حیاتؒ
حضرت مولانا عبدالرحمن میانویؒ	حضرت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہؒ	شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی احمد الرحمنؒ
حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ	پیر طریقت حضرت مولانا شاہ نفیس الحسینیؒ
حضرت مولانا محمد شریف بہاولپوریؒ	حضرت مولانا مفتی محمد جمیل خانؒ

صاحبزادہ طارق محمودؒ

مجلسِ منتظمہ

علامہ احمد میاں حمادی	مولانا محمد اسماعیل شجاعبادی
مولانا بشیر احمد	حافظ محمد یوسف عثمانی
مولانا محمد اکرم طوفانی	حافظ محمد ثاقب
مولانا فقیر اللہ اختر	مولانا مفتی حفیظ الرحمن
مولانا محمد نذر عثمانی	مولانا قاضی احسان احمد
مولانا غلام حسین	مولانا محمد طیب فاروقی
مولانا محمد اسحاق ساقی	مولانا محمد علی صدیقی
مولانا غلام مصطفےٰ	مولانا محمد حسین ناصر
چوہدری محمد اقبال	غلام مصطفےٰ چوہدری ایڈووکیٹ
مولانا عبدالرزاق	مولانا محمد قاسم رحمانی
مولانا عبدالستار حیدری	مولانا عبدالحکیم نعمانی

بانی: مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمود رحمۃ اللہ علیہ

زیر سرپرستی: خواجہ خواجگان حضرت مولانا خان محمد صاحب مدظلہ العالی

زیر سرپرستی: حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر مدظلہ

نگرانِ اعلیٰ: حضرت مولانا عزیز الرحمن جالندھری

نگران: حضرت مولانا اللہ وسایا

چیف ایڈیٹر: حضرت مولانا عزیز احمد

حضرت مولانا مفتی محمد شہاب الدین پوپلزئی

ایڈیٹر: صاحبزادہ حافظ مبشر محمود

مرتب: مولانا غلام رسول دینپوری

کمپوزنگ: یوسف ہارون

رابطہ: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

حضوری باغ روڈ • ملتان فون: 061-4583486 14122

ناشر: عزیز احمد مطبع: آشکیل پرنٹرز ملتان مقام اشاعت: جامع مسجد ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان

بسم اللہ الرحمن الرحیم!

کلمۃ الیوم

پوپ کے توہین رسالت قانون پر تحفظات	ادارہ	3

مقالات ومضامین

خطبہ حجۃ الوداع، عظیم الشان منشور انسانیت	مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی	5
حج کی فرضیت وافضلیت	مولانا عاشق الٰہی مہاجر مدنی	8
مدینہ منورہ اور زیارت کے آداب	مولانا عبدالرشید لکھنوی	10
غلاف کعبہ	حافظ عتیق الرحمٰن	15
حضرت ابولبابہ انصاریؓ	مولانا ریاض احمد شامی	19
غیبت......ایک سنگین گناہ	مولانا یاسر عبدالقیوم قاسمی	21
تکبر......ایک بری خصلت	محمد طارق الواجدی	24
حضرت مولانا محمد الیاس کاندھلویؒ	مولانا سید سلیمان ندویؒ	27
غازی علم الدین شہیدؒ اور عشق رسالتؐ	مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی	32

ردقادیانیت

فتنہ انکار ختم نبوت......اسلام کے خلاف فرنگی سازش	مولانا مجاہد الحسینی	35
حقیقت ختم نبوت ﷺ	مولانا مفتی محمد انور اوکاڑوی	41

متفرقات

الطاف حسین کے نام کھلا خط	مولانا اللہ وسایا	46
قانون تحفظ ناموس رسالتؐ اور این جی اوز	ملک محمد حسین ایڈووکیٹ	51
جماعتی سرگرمیاں	ادارہ	54

بسم اللہ الرحمن الرحیم!

کلمۃ الیوم!

پوپ کے توہین رسالت قانون پر تحفظات!

صدر پاکستان جناب آصف علی زرداری اپنے طویل ترین غیر ملکی دورہ کے آخر میں ویٹی کن سٹی میں پاپائے روم پوپ بینیڈکٹ ۱۶ سے ملے۔ پوپ نے پاکستان میں بسنے والی اقلیت مسیحیوں سے متعلق ''زیادتیوں'' کی شکایت کی اور گستاخ رسول ایکٹ ختم کرنے کا مطالبہ کیا۔ اس سلسلہ میں روزنامہ نوائے وقت نے ادارتی صفحات میں تعزیرات پاکستان کی دفعہ نمبر 295-C سے اسلامیان پاکستان کے جذبات واحساسات کی ترجمانی کی۔ بطور اداریہ پیش خدمت ہے:

صدر آصف علی زرداری نے اپنے ۱۵روزہ دورے کے اختتام پر ویٹی کن سٹی میں پاپائے روم پوپ بینیڈکٹ ۱۶ سے ملاقات کی۔ جس میں پوپ نے صدر زرداری پر زور دیا کہ وہ پاکستان میں مسیحیوں کے تحفظ کی ضمانت دیں۔ اس پر صدر نے یقین دلایا کہ جمہوری حکومت توہین رسالت قانون کے غلط استعمال کو روکنے کے لئے سیاسی جماعتوں، علمائے کرام، اقلیتی رہنماؤں اور تمام متعلقہ حلقوں سے مشاورت کرے گی۔ دریں اثناء ویٹی کن، ورلڈ کونسل آف چرچز اور آرچ بشپ آف کنٹربری نے بھی پاکستان پر زور دیا کہ وہ توہین رسالت قانون پر نظر ثانی کرے۔

۱۹۷۳ء کے آئین کے تحت پاکستان میں جس قدر اقلیتوں کو حقوق حاصل ہیں۔ شاید پوری دنیا کے کسی ملک میں اقلیتوں کو حاصل نہ ہوں۔ آئین کے حصہ دوم کے پہلے باب میں اقلیتوں سمیت ملک کے تمام شہریوں کو مساوی بنیادی حقوق کی ضمانت دی گئی ہے۔ جن میں سے چند ایک یوں ہیں۔

زندگی، آزادی اور شخصی تحفظ گرفتاری اور بے جا حراست کے خلاف تحفظ، غلامی مشقت بالجبر کی مخالفت دوسری سزا کے خلاف تحفظ، انسانی وقار کی ضمانت، نقل وحرکت کی آزادی، اجتماع کی آزادی، ایسوسی ایشن یونین بنانے کی آزادی، سیاسی آزادی، تجارت، کاروبار اور پیشے کی آزادی، تقریر اور تحریر کی آزادی، مذہب کی آزادی، مذہبی ٹیکس، مذہب کے سلسلے میں تعلیمی اداروں کی آزادی، جائیداد رکھنے کی آزادی، جائیداد رکھنے کے حقوق کا تحفظ، شہریوں کی برابری، سرکاری جگہوں پر جانے کی آزادی، ملازمت میں تفریق کے خلاف تحفظات، زبان رسم الخط اور ثقافت کا تحفظ۔

پاکستان میں عیسائیوں کو حاصل آزادی کا اندازہ اس سے لگایا جاسکتا ہے کہ ان کے گرجے مساجد سے بھی بڑے اور پرشکوہ ہیں۔ ساتھ سکول بھی قائم ہیں۔ جہاں مسلمانوں کے بچے بھی تعلیم حاصل کرتے ہیں۔ عیسائیوں سمیت اقلیتوں کو پاکستان میں کبھی پریشانی کا سامنا نہیں کرنا پڑا۔ بدمزگی اس وقت پیدا ہوتی ہے۔ جب کوئی پاگل پن

کا مظاہرہ کرتے ہوئے شان رسالت مآبؐ میں گستاخی کرتا ہے۔ ایسے مظاہرے مغربی ممالک میں عموماً دیکھنے میں آتے ہیں۔ ایک مسلمان کے لئے نبی کریم ﷺ کا احترام وتکریم اپنے والدین اور اولاد سے بڑھ کر ہے۔ مسلمانوں کے نزدیک دیگر انبیاء پر ایمان لائے بغیر ایمان مکمل نہیں ہوتا۔ توہین رسالت کا قانون تمام انبیائے کرام کے بارے میں ہے اور ان کی توہین کے مرتکب ہونے والے کا تعلق خواہ کسی مذہب سے ہو۔ سزا کا مستوجب ہے۔ توہین رسالت ﷺ قانون تو درحقیقت اقلیتوں کو تحفظ فراہم کرتا ہے۔ اگر یہ ختم کرایا جائے یا اسے اپنی مرضی کے مطابق ڈھالا جائے تو لوگ شاتمین کے خلاف خود کارروائیاں کرنے لگیں گے۔ موجودہ صورت میں موجود توہین رسالت قانون میں کسی قسم کی ترمیم یا تبدیلی کی ضرورت نہیں۔ البتہ اس کا غلط استعمال روکنے کے لئے مزید اقدامات ہونے چاہئیں۔ اگر کوئی غلط الزام عائد کرتا ہے تو اس کو اس کے لئے بھی کڑی سزا ہونی چاہئے جو پہلے ہی توہین رسالت ﷺ کے قانون میں موجود ہے۔

محسن پاکستان کی سکیورٹی

پاکستان کے مایہ ناز ایٹمی سائنسدان ڈاکٹر عبدالقدیر خان نے کہا ہے کہ بلیک واٹر والے میرے پڑوس میں آچکے ہیں۔ مگر میں نہیں ڈرتا۔ جلد انکشافات کروں گا۔ حکمران بے حس ہیں۔ میرے قتل پر صرف قوم سے معافی مانگیں گے۔ یہ امر باعث تشویش ہے کہ بدنام زمانہ تنظیم کے ارکان ڈاکٹر قدیر خان کے قریب پہنچ گئے ہیں۔ بلیک واٹر دراصل ہے ہی پیشہ ور قاتلوں اور مجرموں کی تنظیم جس سے امریکہ وہ کام لیتا ہے۔ جو اس کی فوج نہیں کرپاتی۔ اسلام آباد میں بالخصوص جس طرح ان کی کارروائیاں جاری ہیں۔ ان پر ہر پاکستانی کو سخت تشویش ہے۔ ذرائع کے مطابق بلیک واٹر کے ارکان اسلام آباد میں سرعام گھومتے پھرتے ہیں اور شہریوں کو اسلحہ کی نمائش اور سخت زبان کے ذریعہ ہراساں بھی کرتے رہتے ہیں۔ میڈیا کے بہت سے ذمہ دار ارکان نے بھی اس طرح کے واقعات کی تصدیق کی ہے کہ ایسے لوگوں کی کوئی گرفت نہیں کی جاتی اور اگر پولیس ایکشن لے بھی لے تو ''اعلیٰ حکام'' کی ہدایت پر انہیں چھوڑ دیا جاتا ہے۔ یہ امر واضح نہیں کہ وہ اعلیٰ حکام کون ہیں۔ ڈاکٹر عبدالقدیر خان محسن پاکستان ہیں۔ اس سے قبل بھی یہ خبر آئی تھی کہ ان کی رہائش کے انتہائی قریب دو مکان بلیک واٹر کے اراکین نے حاصل کئے ہیں۔ اگر واقعتاً ایسا ہوا ہے تو اسے حکومت کی بے حسی ہی کہا جاسکتا ہے۔ خدانخواستہ اگر ڈاکٹر عبدالقدیر خان کو کچھ ہوا تو یہ قوم اسے ٹھنڈے پیٹوں برداشت نہیں کرے گی۔ بلکہ ایسا طوفان آئے گا۔ جس میں یہ سب حکمران اور ان کی حکومتیں اڑ جائیں گی۔ حکومت ہوش مندی کا ثبوت دیتے ہوئے تمام حساس مقامات وافراد کے قریب سے بلیک واٹر کے اراکین کی رہائش گاہوں کو خالی کرائے۔ امریکہ ہمیشہ اپنے مفادات کو ہی مقدم رکھتا ہے۔ اسے اس سے کوئی غرض نہیں ہوتی کہ کسی دوسرے ملک کو اس سے کیا تکلیف پہنچے گی یا اس کا کیا نقصان ہوگا۔ وہ بہرصورت اپنے اہداف حاصل کرتا ہے۔ لہٰذا اس مار آستین سے نجات حاصل کی جائے کہ یہ ڈسنے سے کبھی بھی باز نہیں آئے گا۔

حکومت محسن پاکستان کو ان کے شایان شان سیکورٹی فراہم کرے اور بلیک واٹر نامی ایجنسی کا اسلام آباد سے قلع قمع کرے۔ ایسی ایجنسیز کی موجودگی ملکی سالمیت واستحکام کے لئے خطرہ ہے۔

خطبہ حجۃ الوداع ...... عظیم الشان منشور انسانیت!

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

رحمت عالم حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے اپنے آخری حج کے موقع عرفات و منیٰ میں عظیم الشان خطبے ارشاد فرمائے جو قیامت تک آنے والی نسل انسانی کے لئے عظیم منشور و دستور ہیں۔ چنانچہ ۹/ذوالحجہ کو میدان عرفات میں جو آپ ﷺ نے خطبہ ارشاد فرمایا اس کا ترجمہ پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں۔

اللہ پاک کی حمد وثناء کے بعد آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: ”لوگو! میری بات غور سے سنو۔ میرا خیال ہے کہ اس سال کے بعد اس جگہ پر تم سے نہ مل سکوں اور نہ شاید اس سال کے بعد حج کر سکوں۔ لوگو! اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہم نے تم کو ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا ہے اور تمہارے بہت سے قبیلے اور خاندان بنا دیئے ہیں۔ تاکہ تم پہچانے جاسکو۔ یعنی باہم ایک دوسرے کو شناخت کر سکو اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک تم میں سے زیادہ عزت والا وہ ہے جو زیادہ پرہیزگار ہے۔ کسی عربی کو عجمی پر اور عجمی کو عربی پر کوئی فضیلت اور برتری نہیں ہے اور نہ کسی کالے کو گورے پر اور گورے کو کالے پر فضیلت اور برتری۔ صرف پرہیزگاری کی بنیاد پر ہے۔ تم سب لوگ آدم علیہ السلام کی اولاد ہو اور آدم علیہ السلام مٹی سے پیدا کئے گئے ہیں۔ خبردار خون یا مال کا ہر وہ دعویٰ جس کے لوگ مدعی ہیں وہ میرے قدموں تلے ہیں۔ (میں اسے باطل قرار دیتا ہوں) مگر بیت اللہ کی نگرانی اور حاجیوں کو پانی پلانے کی خدمت حسب دستور ملے گی۔“

اس کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا: ”اے گروہ قریش قیامت کے دن ایسا نہ ہو کہ تم دنیا کا بوجھ اپنی گردنوں پر اٹھاتے ہوئے آؤ اور لوگ آخرت کا سامان لے کر آئیں۔ یاد رکھو اگر ایسا ہوا تو میں تمہیں اللہ کے عذاب سے نہ بچا سکوں گا۔“

خبردار! زمانہ جاہلیت کی (قبل از اسلام) کی تمام رسمیں میرے قدموں کے نیچے روند دی گئی ہیں۔ زمانہ جاہلیت کے تمام خون (خواہ وہ کسی کے بھی ہوں) سب معاف ہیں۔ (اب فریقین میں سے کوئی اس کا بدلہ نہ لے گا) میں اس سلسلہ میں سب سے اپنے ہی خاندان کا ایک خون جو ربیع ابن حارث کے بیٹے کا ہے معاف کرتا ہوں۔ واقعہ یہ تھا کہ عامر بن ربیع نے بنو سعد میں سے کسی دودھ پلانے والی کو طلب کیا تھا۔ جسے ہذل نے قتل کر ڈالا تھا۔ دور جاہلیت کا ہر سود معاف ہے (اس قانون کی ابتداء بھی میں اپنی طرف سے کرتا ہوں) اور اپنے عم محترم (چچا) عباس کا سود معاف کرتا ہوں۔ ان کا سود سب کا سب معاف اور کالعدم ہے۔

لوگو! تمہارے خون (جانیں) تمہارے اموال اور تمہاری عزت وآبرو قیامت تک ایک دوسرے پر حرام ہیں۔ جس طرح تمہارے اس دن، اس مہینہ اور اس شہر کی حرمت واجب ہے اور تم سب عنقریب اپنے پروردگار سے جاملو گے۔ جہاں تم سے تمہارے اعمال کا محاسبہ ہوگا۔

اے لوگو! تمہاری عورتوں پر تمہارے کچھ حقوق ہیں اور اسی طرح پر تمہاری عورتوں کے حقوق ہیں۔ تمہارا ان

پر یہ حق ہے کہ تمہارے بستر پر کسی ایسے آدمی کو نہ بیٹھنے دیں۔ جسے تم پسند نہیں کرتے۔ نیز ان پر تمہارا یہ حق ہے کہ کھلی بے حیائی کا کوئی کام نہ کریں۔ لیکن اگر وہ کریں تو تمہارے رب نے تمہیں اجازت دی ہے کہ ان کے سونے کی جگہ اپنے سے الگ کردو۔ (اگر اس سے بھی باز نہ آئیں) تو پھر تمہیں اجازت ہے کہ ایسی ہلکی مار مارو۔ جس سے بدن پر نشان نہ پڑیں۔ اگر وہ اپنی نازیبا حرکتوں سے باز آجائیں تو حسب دستور ان کا کھانا اور کپڑا تمہارے ذمہ ہے۔

خبردار کسی عورت کے لئے جائز نہیں کہ وہ اپنے شوہر کے مال میں سے اس کی اجازت کے بغیر کسی کو کچھ دے۔ عورتوں کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنے کے ہمیشہ پابند رہو۔ کیونکہ وہ تمہاری نگرانی میں ہیں اور اس حیثیت سے نہیں کہ اپنے معاملات خود چلا سکیں۔ عورتوں کے معاملہ میں اللہ سے ڈرتے رہو۔ تم نے ان کو اللہ کی امانت کے طور پر حاصل کیا ہے اور اللہ کے کلمات کے ذریعے انہیں جائز وحلال کیا ہے۔

لوگو! اللہ تعالیٰ نے (میراث کا قانون نافذ کر کے) ہر حق دار کو اس کا حق دے دیا ہے۔ اس لئے اب کسی وارث کے حق میں وصیت جائز ونافذ نہیں۔ بچے کا نسب اس مرد سے ہوگا۔ جس کی وہ بیوی ہے۔ جس نے بدکاری کی اس کے لئے سزا ہے۔ بچہ اس کا نہیں کہلائے گا اور اس کا حساب کتاب اللہ کے ذمہ ہے۔ جس نے اپنے باپ کے علاوہ کسی اور کی طرف نسبت کی یا کسی غلام نے اپنے کو کسی اور مالک کی طرف منسوب کیا اس پر خدا کی لعنت ہے۔ قرض ادا کیا جائے گا عاریت واپس کی جائے گی۔ ضامن تاوان کا ذمہ دار ہے۔ خبردار جرم کرنے والا خود اپنے جرم کا ذمہ دار ہے۔ باپ کے جرم کا ذمہ دار بیٹا نہیں اور بیٹے کے جرم کا ذمہ دار باپ نہیں۔ کسی شخص کے لئے کسی بھائی کی چیز لینا جائز نہیں۔ البتہ اس صورت میں جائز ہے کہ وہ خوش دلی کے ساتھ دے۔ پس تم لوگ اپنے اوپر ظلم وزیادتی نہ کرو۔

لوگو! خوب اچھی طرح سمجھ لو کہ ہر مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے اور سب مسلمان آپس میں ایک دوسرے کے بھائی بھائی ہیں۔ تمہارے غلام تمہارے غلام ہیں۔ تم جو کچھ خود کھاتے ہو انہیں بھی کھلاؤ اور جو خود پہنو انہیں بھی پہناؤ۔

خبردار! میرے بعد گمراہ یا کافر نہ ہو جانا کہ ایک دوسرے کی گردنیں مارنے لگو۔ جس شخص کے پاس کسی کی امانت ہو اس پر لازم ہے کہ وہ امانت والے کو ٹھیک ٹھیک طریقہ سے لوٹا دے۔ اگر کوئی نکٹا (ناک کٹا) اور سیاہ فام حبشی تمہارا امیر بنا دیا جائے اور وہ کتاب اللہ (قرآن مجید) کے مطابق تمہاری قیادت کرے تو تم پر اس کی اطاعت لازم ہے۔

اے لوگو! میرے بعد کوئی نبی نہیں اور تمہارے بعد کوئی امت نہیں ہے۔ میں تمہارے اندر ایک نعمت چھوڑے جا رہا ہوں۔ اگر تم مضبوطی سے اسے تھامے رہو گے تو گمراہ نہ ہوگے اور وہ نعمت کتاب اللہ (قرآن مجید اور میری سنت (حدیث) ہے۔

لوگو! اب شیطان اس بات سے مایوس ہو گیا ہے کہ اس سرزمین (عرب) پر اس کی پرستش کی جائے۔ لیکن عبادات کے علاوہ دوسرے معاملات میں اپنے پست افعال کے ذریعہ اس کی فرمانبرداری کی گئی تو وہ اس پر بھی راضی رہے گا۔ تم اپنے دین کو اس کے (شر) سے بچا کر رکھنا۔

خبردار! اپنے رب کی عبادت کرتے رہو۔ پانچ وقت کی نمازوں کی پابندی کرو۔ ماہ رمضان کے روزے رکھو۔ اپنے اموال کی خوش دلی کے ساتھ زکوٰۃ ادا کرتے رہو۔ اپنے رب کے گھر (بیت اللہ) کا طواف کرتے رہو۔ اپنے امراء کے حکم کی پیروی کرو تو اپنے رب کی جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔

اے لوگو! نسئی زمانہ کفر کی زیادتی کا سبب ہے۔ اس کے ذریعے کفار گمراہ ہوتے ہیں۔ وہ ایک سال حرام مہینوں کو حلال کر لیتے اور دوسرے سال انہیں کو حرام قرار دے لیتے تھے۔ تاکہ اس طرح حرام مہینوں کی گنتی پوری کریں۔ لیکن اب زمانہ اپنی ابتدائی حالت پر لوٹ آیا ہے۔ جس دن اللہ تعالیٰ نے زمین و آسمان کو پیدا فرمایا تھا۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سال کے بارہ مہینے ہیں۔ جن میں چار مہینے حرمت والے ہیں۔ تین مہینے مسلسل ہیں (ذی قعدہ، ذی الحجہ اور محرم) اور ایک ماہ رجب ہے جو جمادی الثانی اور شعبان کے درمیان واقع ہے۔

خبردار! جو لوگ یہاں موجود ہیں وہ میری باتوں کو ان لوگوں تک پہنچا دیں جو یہاں موجود نہیں ہیں۔ کیونکہ بہت سے لوگ جن کو میرا پیغام پہنچا وہ ان لوگوں سے زیادہ اسے محفوظ رکھنے والے ہوں گے جو اس وقت سننے والے ہیں۔ تم لوگوں سے میرے متعلق بھی پوچھا جائے گا۔ بتاؤ تم میرے بارے میں کیا کہو گے؟ حاضرین نے (بیک زبان ہوکر) عرض کیا۔ ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپ نے امانت کو (پوری طرح) ادا کر دیا۔ اللہ کا پیغام (ہم تک اور لوگوں تک) پہنچا دیا اور نصیحت کر دی۔

پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ ’’اللھم اشھد‘‘

اے اللہ تو گواہ رہنا ...... اے اللہ تو گواہ رہنا ...... اے اللہ تو گواہ رہنا۔

آپ نے اپنی انگلی کو آسمان کی طرف اٹھایا اور پھر لوگوں کی طرف جھکا کر فرمایا۔

اے اللہ تو گواہ رہنا ...... اے اللہ تو گواہ رہنا۔

(خطبہ حجۃ الوداع، شعبہ دعوۃ وارشاد ادارہ تحقیقات اسلامی، اسلام آباد ص ۲۵ تا ص ۲۹)

فرمان نبوی صلی اللہ علیہ وسلم!

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد مبارک نقل کرتے ہیں کہ:

’’جو مسلمان قرآن مجید کی تلاوت کرتا ہے اس کی مثال ترنج کی سی ہے اس کی خوشبو بھی عمدہ ہوتی ہے اور مزہ بھی لذیذ............ اور جو مومن قرآن شریف نہ پڑھے اس کی مثال کھجور کی سی ہے کہ خوشبو کچھ نہیں مگر مزہ شیریں ہوتا ہے............ اور جو منافق قرآن شریف نہیں پڑھتا اس کی مثال حنظل کے پھل کی سی ہے کہ مزہ کڑوا اور خوشبو کچھ نہیں............ اور جو منافق قرآن شریف پڑھتا ہے اس کی مثال خوشبودار پھل کی سی ہے کہ خوشبو عمدہ اور مزہ کڑوا.......!!! (رواہ البخاری، مسلم، نسائی، ابن ماجہ)

حج کی فرضیت وافضلیت!

مولانا عاشق الٰہی مہاجر مدنی

1...... حضرت ابو ہریرہؓ نے بیان فرمایا کہ رسول کریم ﷺ نے ہم کو خطبہ دیتے ہوئے فرمایا کہ اے لوگو! بلاشبہ تم پر حج فرض کیا گیا ہے۔ لہٰذا تم حج کیا کرو۔

2...... حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے بیان فرمایا کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ وہ کیا چیز ہے جو حج کو واجب کر دیتی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ زادراہ اور سواری۔

3...... حضرت عمرو بن العاصؓ فرماتے ہیں کہ میں حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ آپ اپنا دایاں ہاتھ پھیلا دیجئے۔ تاکہ میں آپ ﷺ سے بیعت ہو جاؤں۔ آپ ﷺ نے دایاں ہاتھ پھیلا دیا تو میں نے اپنے ہاتھ کو کھینچ لیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کیا بات ہے اے عمرو! میں نے کہا کہ ایک شرط لگاتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم کیا شرط لگاتے ہو۔ میں نے عرض کیا کہ میں یہ شرط لگاتا ہوں کہ میری مغفرت ہو جائے۔ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اے عمرو! کیا نہیں جانا تم نے کہ اسلام ختم کر دیتا ہے ان گناہوں کو جو اس سے پہلے کئے ہوں اور ہجرت ختم کر دیتی ہے ان گناہوں کو اس سے پہلے کئے ہوں اور حج ختم کر دیتا ہے ان گناہوں کو جو اس سے پہلے کئے ہوں۔ (بخاری ومسلم)

حج مبرور

4...... حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ سے دریافت کیا گیا کہ کون سا عمل سب سے زیادہ افضل ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لانا۔ عرض کیا گیا کہ اس کے بعد کون سا عمل سب سے زیادہ افضل ہے۔ فرمایا کہ اللہ کی راہ میں جہاد کرنا۔ عرض کیا گیا کہ اس کے بعد کون سا عمل افضل ہے تو فرمایا کہ وہ حج مبرور ہے۔ (بخاری ومسلم)

اس حدیث میں حج مبرور کا درجہ جہاد کے بعد بیان فرمایا ہے۔ حج مبرور کی تشریح علمائے کرام نے کئی طرح سے کی ہے۔ بعض حضرات نے فرمایا کہ حج مبرور وہ ہے جس میں کوئی گناہ نہ ہوا ہو (جیسا کہ آئندہ حدیث میں آرہا ہے) اور بعض حضرات نے فرمایا کہ جو حج مقبول ہو جائے وہ حج مبرور ہے اور بعض اکابر نے فرمایا کہ حج مبرور وہ ہے جو حلال مال سے ہو اور جس میں ریا اور نام ونمود نہ ہو۔ حضرت حسن بصریؒ نے فرمایا کہ حج مبرور وہ ہے جس کے بعد دنیا کی جانب سے قلب بے رغبت ہو جائے اور آخرت کی طرف رغبت ہو جائے۔ اسی کو بعض حضرات نے یوں فرمایا کہ جس حج کے بعد گناہ نہ ہو وہ حج مبرور ہے۔

حجاج کرام کو چاہئے کہ اپنے مال اور نیت کا احتساب کریں۔ تاکہ ان کا حج قبول ہونے کے درجہ میں آسکے۔ حلال مال سے حج کرے اور حج کے زمانہ میں گناہوں سے بچے اور حج کے بعد بھی گناہوں سے پرہیز کرے۔

گناہوں سے معافی اور تنگدستی سے خلاصی

5 ...... حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہﷺ نے ارشاد فرمایا کہ یکے بعد دیگرے حج وعمرہ کیا کرو۔ کیونکہ وہ دونوں یقیناً تنگدستی اور گناہوں کو ختم کر دیتے ہیں۔ جیسا کہ آگ کی بھٹی لوہے اور سونے چاندی کے زنگ اور میل کچیل کو دور کر دیتی ہے اور مقبول حج کا ثواب جنت کے سوا کچھ نہیں۔(ترمذی،نسائی)

6 ...... حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ سرور عالمﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس نے اللہ کے لئے حج کیا اور عورتوں کے سامنے وہ باتیں نہ کیں جو مرد وعورت کے درمیان ہوتی ہیں اور گناہ نہ کئے تو وہ (پچھلے گناہوں سے پاک ہوکر اپنے گھر کو) ایسا لوٹے گا جیسا کہ اس روز تھا جس دن اس کی ماں نے اس کو جنا تھا۔(بخاری ومسلم)

اس روایت سے معلوم ہوا کہ اگر اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لئے حج کیا جائے اور حج بھی ایسا ہو کہ جس میں گناہ نہ کئے جائیں اور عورتوں کے سامنے وہ باتیں نہ کی جائے جو مرد وعورت کے درمیان خاص باتیں ہوتی ہیں تو ایسا حج گناہوں کی معافی کا ذریعہ بن جاتا ہے۔

حجاج کرام کی فضیلت

7 ...... حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہﷺ نے فرمایا کہ جو شخص حج وعمرہ یا جہاد کے ارادہ سے نکلے پھر اس کو اس راستہ میں موت آگئی تو اس کے لئے اللہ تعالیٰ مجاہد اور حاجی اور عمرہ کرنے والے کا اجر لکھ دیں گے۔قیامت کے دن تک۔(بیہقی فی شعب الایمان)

حجاج کرام کی دعا

8 ...... حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہﷺ نے فرمایا کہ حج اور عمرہ کرنے والے اللہ کے وفد ہیں۔اگر وہ دعا کریں تو قبول فرمائے۔استغفار کریں تو ان کی مغفرت فرمائے۔(ابن ماجہ)

9 ...... حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہﷺ نے کہ جب تم حج کرنے والے سے ملاقات کرو تو اس کو سلام کرو اور اس سے مصافحہ کرو اور اس سے کہو کہ وہ تمہارے لئے استغفار کرے۔اس سے پہلے کہ وہ اپنے گھر میں داخل ہو جائے۔کیونکہ وہ بخشا ہوا ہے۔(مسند احمد)

حج نہ کرنے پر وعید

10 ...... حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہﷺ نے کہ جو شخص زادراہ اور سواری کا مالک ہو جو اس کو بیت اللہ تک پہنچا دے۔پھر حج نہ کرے تو کوئی فرق نہیں اس بات میں کہ وہ یہودی ہوکر مرجائے یا نصرانی ہوکر اور یہ اس وجہ سے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا کہ:’’وللہ علی الناس حج البیت من استطاع الیہ سبیلا‘‘ زادراہ سے سفرخرچ مراد ہے۔جو آدمی کھاتے پیتے اور ضروری حاجات پورا کرتے ہوئے مکہ معظمہ تک پہنچنے کی مالی استطاعت رکھتا ہو اور سواری کا انتظام ہو اور بیوی بچوں کے ضروری شرعی اخراجات کا انتظام کرکے جاسکتا ہو۔اس شخص پر حج فرض ہے۔

مدینہ منورہ ...... اور زیارت کے آداب!

مولانا عبدالرشید لکھنویؒ

مدینہ منورہ کا تقدس اور اس کی عظمت وشان صرف اسی بات سے ظاہر ہے کہ وہ بہترین انبیاء ﷺ کا مسکن تھا اور اب ان کا مدفن ہے۔ یہ ایک ایسی بڑی فضیلت ہے جو کسی دوسرے مقام کو نصیب نہیں اور کوئی دوسری فضیلت کیسی ہی کیوں نہ ہو اس کی ہمسری کسی طرح نہیں کر سکتی۔

مدینہ منورہ کے فضائل

✿...... جب شروع شروع میں رسول اللہ ﷺ ہجرت کر کے مدینہ منورہ تشریف لائے تھے اس وقت وہاں کی آب وہوا نہایت ناقص وخراب تھی۔ اکثر وبائی بیماریاں رہتی تھیں۔ چنانچہ حضرت ابوبکر صدیقؓ اور حضرت بلالؓ آتے ہی سخت بیمار ہوگئے تھے تو اس وقت رسول خدا ﷺ نے یہ دعا مانگی تھی کہ اے اللہ! مدینہ کی محبت ہمارے دلوں میں ڈال دے۔ جیسا کہ ہم لوگوں کو مکہ سے محبت ہے۔ بلکہ اس سے بھی زیادہ۔ اے اللہ! ہمارے صاع اور مد میں برکت دے اور مدینہ کی آب ہوا کو درست کر دے اور اس کا بخار جحفہ کی طرف بھیج دے۔ (صحیح بخاری)

✿...... آنحضرت ﷺ کو مدینہ منورہ سے اتنی محبت تھی کہ جب کہیں سفر میں تشریف لے جاتے تو لوٹتے وقت جب مدینہ منورہ قریب رہ جاتا اور اس کی عمارتیں دکھائی دینے لگتیں تو حضور اکرم ﷺ اپنی سواری کو کمال شوق میں تیز کر دیتے اور فرماتے کہ یہ طابہ آ گیا۔ (صحیح بخاری) اور اپنی چادر مبارک اپنے شانہ اقدس سے گرا دیتے اور فرماتے کہ یہ طیبہ کی ہوائیں ہیں۔ صحابہ کرامؓ میں سے جو کوئی بوجہ گرد وغبار کے اپنا منہ بند کرتا تو آپ منع کرتے اور فرماتے کہ مدینہ کی خاک میں شفا ہے۔ (جذب القلوب)

✿...... حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ ایمان مدینہ کی طرف لوٹ آئے گا۔ جیسا کہ سانپ اپنے سوراخ کی طرف لوٹ آتا ہے۔ (صحیح بخاری) حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ دجال کا گزر ہر شہر میں ہوگا۔ مگر مکہ اور مدینہ میں نہ آنے پائے گا۔ فرشتے ان کی محافظت کریں گے۔ (صحیح بخاری) حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ مدینہ برے آدمیوں کو اس طرح نکال دیتا ہے جیسے لوہے کی بھٹی لوہے کے میل کو نکال دیتی ہے۔ (صحیح بخاری)

✿...... حضور نبی کریم ﷺ جب مکہ مکرمہ سے ہجرت کر کے چلنے لگے تو دعا کی کہ اے پروردگار! اگر تو مجھے اس شہر سے نکالتا ہے جو تمام مقامات سے مجھے زیادہ محبوب ہے تو اس مقام میں مجھے لے جا جو تمام شہروں سے زیادہ تجھے محبوب ہو۔

✿...... حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ جس سے یہ بات ہو سکے کہ مدینہ میں مرے اس کو چاہئے کہ مدینہ میں مرے۔ کیونکہ جو شخص مدینہ میں مر جائے گا قیامت کے دن میں اس کی شفاعت کروں گا اور اس کے ایمان کی گواہی دوں گا اور دوسری حدیث میں آیا ہے کہ سب سے پہلے جن لوگوں کو میری شفاعت کی دولت نصیب ہوگی وہ

اہل مدینہ ہوں گے۔ بعد اس کے اہل مکہ۔ بعد اس کے اہل طائف۔

✿...... حضور نبی کریمﷺ نے فرمایا ہے کہ مدینہ میری ہجرت کا مقام ہے اور وہی میرا مدفن ہے اور وہیں سے میں قیامت کے دن اٹھوں گا۔ جو شخص میرے پڑوسیوں (یعنی اہل مدینہ) کے حقوق کی حفاظت کرے گا قیامت کے دن میں اس کی شفاعت کروں گا اور اس کے ایمان کی گواہی دوں گا۔ دوسری حدیث میں آیا ہے کہ جو شخص اہل مدینہ کے ساتھ برائی کرے گا وہ ایسا گھل جائے گا جیسے نمک پانی میں گھل جاتا ہے۔

✿...... منجملہ فضائل مدینہ منورہ کے یہ ہے کہ وہاں مسجد نبوی ہے جو آخر مساجد الانبیاء ہے اور مسجد قباء جو دین اسلام میں سب سے پہلی مسجد ہے جس کی تعریف قرآن مجید میں وارد ہوئی ہے۔ اس کو مسجد تقویٰ کا لقب دیا گیا ہے۔

مسجد نبوی کی فضیلت

مسجد نبوی کے فضائل بیان کرنے کی چنداں حاجت نہیں جس مسجد میں سرور انبیاءﷺ نماز پڑھا کرتے تھے۔ اس کی تعمیر اپنے اہتمام سے فرمائی اور اس کو اپنی مسجد فرمایا۔ اس کی فضیلت اور بزرگی کوئی کیا بیان کرسکتا ہے۔ صحیح بخاری میں ہے کہ حضور نبی کریمﷺ نے فرمایا کہ ایک نماز میری مسجد میں بہتر ہے ہزاروں نمازوں سے جو کسی اور مسجد میں ہوں۔ سوا کعبہ مکرمہ کے اور نیز فرمایا کہ لوگوں کو کسی مسجد کی زیارت کے لئے سفر کرنا جائز نہیں سوائے ان تین مسجدوں کے۔ میری مسجد اور مسجد حرام یعنی کعبہ اور مسجد اقصیٰ یعنی بیت المقدس۔ (صحیح بخاری)

✿...... صحیح بخاری وغیرہ میں مروی ہے کہ حضور نبی کریمﷺ نے فرمایا کہ میرے گھر یعنی (روضۂ مقدسہ) اور میرے منبر کے درمیان میں ایک باغ ہے۔ بہشت کے باغوں میں سے اور میرا منبر (قیامت کے دن) میرے حوض کے اوپر ہوگا۔ علمائے کرام نے اس حدیث کے کئی مطالب بیان کئے ہیں۔ مگر صحیح مطلب یہ ہے کہ وہ خطہ پاک جو روضۂ اقدس اور منبر اطہر کے درمیان ہے بعینہ اٹھ کے جنت الفردوس میں چلا جائے گا۔ جس طرح کہ دنیا کے تمام مقامات برباد ہوجائیں گے۔ اس مقام مقدس پر کوئی آفت نہ آئے گی۔ یہی مطلب ہے اس کے باغ ہونے کا۔ منجملہ باغات بہشت کے اور حضرت محمدﷺ کا منبر عالی قیامت میں از سرنو اعادہ کیا جائے گا جس طرح کہ آدمیوں کے بدنوں کا اعادہ ہوگا۔ پھر وہ منبر آپﷺ کے حوض پر نصب کردیا جائے گا۔

زیارت روضہ مقدسہ کے فضائل اور اس کا حکم

✿...... حضور نبی کریمﷺ نے فرمایا ہے کہ جو شخص میری قبر کی زیارت کرے اس کے لئے میری شفاعت واجب ہوگی ہے۔

✿...... حضور نبی کریمﷺ نے فرمایا ہے کہ جو شخص میری زیارت کے لئے آئے اور میری زیارت کے سوا اس کو کوئی کام نہ ہو تو میرے اوپر ضروری ہے کہ میں قیامت کے دن اس کی شفاعت کروں۔

✿...... حضور نبی کریمﷺ نے فرمایا ہے کہ جو شخص حج کرے پھر بعد میری وفات کے میری قبر کی زیارت کرے۔ وہ مثل اس شخص کے ہوگا جس نے میری زندگی میں میری زیارت کی۔

✿...... حضور نبی کریمﷺ نے فرمایا ہے کہ جو شخص قصد کرکے میری زیارت کو آئے وہ قیامت کے دن

میرے پڑوس میں ہوگا اور جو شخص حرمین میں سے کسی مقام میں مرجائے گا اس کو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن بے خوف لوگوں میں اٹھائے گا۔

✿ ...... حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ جو شخص بعد وفات میری زیارت کرے۔ گویا اس نے زندگی میں میری زیارت کی اور جس نے میری قبر کی زیارت کی اس کے لئے قیامت کے دن میری شفاعت واجب ہوگئی اور میری امت میں جس کسی کو مقدور ہو پھر وہ میری زیارت نہ کرے تو اس کا کوئی عذر نہیں۔ (سنا جائے گا۔)

سیدنا حضرت بلالؓ موذن کا خاص زیارت روضۂ اقدس کے لئے شام سے مدینہ منورہ آنا بہت مشہور واقعہ ہے اور صحیح روایت ہے۔ ابن عساکرؒ نے روایت کی ہے کہ امیرالمومنین حضرت عمرؓ کے عہد خلافت میں حضرت بلالؓ شام سے مدینہ منورہ آئے۔ انہوں نے خواب میں دیکھا تھا کہ حضرت سرور انبیاء ﷺ فرماتے ہیں کہ اے بلالؓ یہ کیا ظلم ہے کہ تم کبھی ہماری زیارت کو نہیں آئے۔ یہ خواب دیکھتے ہی حضرت بلالؓ وہاں سے چل دیئے۔ جب روضۂ مقدسہ پر پہنچے تو بہت روئے۔ پھر حسنینؓ کے کہنے سے انہوں نے اذان دی جس سے ایک قیامت برپا ہوگئی اور حضرت سید المرسلین ﷺ کی وفات کا غم از سر نو تازہ ہوگیا۔ اشھدان محمدا......! پر پہنچ کر ان کی عجیب حالت ہوگئی اور بغیر اذان پوری کئے اتر آئے۔

اسی قسم کی اور بھی بہت سی روایات ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ صحابہ کرامؓ اور تابعینؒ اس زیارت پر کیسے دلدادہ تھے اور اس کے لئے کتنا اہتمام کرتے تھے اور درحقیقت مومن کے لئے حق سبحانہ کے دیدار کے بعد اس سے زیادہ اور کون سی دولت اور نعمت ہوسکتی ہے کہ وہ اپنی آنکھوں سے اس بقعہ نور کی زیارت کرے۔

زیارت کا طریقہ اور اس کے آداب

جو شخص حج کرنے جائے اس کو چاہئے کہ اگر حج فرض ہو تو پیشتر حج سے فراغت کرے۔ پھر زیارت کے لئے جائے اور اگر حج نفلی ہو تو اختیار ہے۔ چاہے پہلے حج کرلے بعد اس کے زیارت کو جائے۔ یہ سب صورتیں اس حالت میں ہیں کہ جب حج کے لئے جانے کا راستہ مدینہ منورہ کی طرف سے نہ ہو۔ اگر مکہ جانے کے راستہ ہی میں مدینہ منورہ ملتا ہو۔ جیسے اہل شام کو وہ مکہ آنا چاہیں تو پہلے ان کو مدینہ منورہ ملے گا تو ایسی حالت میں خواہ مخواہ حج سے پہلے زیارت کرنا چاہئے۔ خواہ حج فرض ہو یا نفل۔ کیونکہ باوجود اس قدر قرب کے پھر زیارت کا ترک کردینا نہایت بدبختی اور قساوت قلبی کی دلیل ہے۔ (ردالمختار)

زائر کو چاہئے کہ جب زیارت کے لئے چلے تو یہ نیت کرے کہ میں روضۂ اقدس واطہر اور مسجد انور حضرت خیرالبشر ﷺ کی زیارت کے لئے سفر کرتا ہوں۔ غرض یہ کہ اس سفر کے دو مقصود ہوں۔ زیارت روضۂ شریف بھی اور زیارت مسجد شریف بھی۔ (درمختار وغیرہ)

جس وقت مدینہ منورہ کی طرف کوچ کرے۔ اپنے ذوق وشوق کو ترقی دے اور اپنے دل کو بشارت دے کہ انشاءاللہ! اب عنقریب حضرت رحمتہ للعالمین ﷺ کی زیارت نصیب ہونے چاہتی ہے اور سوا ان خیالات کے اور کسی قسم کے خیالات اپنے دل میں نہ آنے دے اور راہ بھر درود شریف کی کثرت رکھے۔ سوا اوقات نماز کے اور قضائے حاجت کے اسی عبادت عظمیٰ میں مشغول رہے۔ درود شریف سے بہتر کوئی ذریعہ بارگاہ رسالت ﷺ میں تقرب کا نہیں ہے اور

درود شریف کی کثرت سے آنحضرتﷺ کے جمال بے مثال کی زیارت نصیب ہوتی ہے۔ خصوصاً مدینہ منورہ کے قریب پہنچ کر درود شریف کی کثرت کرنا عجیب ہی ثمرہ دیتا ہے۔ پھر جب حرم شریف مدینہ منورہ کے اندر داخل ہونے لگیں تو پہلے حضرت خیر البشرﷺ کی خدمت میں سلام بادب تمام عرض کرے۔ بعد اس کے یہ دعا پڑھے۔

ترجمہ:...... ''اے اللہ! یہ تیرے نبی کا حرم ہے اور تیری وحی اترنے کی جگہ ہے۔ پس مجھے اس میں داخل ہونے کی دولت عنایت کر اور اس کو میرے لئے دوزخ سے بچنے کا ذریعہ اور عذاب سے امان کا (باعث) بنادے اور مجھے ان لوگوں میں سے کر جن کو قیامت کے دن حضرت محمدﷺ کی شفاعت نصیب ہوگی۔''

مدینہ منورہ کے حرم شریف میں داخل ہونے کے لئے خوب اچھی طرح غسل کرے اور اگر غسل کا سامان حرم شریف سے باہر ممکن نہ ہو تو بعد داخل ہونے کے زیارت روضۂ اقدس کے لئے جانے سے پہلے غسل کرے اور خوشبو کا استعمال کرے اور عمدہ لباس جو اس کو میسر ہو پہنے۔ بہتر یہ ہے کہ سفید کپڑے ہوں۔ کیونکہ حضرت رسول خداﷺ کو سفید لباس سے زیادہ رغبت ہے اور نہایت ادب وحلم ووقار سے مدینہ منورہ کی زمین مقدس پر قدم رکھے اور اس بات کا خیال ہر وقت دل میں رکھے کہ یہ وہ پاکیزہ زمین ہے جس سے حبیب خداﷺ کے مبارک قدموں نے مس کیا ہے اور یہ وہی گلی کوچے ہیں جہاں سرور انبیاءﷺ کے اصحابؓ چلتے پھرتے تھے۔ درحقیقت وہ زمین تو اس قابل ہے کہ وہاں آدمی سر کے بل چلے۔

مدینہ منورہ کے اندر پہنچ کر سب سے پہلے مسجد شریف میں بقصد زیارت حضرت سید المرسلینﷺ کے جائے اور اس کو ہر کام اور ہر چیز پر مقدم رکھے۔ ہاں! اگر یہ سمجھے کہ اسباب وغیرہ اچھے طور پر نہ رکھ لیا جائے گا تو تلف ہو جائے گا تو اپنا اسباب وغیرہ حفاظت سے رکھ کر باطمینان زیارت کے لئے آئے اور مسجد شریف میں داخل ہوتے وقت یہ دعا پڑھے:

ترجمہ:...... ''میں (شیطان سے) خدا کی پناہ مانگتا ہوں اللہ کا نام لے کر (اس میں داخل ہوتا ہوں) رسول خدا پر سلام ہو اے نبی! آپ پر سلام ہو اور خدا کی رحمت ہو اور اس کی برکتیں۔'' اور مسجد شریف میں نہایت ادب اور تعظیم کے ساتھ داخل ہو۔ پہلے داہنا پاؤں مسجد میں رکھے اور یہ بات دل میں ہر وقت رہے کہ یہ مسجد حضرت خاتم الانبیاءﷺ کی مسجد ہے۔ یہ وہ مسجد ہے جہاں سرور انبیاءﷺ نماز پڑھتے تھے۔ وعظ فرماتے تھے۔ اعتکاف کرتے تھے۔ یہاں وحی اترتی تھی۔ جبرائیل علیہ السلام آتے تھے اور مسجد شریف میں داخل ہونے سے پہلے مستحب ہے کہ کچھ صدقہ فقرائے مدینہ منورہ کو دے دے اور مسجد شریف میں پہنچ کر اعتکاف کی نیت کرے۔ گو تھوڑی ہی دیر کے لئے ہو۔ پھر مسجد شریف میں منبر اقدس کے قریب دو رکعت نماز بہ نیت تحیۃ المسجد پڑھے اور اس نماز میں زیادہ طول نہ دے۔ صرف سورۃ الکافرون اور سورۃ اخلاص پر اکتفا کرے۔ بعد تحیۃ المسجد کے دو رکعت نماز شکرانہ کی پڑھے کہ حق تعالیٰ نے محض اپنے فضل وکرم سے اس کو یہ دولت نصیب کی اور اس بارگاہ عظمت وجاہ میں اس کو پہنچایا۔ جس کی آستاں بوسی کی تمنا میں بڑے بڑے قدوسی جان دیتے ہیں۔

تحیۃ المسجد اور نماز شکر کے بعد زیارت کی طرف متوجہ ہو اور یہ سمجھ لے کہ میں اب اس باعظمت بارگاہ میں جاتا ہوں جس کے سامنے تمام دنیا کے پر جلال بادشاہوں کی بھی کچھ وقعت نہیں۔ جو خدا کے تمام نیک بندوں کا سردار اور سب سے زیادہ اس کا مقرب اور محبوب ہے اور خدا سے دعا کرے کہ اے اللہ! اس مقام مقدس کے لائق ادب اور تعظیم کی مجھے توفیق دے اور میرے دل اور اعضاء کو تمام خلاف ادب باتوں سے محفوظ رکھ۔ سچ یہ ہے کہ بغیر عنایت

ایزدی کے اس درگاہ عرش کی شان کے لائق ادب و تعظیم کسی سے ممکن نہیں۔

زیارت کرنے والے کو چاہیے کہ جو دعا وہاں پڑھے اس کے معنی ضرور معلوم کر لے۔ معلمین زیارت جو دعائیں اس وقت پڑھاتے ہیں اگر ان کے معنی معلوم ہو سکیں تو پھر اپنی زبان میں بھی جس قدر جی چاہے عرض معروض کرے اور اپنے ذوق وشوق کو نہ روکے۔ مگر ادب کا خیال بیش از بیش رکھے۔ جب حضرت سید المرسلین ﷺ کی جناب میں اس طریقہ سے سلام نیاز اپنا اور اپنے احباب کا عرض کر چکے تو حضرت امیر المومنین امام المتقین سیدنا ابوبکر صدیقؓ کے سر مبارک کے سامنے نہایت ادب سے کھڑے ہو کر سلام عرض کرے پھر حضرت امیر المومنین سیدنا عمر فاروقؓ کے سر مبارک کی محاذات میں اسی ادب کے ساتھ کھڑا ہو اور ان کو سلام کرے۔

جتنے دنوں مدینہ منورہ میں قیام ہو سکے اس کو غنیمت سمجھے اور وہ زمانہ غفلت میں نہ کاٹے اور جس قدر ہو سکے عبادت اور طاعت حق تعالیٰ کی کرے اور ہر روز اکثر حصہ اپنے وقت کا حضرت رحمتہ للعالمین ﷺ کی زیارت میں صرف کیا کرے۔ پھر یہ دولت کہاں نصیب ہوگی۔ یہ روضۂ اقدس کہاں ملے گا جو وقت ہے غنیمت ہے۔ اپنا اکثر وقت مسجد نبوی کی ملازمت میں صرف کرے۔ وہاں اعتکاف کرے اور ہر قسم کی عبادت سے اپنے وقت کو آباد رکھے۔ نماز، روزہ، صدقہ۔ غرض جس قدر عبادتیں ممکن ہوں اس مسجد مقدس میں کرے اور جس قدر حصہ مسجد کا حضرت سید الرسل ﷺ کے زمانہ میں تھا بے شک وہ حصہ اس سے افضل ہے جو آپ کے بعد میں اضافہ کیا گیا۔ پس اگر اس حصہ میں بیٹھنا ممکن ہو تو بہت بہتر ہے اور کم سے کم ایک شب اس مسجد مقدس میں شب بیداری کرے اور اس رات کو اپنی تمام عمر کا خلاصہ اور ماحصل سمجھے اور تمام رات عبادت میں کاٹ دے۔ بہتر ہے کہ اس رات میں اور کوئی عبادت نہ کرے۔ بلکہ صرف درود شریف کا ورد کرے: اللھم صلی علیٰ محمد وعلیٰ آل محمد کماصلیت علیٰ ابرهیم وعلیٰ آل ابراهیم ۰ اللهم بارك علیٰ محمد وعلیٰ آل محمدکما بارکت علیٰ ابراهیم وعلیٰ آل ابراهیم انك حمید مجید! اگر اس شب میں نیند کا غلبہ ہو تو اس کو دفع کرے۔ انشاء اللہ جس وقت اس امر کا خیال کرے گا کہ میں کس مسجد مقدس میں بیٹھا ہوں اور حضرت سرور انبیاء ﷺ کی حضوری مجھے حاصل ہے۔ اس وقت نیند وغفلت کا اثر بالکل جاتا رہے گا۔

دینہ منورہ کے رہنے والوں سے نہایت محبت اور ادب کے ساتھ پیش آئے اور اگر چہ ان میں کوئی بات خلاف شریعت دیکھے پھر بھی ان کی برائی نہ کرے اور ان سے بہ خشونت نہ پیش آئے۔ ہاں بخیال امر بالمعروف نہایت ادب کے ساتھ نرم وشیریں الفاظ میں ان کو اس فعل کی خرابی سے مطلع کر دے۔

جب مدینہ منورہ میں قیام کی مدت ختم ہو جائے اور اس مقام مقدس سے چلنے لگے تو مسجد شریف کو رخصت کرے۔ یعنی وہاں نماز پڑھ کے دعا مانگے اور حسرت کے ساتھ وہاں سے جدا ہو۔ پھر حضور نبی کریم ﷺ اور شیخینؓ کی زیارت حسب معمول کرے اور اللہ تعالیٰ سے دعا مانگے کہ پھر اس درگاہ اقدس کی زیارت سے اسے مشرف فرمائے۔

علمائے کرام نے لکھا ہے کہ حج مبرور کی علامت یہ ہے کہ جس حالت میں گیا تھا اس سے بہتر حالت میں لوٹے اور دل میں حضرت سید الرسل ﷺ کے اتباع سنت کا شوق پیدا ہو جائے اور دنیا و اہل دنیا کی محبت سے دل سرد ہو جائے اور آخرت اور اہل دین کی محبت دل میں غالب ہو جائے۔

غلاف کعبہ!

تاریخ وتیاری پر دلچسپ تازہ ترین مشاہداتی معلومات

حافظ عتیق الرحمٰن

غلاف کعبہ جسے عربی میں کسوۃ الکعبۃ کہتے ہیں۔ یہ غلاف ہر سال بیت اللہ کو زیب تن کیا جاتا ہے جو کہ بیت اللہ کی ننگی دیواروں کو ڈھانپتا ہے اور دیکھنے والوں کے لئے جاذبیت کا باعث بنتا ہے۔ یہ غلاف اب سعودی عرب کے شہر مکۃ المکرمہ میں ام الجود نامی علاقے میں جدہ کے قدیم روڈ پر حدیبیہ مقام پر واقع ایک بہت بڑی فیکٹری میں تیار کیا جاتا ہے۔ یہ فیکٹری ایک سال کے لئے صرف ۲ عدد غلاف کعبۃ اللہ تیار کرتی ہے۔ ایک غلاف جو کہ عام طور پر سب کو نظر آتا ہے بیرونی دیوار پر ڈالا جاتا ہے جب کہ دوسرا غلاف بیت اللہ کی اندرونی دیواروں پر ڈالنے کے لئے سبز رنگ کا ہوتا ہے۔

یہ غلاف کعبہ حاکم وقت سعودی عرب کی طرف سے اللہ کے گھر کے لئے ہدیہ ہوتا ہے۔ غلاف کے سامنے کی طرف سونے کے حروف سے یہ عبارت کندہ ہوتی ہے کہ یہ غلاف مکۃ المکرمہ کی فیکٹری میں اس سن میں تیار ہوا اور خادم الحرمین الشریفین کی طرف سے بیت اللہ کو ہدیہ کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کو قبول فرمائے۔

غلاف کعبۃ کا رنگ

غلاف کعبہ سیاہ رنگ کے ریشمی دھاگے سے بنے ہوئے کپڑے سے تیار کیا جاتا ہے اور دوران بناوٹ یہ دو یعنی ہاتھ کی کھڈیوں اور جدید ترین مشینوں کے ذریعے تیار ہوتا ہے اور نہایت خوبصورت طریقے سے اس کے اندر لفظ ''یا اللہ'' اور ''لا الہ الا اللہ'' کپڑے کے اندر ہی لکھا ہوا نظر آتا ہے۔ ابتداء میں غلاف کے تبدیل کرنے کا کوئی وقت مقرر نہیں تھا۔ کبھی سال میں ایک دفعہ اور کبھی ناقابل استعمال ہونے تک اسے یونہی رہنے دیا جاتا تھا۔ اوائل میں اسے مختلف رنگوں سے تیار کیا جاتا رہا۔ بعض روایات سے معلوم ہوا کہ سابقہ حکمرانوں نے اسے لال رنگ کے ریشم سے تیار کروایا اور بعض سلاطین نے اسے سفید رنگ کے ریشم سے تیار کروایا تھا۔

زمانہ جاہلیت میں غلاف کعبہ کا ذکر

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے اسعد الحمیری کو گالی گلوچ کرنے سے منع فرمایا۔ یہ شخص یمن کے بادشاہوں میں سے ایک ہے۔ کیونکہ یہ پہلا وہ شخص ہے جس نے بیت اللہ کو غلاف ڈالا اور ابن جریج نے نقل کیا ہے کہ اس نے تانے پر بنا ہوا سفید کپڑے کا غلاف ڈالا اور اس میں ایک دروازہ رکھا۔ حضرت زید بن ثابتؓ کی ماں بیان کرتی ہیں کہ جب انہوں نے زید بن ثابتؓ کو جنا تو اس وقت بھی بیت اللہ پر مختلف رنگوں کے کپڑوں سے بنا ہوا غلاف موجود تھا۔

ولید الوزرقی نے اپنی کتاب میں لکھا ہے کہ نبی اکرم ﷺ مکہ سے مدینہ کی طرف ہجرت سے پہلے بیت اللہ کی طرف دیکھ رہے تھے تو اس پر مختلف ٹکڑوں سے بنا غلاف موجود تھا۔ قریش مکہ زمانہ جاہلیت میں غلاف کعبہ کے لئے مختلف قبائل سے چندہ جمع کرتے اور اس رقم سے غلاف تیار کروا کر بیت اللہ کو ڈالتے۔ یہاں تک کہ ابو ربیعہ المخزومی نامی تاجر یمن میں تجارت کرتا تھا۔ اس نے قریش سے مخاطب ہو کر کہا کہ ایک سال آپ غلاف ڈالیں اور ایک سال میں اکیلا بیت اللہ کو غلاف ڈالوں گا جو کہ مرتے دم تک بہترین کوالٹی کا غلاف ڈالتے رہے۔

غلاف کعبۃ کا اسلام میں ذکر

خالد بن ابی المہاجرؒ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے (عاشوراء) ۱۰ محرم کو لوگوں سے خطاب فرمایا۔ یہ عاشورا کا دن ہے۔ اس دن سن ہجری مکمل ہوتی ہے اور بیت اللہ کو غلاف پہنایا جاتا ہے اور لوگوں کے اعمال اوپر بھیجے جاتے ہیں اور ابن جریج نے کہا کہ اسلام سے پہلے بیت اللہ کو غلاف اس وقت پہنایا جاتا تھا۔ جب ہر شخص حج کے لئے مکہ سے نکل جاتا یہاں تک کہ بنو ہاشم کے تمام لوگ مکہ سے نکل جاتے۔ تب لوگ بیت اللہ کو (۹ رذی الحجہ) یوم الترویہ کو غلاف ڈالتے جو کہ ریشم سے بنا ہوتا لوگوں کو بیت اللہ خوبصورت اور عظمت وشان والا دکھائی دیتا اور جب ۱۰ محرم ہوتی تو اسے ایک چادر اوڑھا دیتے۔

اس سے معلوم ہوا کہ پہلے زمانہ میں غلاف کعبہ دو حصوں میں ہوتا تھا۔ یعنی اک اوپر والی سائیڈ جس کو رداء کہا جاتا اور نیچے کی سائیڈ جس کو ازار کہا جاتا۔

اور ابوالولید الازرقی نے اپنی کتاب تاریخ مکہ میں ذکر کیا ہے کہ زمانہ جاہلیت میں بیت اللہ کو چمڑہ کا غلاف ڈالا جاتا تھا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے یمنی کپڑے سے غلاف ڈالا۔ پھر حضرت عمرؓ اور حضرت عثمانؓ نے اپنے اپنے زمانہ میں...... مصری کاٹن سے بنے ہوئے کپڑے کا غلاف تیار کروایا۔ پھر ان کے بعد حجاج بن یوسف نے اپنے عہد میں ریشمی منقش کپڑے کا غلاف ڈالا۔

حبیب بن ثابتؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے بیت اللہ کو غلاف ڈالا، ابوبکرؓ، عمر فاروقؓ، عثمانؓ اور علی کرم اللہ وجہہؓ نے بھی بیت اللہ کو غلاف ڈالا۔ ان کے بعد حجاج، عبداللہ بن زبیرؓ، اور پھر امیر معاویہؓ اور ان کے بعد عبدالملک بن مروان نے بھی غلاف ڈالا۔ اور جب مامون کا زمانہ خلافت آیا تو ان کو اہل مکہ نے خط لکھا کہ بیت اللہ کا غلاف پھٹ گیا ہے اور وہ بوسیدہ اور میلا ہو گیا ہے اور عید الفطر کا وقت قریب آ رہا ہے۔ غلاف تبدیل کیا جائے تو خلیفہ نے سفید ریشم سے غلاف تیار کرنے کا حکم دیا جو کہ سن ۲۰۶ ہجری کو پہنایا گیا۔ لہٰذا معلوم ہوا کہ زمانہ ابتداء کے اسلام میں مختلف رنگ اور مختلف کپڑوں سے غلاف تیار کیا جاتا رہا۔

غلاف کعبہ فیکٹری پر ایک نظر

مکۃ المکرمہ کے جنوب میں شارع جدہ قدیم پر واقع اس فیکٹری جس کا عربی نام (مصنع کسوۃ) واقع ہے۔ یہ فیکٹری سال میں صرف غلاف ہی تیار کرتی ہے۔ یہ فیکٹری سنہ ۱۹۷۲ء کو وجود میں آئی۔ کیونکہ اس سے پہلے

غلاف مختلف ممالک کی طرف سے مختلف رنگوں میں بنتا تھا جو کہ بعض دفعہ ناقص بھی ہوتا تھا۔ جسے سعودی حکمرانوں نے اپنے لئے معیوب سمجھا اور جلالۃ الملک عبدالعزیز آل سعودؒ نے سن ۱۳۹۲ھ الموافق ۱۹۷۲ء میں فیکٹری کی بنیاد رکھی۔ جس میں کام کرنے والے سب کے سب سعودی باشندے متعین کئے گئے۔ تب سے فیکٹری میں آج کے دن تک غلاف کعبہ تیار ہو رہا ہے۔

راقم کئی دفعہ اس فیکٹری کا وزٹ کر چکا ہے۔ اس دفعہ سفر حج پر جب العتیق ٹریول اینڈ ٹورز کے حجاج کو بطور خاص اس فیکٹری کی زیارت کے لئے اپنے ساتھ لے کر گئے تو کئی شعبہ جات کے متعلق تصویری اور تحریری معلومات اکٹھی کیں جو ہدیہ قارئین کی جارہی ہیں:

۱...... قسم النسیج الیدوی: ہاتھ سے کپڑا بننے والی کھڈیوں کا یونٹ، جس میں مختلف عربی باشندے ہاتھ اور پاؤں سے چلنے والی کھڈیاں چلاتے ہیں۔ جس پر اکثر گونگے بہرے لوگ کام کرتے ہیں اور تحریری چھاپے کے اوپر ہاتھ سے کڑھائی سونے کی تار سے کرتے ہیں۔

۲...... قسم النسیج الالی: الیکٹرانک مشین کے ذریعے کپڑا تیار کرنے والا یونٹ، جس میں دنیا کی جدید ترین مشینوں کے ذریعے غلاف کا کپڑا تیار کیا جاتا ہے۔ جس میں دھاگہ سے کپڑا بنانے، اس میں ڈیزائن ڈالنے اور دیگر کئی مراحل سے گزرتے ہوئے کپڑا تیار کرنے کا کام کیا جاتا ہے۔

۳...... المختبر: لیبارٹری، جس میں دھاگے کو پہچان اس کا رنگ، وزن اور دیگر کئی پراسس سے گزرنا پڑتا ہے۔

۴...... الصبغہ: جہاں پر دھاگے اور کپڑے کو رنگا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ فیکٹری میں ایک سٹور ایک مینجمنٹ اور ایک پرنٹنگ کا بھی شعبہ ہے۔

غلاف کعبہ کا حدود اربع

غلاف کی لمبائی ۴۱ میٹر ہوتی ہے۔ اس کے اوپر والے ایک تہائی حصہ میں غلاف کعبۃ کو باندھنے والی چوڑی پٹی ہوتی ہے۔ جس کی چوڑائی ۹۵ سینٹی میٹر تقریباً ایک گز ہوتی ہے اور اس پر چاندی پر پالش کئے ہوئے سونے سے قرآنی آیات لکھی جاتی ہیں۔ اس چوڑی پٹی والے ٹکڑے کی لمبائی ۴۷ میٹر ہوتی ہے جو ۱۶ مجموعوں پر محیط ہوتی ہے اور بیت اللہ کے چاروں طرف غلاف کی چوٹی پر نصب ہوتی ہے۔ جس پر اسلامی خطاطی میں سورۃ اخلاص اور قرآنی آیات الگ الگ مربع کی شکل میں خط ثلث میں تحریر کی جاتی ہیں جو عربی میں سب سے زیادہ خوبصورت خط ہے۔

غلاف کعبۃ میں ایک حصہ برقع کے نام سے جانا جاتا ہے جو بیت اللہ کے دروازے پر ڈالا جاتا ہے۔ جس کے اوپر نہایت ترتیب اور خوبصورت کتابت سے قرآنی آیات اور دیگر اسلامی عبارتیں منقش ہوتی ہیں جو اسے غلاف کے دیگر حصوں سے زیادہ خوبصورت بنا دیتا ہے۔

ایک محتاط اندازے کے مطابق بیت اللہ کے غلاف پر اٹھنے والے اخراجات تقریباً دو کروڑ ریال سے زیادہ ہیں۔ جسے سعودی فرمانروا اپنی جیب سے خوشدلی سے ادا کر رہے ہیں۔

غلاف کعبہ پر مندرجہ ذیل آیات درج ہیں

غلاف کعبہ کی چوٹی پر مستطیل شکل میں درج ذیل آیات چاروں طرف ایک ہی رسم الخط میں سونے کے حروف سے کندہ ہیں جو اس کی خوبصورتی میں نہایت اضافہ کردیتی ہیں:

۱...... ’’واذن فی الناس بالحج یاتوك رجالا وعلیٰ كل ضامر یاتین من كل فج عمیق‘‘
۲...... ’’واذ جعلنا البیت مثابة للناس وامنا واتخذوا من مقام ابراهیم مصلی‘‘
۳...... ’’وانی لغفار لمن تاب وامن وعمل صالحاً‘‘
۴...... ’’رب اجعلنی مقیم الصلاة ومن ذریتی ربنا وتقبل دعا‘‘
۵...... ’’قد نری تقلب وجهك فی السماء فلنولینك قبلة ترضٰها‘‘
۶...... ’’وسارعوا الیٰ مغفرة من ربكم وجنة عرضها السمٰوات والارض‘‘
۷...... ’’لقد صدق الله رسوله الرویا بالحق لتدخلن المسجد الحرام ان شاء الله آمنین‘‘
۸...... ’’واذ یرفع ابراهیم القواعد من البیت واسماعیل ربنا تقبل منا انك انت المسیع العلیم‘‘
۹...... ’’ولله علی الناس حج البیت من استطاع الیه سبیلا‘‘
۱۰...... ’’ان اوّل بیت وضع للناس للذی ببكة مباركا وهدی للعالمین‘‘
۱۱...... سورة الفاتحه ۱۲...... آیة الكرسی ۱۳...... سورة الایلاف
۱۴...... سورة الاخلاص ۱۵...... یا حیّ، یا قیوم

قرآنی آیات وکلمات سے اس طرح مزین غلاف کعبہ سعودی عہد کی ایک یادگار تصویر ہے۔ آج تک تاریخ میں اس طرح کا غلاف کعبہ کبھی بھی نہیں بنایا گیا۔

’’جزاهم الله أحسن الجزاء وتقبل الله تعالیٰ جهودهم‘‘

تلاوت قرآن کے آداب...!

جب قرآن شریف کی تلاوت کی جائے اس وقت اعوذ باللہ اور بسم اللہ دونوں پڑھی جائیں۔ درمیان تلاوت میں جب ایک سورۃ ختم ہو کر دوسری شروع ہو تو سورہ توبہ کے علاوہ ہر سورۃ کے شروع میں بسم اللہ پڑھی جائے۔ اعوذ باللہ نہیں اور سورہ توبہ اگر درمیان تلاوت میں آجائے تو بسم اللہ نہ پڑھے اور اگر قرآن مجی کی تلاوت سورہ توبہ ہی سے شروع کر رہا ہے تو اس کے شروع میں اعوذ باللہ اور بسم اللہ پڑھنا چاہیے۔

حضرت ابولبابہ انصاریؓ!

مولانا ریاض احمد شامی

حضرت ابولبابہؓ رفاعہ بن عبدالمنذر ایک جلیل القدر انصاری صحابی تھے۔ وہ اصحاب بدر میں سے ہیں۔ رسول کریم ﷺ کی نظروں میں ان کی بہت عزت ووقعت تھی۔ بعض غزوات کے موقع پر جب حضور ﷺ مدینہ منورہ سے باہر تشریف لے گئے تو مدینہ میں انہیں اپنا نائب وجانشین مقرر فرمایا۔

مدینہ کے قبیلہ بنی قریظہ کے یہودی بڑے طاقتور تھے۔ انہوں نے اپنا ایک مضبوط قلعہ بھی بنایا ہوا تھا۔ یہ لوگ سخت شریر اور بدباطن تھے۔ بظاہر تو وہ مسلمانوں کے حلیف تھے۔ لیکن اندرون خانہ منافقوں اور دوسرے دشمنان اسلام سے مل کر مسلمانوں کے خلاف سازشیں کرتے رہتے تھے۔ سن ۵ ہجری میں جنگ خندق کے موقع پر کفر اپنی پوری قوت کے ساتھ اسلام پر حملہ آور ہوا۔ ایسے نازک وقت میں بنوقریظہ کے یہودیوں نے مسلمانوں کی پشت میں خنجر گھونپ دیا۔ یعنی وہ حملہ آوروں سے مل گئے۔

جب انہوں نے شہر کے امن وامان میں خلل ڈالنا شروع کیا تو حضور ﷺ نے عورتوں بچوں اور معذوروں کو ایک محفوظ حصار میں منتقل کردیا اور حضرت سعد بن عبادہؓ، سعد بن معاذؓ کو بنوقریظہ کے پاس پیغام دے کر بھیجا کہ اس موقع پر شرارت نہ کرو۔ بنوقریظہ کے یہودیوں نے جواب دیا کہ ہم نہیں جانتے کہ محمد کون ہے اور نہ ہمارا کوئی اس کے ساتھ قول واقرار ہے۔

حضور ﷺ اس وقت خاموش ہوگئے۔ جب حملہ آوروں کو اللہ تعالیٰ نے ہزیمت دی اور مدینہ کا محاصرہ اٹھا کر بھاگ گئے تو حضور ﷺ بنی قریظہ کے غداروں کی طرف متوجہ ہوئے اور بنوقریظہ کے قلعہ کا محاصرہ کرلیا۔

یہودیوں کو اپنے استحکامات پر بڑا غرور تھا۔ لیکن پچیس دن کے محاصرہ کے بعد ان کی ہمتیں پست ہوگئیں۔

انہوں نے حضرت ابولبابہؓ کو مشورہ کے لئے بھیجا۔ ابولبابہؓ کو خاص طور پر بلانے کی وجہ یہ تھی کہ وہ قبیلہ اوس سے تعلق رکھتے تھے اور قبیلہ اوس اور قبیلہ بنوقریظہ کے درمیان بڑے گہرے مراسم تھے۔ حضرت ابولبابہؓ قلعہ کے اندر گئے۔ یہودیوں نے ان کی بے حد عزت وتکریم کی۔ دوران گفتگو حضرت ابولبابہؓ نے یہودیوں کو بتادیا کہ تم غداری کی پاداش میں قتل کئے جاؤ گے۔

جب قلعہ سے باہر تشریف لائے تو احساس ہوا کہ میں نے مسلمانوں کا ایک جنگی راز فاش کردیا ہے۔ اب یہودی مایوسی کے عالم میں سربکف ہوکر اگر کوئی خطرناک قدم اٹھا بیٹھیں اور مسلمانوں کو کوئی ضرر پہنچ جائے تو اس کی ذمہ داری مجھ پر ہوگی۔ اس خیال سے کانپ اٹھے اور اپنے آپ کو خدا اور خدا کے رسول ﷺ کی خیانت کا مرتکب سمجھا۔ ایک موٹی زنجیر لی اور مسجد نبوی میں آکر اپنے آپ کو ایک ستون سے باندھ دیا۔ دن رات بارگاہ الٰہی میں گڑگڑاتے تھے کہ اے غفور الرحیم میرا گناہ بخش دے۔ کھانا پینا بالکل ترک کردیا۔ صرف جوائج ضروریہ کے لئے زنجیر کھول لیتے اور فارغ ہونے کے بعد پھر اپنے آپ کو اپنی لڑکی کی مدد سے بندھوا لیتے۔

ادھر یہودیوں کو اللہ تعالیٰ نے خائب وخاسر کیا۔ انہیں کوئی ایسی ویسی حرکت کرنے کی ہمت نہ پڑی۔ حضورﷺ نے ان پر غلبہ پاکر مردوں کو قتل کرادیا اور عورتوں سے اسیران جنگ کا سا سلوک کیا۔ حضرت ابولبابہؓ کو سزا بھگتے کئی روز گزر گئے۔ روتے روتے ان کی آنکھیں سوج گئیں۔ نظر کمزور ہوگئی۔ کان بہرے ہوگئے۔ ایک دن ضعیف وناتوانی کے عالم میں بے ہوش ہوکر گر گئے۔ اس وقت رحمت الٰہی کو جوش آ گیا۔ رسول اکرمﷺ حضرت ام سلمہؓ کے حجرہ میں تھے۔ صبح کو اٹھے تو لب ہائے مبارک پر تبسم تھا۔ حضرت ام سلمہؓ نے مسکراہٹ کا سبب پوچھا تو حضورﷺ نے فرمایا کہ ابولبابہؓ کی توبہ قبول ہوگئی۔ حضرت ام سلمہؓ نے عرض کیا یارسول اللہﷺ اگر اجازت ہو تو یہ مژدہ ابولبابہؓ کو سنادوں۔

حضورﷺ نے فرمایا کہ ہاں اگر تم چاہو۔ حضرت ام سلمہؓ کا حجرہ مسجد نبوی سے بالکل قریب تھا۔ انہوں نے وہاں سے ہی پکار کر فرمایا کہ ابولبابہؓ مبارک ہو تمہاری توبہ قبول ہوئی۔ کچھ اور لوگوں کے کان میں بھی یہ آواز پڑی۔ انہوں نے سارے شہر میں پھیلادی۔ لوگ جوق در جوق مسجد نبوی کی طرف بھاگے۔ حضرت ابولبابہؓ بھی ہوش میں آ گئے۔ فرمایا کہ جب تک رسول اللہﷺ مجھے خود نہ کھولیں گے یہاں سے نہ ہلوں گا حضورﷺ صبح کی نماز کے لئے تشریف لائے تو اپنی دست مبارک سے حضرت ابولبابہؓ کو کھولا۔

حضرت ابولبابہؓ عالم مسرت میں رسولﷺ کے قدموں سے لپٹ گئے اور کہا کہ میرے آقا میں اپنا سب گھربار راہ حق میں صدقہ کرتا ہوں۔ مجھے ہمیشہ کے لئے اپنے قدموں میں رہنے کی اجازت عطا فرمائیں۔ حضورﷺ نے فرمایا کہ نہیں تم صرف ایک تہائی مال کا صدقہ کردو۔ حضرت ابولبابہؓ نے فی الفور ارشاد نبوی کی تعمیل کی۔

تقویٰ کی مختصر تشریح!

’’قال رسول اللہﷺ اتقو اللہ تجدہ تجاھك‘‘ حضور پاکﷺ نے ایک موقع پر ایک صحابیؓ سے ارشاد فرمایا کہ: ہر آن ہر لحہ اللہ رب العزت سے ڈرتے رہنا چاہئے۔ ایسی کیفیت میں تو اپنے دائیں بائیں آگے پیچھے ہر پریشانی میں اللہ کی مدد محسوس کرے گا۔ اللہ تعالیٰ سب مسلمانوں کو تقویٰ کی شان نصیب فرمائیں۔ تقویٰ کے عربی زبان میں لغوی معنی بچنے اور پرہیز کرنے اور لحاظ کرنے کے ہیں۔ لیکن وحی محمدیﷺ کی اصطلاح میں یہ دل کی اس کیفیت کا نام ہے جو اللہ تعالیٰ کے ہمیشہ حاضر وناظر ہونے کا یقین پیدا کر کے دل میں خیر وشر کی تمیز کی خلش اور خیر کی طرف رغبت اور شر سے نفرت پیدا کردیتی ہے۔ دوسرے لفظوں میں ہم یوں کہہ سکتے ہیں کہ وہ ضمیر کے اس احساس کا نام ہے جس کی بناء پر ہر کام میں خدا کے حکم کے مطابق عمل کرنے کی شدید رغبت اور اس کی مخالفت سے شدید نفرت پیدا ہوتی ہے۔ (سیرۃ النبی ج۵ ص۳۸۹) مزید تفصیل کے لئے راقم کی کتاب ’’مقدمات علوم درسیہ‘‘ ملاحظہ ہو۔ (بشکریہ ماہنامہ حق نوائے احتشام)

غیبت ...... ایک سنگین گناہ!

مولانا یاسر عبدالقیوم قاسمی

جن معاصی کا صدور زبان سے ہوتا ہے انہی میں سے ایک ''غیبت'' ہے۔ غیبت کا رواج اس قدر عام ہو چکا ہے کہ ہماری کوئی بھی مجلس ومحفل اس سے خالی نہیں ہوئی۔ عوام کا ذکر ہی کیا خواص بھی اس کا شکار ہیں۔ اسی رواج کی بناء پر ہمارے معاشرے میں ''غیبت'' کا معصیت کبیرہ ہونا اتنا متصور نہیں ہے جتنا کہ دیگر کبائر کا۔ حالانکہ قرآن کریم نے غیبت کے حوالے سے اتنے سنگین الفاظ استعمال فرمائے ہیں کہ شاید کسی دیگر معصیت کے بارے میں اتنے سخت الفاظ استعمال نہیں فرمائے۔ ملاحظہ ہو۔

﴿ کوئی کسی کی غیبت نہ کرے کیا تم میں کوئی اس بات کو پسند کرتا ہے کہ اپنے مرے ہوئے بھائی کا گوشت کھائے۔ اس کو تم (ضرور) برا سمجھتے ہو اور اللہ سے ڈرتے رہو۔ (غیبت چھوڑ دو توبہ کرلو) بیشک اللہ بڑا توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے۔ ﴾ (سورۃ الحجرات:۱۲)

آیت بالا میں کسی مسلمان کی آبروریزی اور توہین وتحقیر کو اس کا گوشت کھانے کے مثل ومشابہ قرار دیا گیا۔ کیونکہ اس سے باہمی نااتفاقیاں پیدا ہوتی ہیں۔ دلوں میں فتنہ وفساد کا بیج پڑتا ہے۔ اس وقت ہماری سوسائٹی میں بگاڑ کا ایک عظیم سبب غیبت ہے۔ غیبت کی انتہائی شناعت وقباحت اور گندگی ذہن نشین کرانے کے لئے قرآن کریم نے اسے مردہ بھائی کا گوشت کھانے سے تشبیہ دی ہے کہ جس طرح کسی مردہ مسلمان کا گوشت کھانا حرام وخست ودنائت کا کام ہے۔ اسی طرح اس کی غیبت بھی حرام اور خست ودنائت ہے۔ غیبت کہا جاتا ہے کسی شخص کی غیر موجودگی میں اس کے متعلق اس کے کسی ایسے قول وفعل یا حال کا ذکر کرنا جس کی سماعت سے اسے ناگواری اور اذیت ہو۔ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے۔

﴿ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک دن فرمایا کیا تم جانتے ہو غیبت کس کو کہتے ہیں؟ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا اللہ اور اس کے رسول ہی کو زیادہ علم ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا تمہارا اپنے کسی مسلمان بھائی کا اس طرح ذکر کرنا جس سے اس کو ناگواری ہو۔ (بس یہی غیبت ہے) ﴾ (رواہ مسلم)

کسی نے عرض کیا کہ حضرت اگر میں اپنے بھائی کی کوئی ایسی برائی ذکر کروں جو واقعتاً اس میں موجود ہو (تو کیا یہ بھی غیبت ہے) آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ غیبت جب ہی ہوگی جب کہ وہ برائی اس میں موجود ہو اور اگر اس میں وہ برائی اور عیب موجود ہی نہیں ہے (جو تم نے اس کی طرف نسبت کر کے ذکر کیا ہے) تو پھر تو یہ بہتان ہے (اور غیبت سے بھی زیادہ سخت اور سنگین ہے) غیبت کے سلسلے میں حضور اکرم ﷺ نے بڑی شدید وعیدیں بیان فرمائیں۔ ایک روایت میں ارشاد فرمایا:

﴿ حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بیان فرمایا کہ جب مجھے معراج ہوئی تو (ملاء اعلیٰ کے اس سفر میں) میرا گزر کچھ ایسے لوگوں پر ہوا جن کے ناخن سرخ تانبے کے تھے۔ جن سے وہ اپنے

چہروں اور سینوں کو نوچ نوچ کر زخمی کر رہے تھے۔ میں نے جبرائیل علیہ السلام سے پوچھا یہ کون لوگ ہیں؟ (جو ایسے سخت عذاب میں مبتلا ہیں) جبرائیل علیہ السلام نے بتایا کہ یہ وہ لوگ ہیں جو (زندگی میں) لوگوں کے گوشت کھایا کرتے تھے۔ یعنی اللہ کے بندوں کی غیبتیں کیا کرتے تھے اور ان کی آبروؤں سے کھیلتے تھے۔ ﴾

(رواہ ابوداؤد، کتاب الادب باب فی الغیبۃ)

’’نحاس‘‘ کے اصل معنی تانبے کے ہیں اور آگ جب بالکل سرخ ہو تو اس کو بھی ’’نحاس‘‘ کہا جاتا ہے۔ اس حدیث میں نحاس کے ناخنوں کا جو ذکر ہے بظاہر اس سے مراد یہ ہے کہ ان لوگوں کے ناخن جہنم کی آگ میں تپے ہوئے سرخ تانبے کے یا تانبے کے سے تھے اور یہ انہی ناخنوں سے اپنے چہرے اور اپنے سینے کو نوچ نوچ کر زخمی کر رہے تھے۔ ان لوگوں کے لئے عالم برزخ میں خاص طور سے یہ سزا اس لئے تجویز کی گئی کہ دنیوی زندگی میں یہ مجرمین اللہ کے بندوں کا گوشت نوچا کرتے تھے۔ یعنی غیبتیں کیا کرتے تھے اور یہ ان کا محبوب مشغلہ تھا۔

(معارف الحدیث ج۲ص۲۵۵)

بیہقی کی ایک روایت میں ’’غیبت‘‘ کو ’’زنا‘‘ سے بھی زیادہ سخت فرمایا گیا ہے۔

﴿ حضرت ابوسعید خدریؓ وحضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا غیبت زنا سے زیادہ سخت اور سنگین ہے۔ بعض صحابہؓ نے عرض کیا کہ حضرتؐ! غیبت زنا سے زیادہ سنگین کیونکر ہے؟ آپؐ نے فرمایا (بات یہ ہے کہ) آدمی اگر بدبختی سے زنا کر لیتا ہے تو صرف توبہ کرنے سے اس کی معافی ومغفرت اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوسکتی ہے مگر غیبت کرنے والے کو جب تک خود وہ شخص معاف نہ کرے جس کی اس نے غیبت کی ہے اسکی معافی اور بخشش اللہ تعالیٰ کی طرف سے نہیں ہوگی اور یہ اس لئے ہے چونکہ ’’غیبت‘‘ کا تعلق حقوق العباد سے ہے اور حقوق العباد کا معاملہ یہ ہے کہ جب تک صاحب حق اس کو معاف نہ کردے اس وقت تک وہ حق معاف نہیں ہوسکتا۔ ﴾

(رواہ البیہقی فی شعب الایمان)

ایک روایت میں حضور اکرم ﷺ نے غیبت کو بدترین سود قرار دیا۔ جب کہ سود اتنا سنگین جرم ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا: ’’سود کے ستر درجات ہیں۔ جن میں سب سے ہلکا درجہ ایسا ہے جیسے کوئی شخص اپنی ماں سے (نعوذ باللہ) منہ کالا کرے۔‘‘ غور کیجئے۔ غیبت کے سلسلے میں آپ ﷺ نے کتنی سخت وعید ارشاد فرمائی ایک موقع پر آپ ﷺ نے غیبت کرنے والوں سے خطاب فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا۔

﴿ حضرت ابوبرزہ اسلمیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا! آئے وہ لوگو جو زبان سے اسلام لائے ہو اور ایمان ابھی ان کے دلوں میں نہیں اترا ہے۔ مسلمانوں کی غیبت نہ کیا کرو اور ان کے چھپے ہوئے عیبوں کے پیچھے نہ پڑا کرو۔ کیونکہ جو ایسا کرے گا اللہ تعالیٰ کا معاملہ بھی اس کے ساتھ ایسا ہی ہوگا اور جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ معاملہ ہوگا۔ اللہ تعالیٰ اس کو اس کے گھر میں ذلیل کردے گا۔ ﴾ (رواہ ابوداؤد)

کسی مسلمان کی غیبت اور عیوب کی تشہیر میں دلچسپی لینا دراصل ایک ایسی ہی منافقانہ حرکت ہے جو صرف ایسے ہی لوگوں سے سرزد ہوسکتی ہے جو صرف زبان کے مسلمان ہوں اور ایمان نے ان کے دلوں میں گھر نہ کیا ہو۔

جس طرح غیبت کرنا حرام ہے اسی طرح غیبت کا سننا بھی حرام ہے۔ جس مجلس میں غیبت ہو رہی ہو تو سننے والے کو چاہئے کہ وہ اپنے غائب بھائی کی طرف سے بشرط قدرت مدافعت کرے اور اگر مدافعت پر قادر نہ ہو تو کم از کم اس کے سننے سے پرہیز کرے اور اس گفتگو میں شریک نہ ہو۔ کیونکہ غیبت کا بقصد واختیار سننا غیبت کرنے کے مثل ہے۔

حضرت ربعیؒ ایک مشہور تابعی ہیں۔ اپنا واقعہ بیان فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ کسی مجلس میں چند اشخاص بیٹھے غیبت کی باتیں کر رہے تھے۔ اسی مجلس میں میں بھی شریک تھا۔ سخت ناگواری کے باوجود مجلس سے اٹھنے کی ہمت نہ ہوئی۔ رات کو خواب دیکھا کہ ایک سیاہ فام شخص ایک بڑے طشت میں گوشت لئے کھڑا ہے اور مجھ سے کہہ رہا ہے ''اسے کھاؤ'' میں نے غور سے دیکھا تو وہ خنزیر کا گوشت تھا۔ میں نے کہا اے اللہ کے بندے! میں مسلمان ہوں اسے کیسے کھاؤں؟ اس نے کہا تمہیں کھانا پڑے گا۔ پھر وہ زبردستی گوشت کے ٹکڑے میرے منہ میں ٹھونسنے لگا۔ باوجود مدافعت کے وہ ٹھونستا رہا حتیٰ کہ مجھے قے ہوگئی۔ بالآخر اسی شدید اذیت کی حالت میں میری آنکھ کھل گئی۔ بوقت طعام جب میں نے کھانا کھایا تو خنزیر کے گوشت کا بدبودار ذائقہ محسوس ہوا اور تیس دن تک یہ حال رہا۔ جب بھی کھانا کھاتا تو یہ بدترین ذائقہ میرے کھانے میں شامل ہو جاتا۔ (العیاذ باللہ) (اصلاحی خطبات ج۴ ص۸۷)

حضرت میمونؒ فرماتے ہیں میں نے ایک روز یہ خواب دیکھا کہ ایک زنگی غلام کی لاش پڑی ہے۔ کوئی کہنے والا کہہ رہا ہے۔ اے میمون! اسے کھاؤ میں نے کہا اے اللہ کے بندے میں اسے کیوں کھاؤں۔ کہنے لگا اس لئے کہ تو نے اس کی غیبت کی ہے۔ میں نے کہا خدا کی قسم میں نے اس کے متعلق اچھی یا بری کوئی بات بھی نہیں کہی۔ کہنے لگا ہاں تو نے اس کی غیبت تو نہیں کی لیکن سنی تو ہے اور تو اسی پر راضی رہا۔ حضرت میمونؒ پر اس خواب کا اثر یہ ہوا کہ اس کے بعد سے پوری زندگی نہ کسی کی غیبت کی اور نہ اپنی مجلس میں کسی کو غیبت کرنے دی۔ (معارف القرآن ج۸ ص۱۲۲)

بعض مواقع پر اللہ تعالیٰ معاصی کی صورت مثالی بھی ظاہر فرما دیتے ہیں۔ تاکہ عبرت حاصل کی جائے۔ لیکن درحقیقت ہم لوگوں کا ذوق اتنا فاسد اور حس اس قدر مٹ چکی ہے کہ معاصی کی شناعت وقباحت بھی قلوب میں باقی نہیں رہی۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے جن اشخاص کو ذوق سلیم اور حس سلیم عطاء فرمائی ہے وہ مشاہدہ کر کے عبرت حاصل کرتے ہیں۔ فاعتبروا یا اولی الابصار!

پشاور میں عقیدہ ختم نبوت کے موضوع پر سیمینار

شیخ زید اسلامک سنٹر پشاور یونیورسٹی میں ہفتہ کو ''عقیدہ ختم نبوت، دین اسلام کی اساس'' کے موضوع پر سیمینار منعقد ہوا۔ جس کی صدارت سنٹر کے ڈائریکٹر پروفیسر ڈاکٹر دوست محمد نے کی۔ جبکہ مقرر خاص کی حیثیت سے تحریک تحفظ ختم نبوت کے صوبائی امیر مفتی شہاب الدین پوپلزئی نے خطاب کیا اور شرکاء کے مختلف سوالات کے جوابات بھی دیئے۔ انہوں نے کہا کہ ۲۱۰ر احادیث اور ۱۰۰ر قرآنی آیات سے عقیدہ ختم نبوت ثابت ہے۔ اس موقع پر پروفیسر ڈاکٹر معراج الاسلام ضیاء، ڈاکٹر صاحب اسلام، پروفیسر ارشاد احمد، پروفیسر مسعود جان، ڈاکٹر رشید احمد کے علاوہ طلباء وطالبات بھی موجود تھیں۔

تکبر ...... ایک بری خصلت!

محمد طارق الواجدی القاسمی نگینوی

انسان دو طرح کے امراض کا شکار ہوتا ہے۔(۱) جسمانی امراض۔(۲) روحانی امراض۔اوّل الذکر کا تعلق انسان کے اعضاء وجوارح سے ہوتا ہے۔ جبکہ دوسرے انسان کی روح سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان دونوں امراض میں سب سے زیادہ خطرناک اور انسانی زندگی کے لئے مہلک روحانی امراض ہیں۔

روحانی امراض کی تعداد مختلف بتلائی جاتی ہے۔ جیسے حسد، بخل، غیبت اور کینہ وغیرہ۔لیکن ان امراض کا سرچشمہ اور مبدا ''تکبر'' ہے۔ چنانچہ صوفیائے کرام نے روحانی امراض میں سب سے زیادہ خطرناک مرض تکبر کو گردانا ہے۔ نیز قرآن کریم اور احادیث شریفہ سے بھی اس کی مذمت ثابت ہوتی ہے۔ چنانچہ خداوند قدوس کا پاک ارشاد ہے:

﴿میں ایسے لوگوں کو اپنے احکام سے برگشتہ ہی رکھوں گا جو دنیا میں تکبر کرتے ہیں۔ جس کا ان کو کوئی حق حاصل نہیں۔﴾ (سورۂ اعراف)

دوسری جگہ ارشاد ہے: ﴿اور اللہ تعالیٰ تکبر کرنے والوں کو پسند نہیں فرماتے۔﴾

اسی طرح احادیث مبارک سے تکبر کی برائی معلوم ہوتی ہے۔ چنانچہ نبی کریم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

﴿(اللہ رب العزت کہتے ہیں) بڑائی میری چادر ہے اور عظمت میرا ازار ہے۔ جو کوئی شخص ان دونوں چیزوں میں سے کسی میں مجھ سے جھگڑا کرے گا تو اس کو میں جہنم میں ڈال دوں گا۔﴾ (مشکوٰۃ:۴۳۳)

نیز دیگر احادیث شریفہ سے بھی تکبر کی مذمت ثابت ہوتی ہے۔

تکبر کی تعریف

تکبر کہتے ہیں کمال کی صفات میں اپنے آپ کو دوسروں سے بڑھ کر جاننا اور ساتھ ہی دوسروں کو حقیر و ذلیل سمجھنا۔ چنانچہ حدیث پاک میں تکبر کی تعریف یوں کی گئی۔ ﴿یعنی تکبر حق کا انکار اور لوگوں کو حقیر سمجھنا۔﴾

(ترمذی ج۲ ص۲۰)

تکبر کے درجات ومراتب

تکبر کی تعریف کا خلاصہ یہی ہے کہ انسان اپنے آپ کو بڑا اور دوسروں کو حقیر جانے، اس تعریف کے بعد جاننا چاہئے کہ تکبر کے مختلف درجات اور مراتب ہیں۔ چنانچہ اس کی تفصیل یہ ہے کہ انسان مال واولاد، عقل وحسن میں خود کو دوسروں سے بڑا سمجھے۔ ان چیزوں میں تکبر بڑی حماقت ہے۔ اس لئے کہ ان سب چیزوں کے مالک تو خالق کائنات ہیں اور انسان کو یہ چیزیں عارضی طور پر صرف آزمائش کے لئے عطا کی جاتی ہیں اور جب اللہ تعالیٰ چاہتے ہیں ان کو چھین لیتے ہیں تو ان عارضی چیزوں پر تکبر کرنا بجز حماقت کے کچھ نہیں۔ پھر اس سے بڑا تکبر یہ ہے کہ

انسان ولی اور بزرگ بننے کی جھوٹی کوشش کرے کہ لوگ اس کی جوتیاں سیدھی کریں اور لوگوں میں اس کو ایک مقام حاصل ہو۔ اس دنیاوی غرض کے لئے کوشش کرنا بھی تکبر ہی کی ایک قسم ہے۔

تکبر کی ایک بدترین خصوصیت

تکبر میں جہاں بے پناہ خرابیاں اور برائیاں ہیں۔ وہیں اس کی ایک بدترین خصوصیت یہ ہے کہ جس طرح ایک پاگل انسان خود کو پاگل نہیں سمجھتا بلکہ دوسروں کو ہی پاگل سمجھتا ہے۔ اسی طرح دنیا میں کوئی متکبر خود کو متکبر نہیں سمجھتا۔ بلکہ وہ دوسروں کو ہی مبتلائے کبر سمجھتا ہے۔ چنانچہ وہ ساری زندگی اسی مرض میں مبتلا رہتا ہے۔ یہاں تک کہ موت کا فرشتہ اس کو آ پکڑتا ہے۔ لیکن اس کو توبہ کی توفیق نہیں ہوتی۔ اس لئے ضروری ہے کہ اس مرض کا علاج جلد از جلد کیا جائے۔ کیونکہ یہی تمام روحانی بیماریوں کی جڑ ہے۔ ذیل میں ہم تکبر کی چند علامات ذکر کرتے ہیں۔ ان کو بغور پڑھا جائے اور علاج کی فکر کی جائے۔

علامات تکبر

حضرت مولانا سید میاں اصغر حسین صاحبؒ فرماتے ہیں۔

۱...... کبر اور خود پسندی ایک قلبی امر ہے۔ جس کا اثر یہ ہے کہ آدمی کو اپنی رائے یا اعتقاد کے مقابلہ میں امر حق قبول کرنے سے نفرت ہوتی ہے۔

۲...... شرعی ضرورت کے بغیر دوسروں کی برائی یا عیب ونقص کی بات بیان کرتا ہے۔ یا رغبت سے سنتا ہے۔ کبھی ظاہر میں کہہ بھی دیتا ہے کہ غیبت مت کرو۔ لیکن اندر سے دل یہی چاہتا ہے کہ غیبت ہوتی رہے۔

۳...... تواضع کا کوئی کام اختیار کر کے یہ خیال کرنا کہ میں متواضع ہوں۔ یہ بھی تکبر کی علامت ہے۔ کیونکہ متواضع کو تو اپنی تواضع کی طرف توجہ بھی نہیں ہوتی۔ یعنی یہ سوچنا کہ میں بڑا آدمی ہوں یہ کام میں نے تواضع اختیار کر کے اپنی حیثیت سے کم درجہ کا کیا ہے۔ یہی تو تکبر ہے۔

۴...... سب سے بڑا متکبر اور راہ سلوک کا نامراد مسافر وہ شخص ہے جو اپنے متعلق مشائخ سے خلافت واجازت کی خواہش اور امید رکھتا ہو۔

۵...... اسی طرح غفلت کے باوجود مستحبات پر زور وشور دکھلانا بھی تکبر ہے۔ ہر انسان کو چاہئے کہ ان علامتوں میں غور کرے اور دیکھے کہ میرے اندر کیا کیا علامتیں ہیں اور یقین کرے کہ میں علاج کا محتاج ہوں۔

تکبر کا علاج

تکبر کا آسان علاج جس کو عام طور پر مشائخ ذکر کرتے ہیں۔ یہ ہے کہ انسان اپنے آپ کو کسی کامل، متبع سنت شیخ کے سپرد کر دے اور ان کو تمام حالات سے باخبر کرتا رہے۔ نیز ان کے بتائے ہوئے طریقوں کو مضبوطی کے ساتھ پکڑے رہے۔ انشاءاللہ خداوند قدوس جلد ہی اس بیماری کو ختم فرمادیں گے۔

اب سب سے آخر میں تواضع سے متعلق اکابر کے واقعات اور تواضع پیدا کرنے کی کچھ تدبیروں کا ذکر

ہے۔ امید ہے کہ ان کو پڑھ کر ہمارے لئے تواضع اختیار کرنا اور تکبر سے بچنا آسان ہوگا۔

حضرت حسن بن علیؓ کا ایک مرتبہ چند بچوں کے قریب سے گزر ہوا۔ جن کے پاس روٹی کے کچھ ٹکڑے تھے۔ انہوں نے آپ کو کھانے کے لئے بلایا۔ آپ سواری سے اترے اور ان بچوں کے ہمراہ کھایا۔ پھر ان بچوں کو اپنے گھر لے گئے اور انہیں کھانا کھلایا، کپڑے پہنائے اور پھر فرمایا احسان تو ان بچوں کا ہی رہا۔ کیونکہ انہوں نے جو کچھ مجھے کھلایا اس سے زیادہ ان کے پاس تھا ہی نہیں۔ لیکن ہم نے جو کچھ انہیں کھلایا، پہنایا ہمارے پاس اس سے بہت زیادہ ہے۔ (روح تصوف:۲۵۴)

حضرت عروہ ابن زبیرؒ کا بیان ہے۔ میں نے حضرت عمرؓ کو ایک بار پانی سے بھری ہوئی مشک اپنے کندھے پر لئے ہوئے دیکھا میں نے عرض کیا۔ اے امیر المومنین! یہ تو آپ کی شایان شان نہیں۔ اس پر آپ نے فرمایا (حقیقت یہ ہے کہ) جب میرے پاس دنیا کے بادشاہوں کے مختلف وفود مطیع وفرمانبردار ہوکر حاضر ہوئے تو میرے نفس میں کچھ نخوت پیدا ہوگئی تھی۔ اس لئے میں نے چاہا کہ اسے توڑ دوں۔ پھر آپ اس کو ایک انصاری عورت کے حجرے تک لے گئے اور اس کے برتن میں اسے انڈیل دیا۔ (روح تصوف:۲۵۱)

تواضع کے سلسلہ میں ہمارے اکابر واسلاف کے بے شمار واقعات ہیں۔ خود حضرت نبی کریم ﷺ باوجود شہنشاہ دو عالم ہونے کے نہایت متواضع تھے۔ چنانچہ آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنا کام خود کرلیا کرتے تھے۔ پیوند لگا لیتے تھے اور آپ کو تواضع بہت پسند تھی۔ ذیل میں ہم تواضع پیدا کرنے کی چند تدبیریں (جن کو اکابر نے بیان کیا ہے) ذکر کرتے ہیں۔ امید ہے کہ اگر ان کو اختیار کرلیا جائے تو نفس میں تواضع پیدا ہو جائے گی اور تکبر کا ازالہ ہو جائے گا۔ انشاءاللہ!

تواضع پیدا کرنے کی چند تدبیریں

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریاؒ فرماتے ہیں:

۱...... غریبوں کے پاس بیٹھے، ان کی دعوت قبول کرے، ان کی جانی خدمت کرے اور امیروں کی صحبت ترک کردے۔

۲...... عوام میں سے ہر کسی کو سلام کرنے میں پہل کرے۔

۳...... اگر کسی وقت غصہ ظاہر ہو جائے تو چھوٹے سے معافی مانگ لے۔

۴...... اپنی غیبت، برائی اور بہتان وغیرہ سن کر دفاع اور صفائی کی فکر نہ کرے۔ بلکہ اپنے باطنی عیوب کے پیش نظر شکر کرے کہ میری برائیوں میں سے بہت تھوڑی سی برائیاں بیان ہوئی ہیں اور اس میں میرا ہی فائدہ ہے کہ گناہوں کا کچھ کفارہ ہو جائے گا۔

۵...... موت کو کثرت سے یاد کرے۔

ان کے علاوہ اور بھی تدبیریں ہیں۔ جن کو طوالت کے خوف سے چھوڑ دیا گیا۔ اللہ ہم سب کو تمام روحانی امراض خصوصاً تکبر سے محفوظ فرمائے۔ آمین یا رب العالمین!

حضرت مولانا محمد الیاس کاندھلویؒ!

مولانا سید سلیمان ندویؒ

تبلیغی جماعت کے بانی حضرت مولانا محمد الیاسؒ نے رجب ۱۳۶۳ھ میں دنیا سے سفر فرمایا۔ حضرت مولانا سید سلیمان ندویؒ نے آپ کے حالات قلمبند کر کے اپنے ماہنامہ معارف اعظم گڑھ ذیقعدہ ۱۳۶۳ھ میں شائع کئے۔ رائے ونڈ کے سالانہ اجتماع کی نسبت سے یہ مضمون شائع کرنے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں۔ ادارہ!

اللہ تعالیٰ نے اسلام کی حفاظت کا وعدہ فرمایا ہے اور حضور انور ﷺ نے مسلمانوں کو یہ خوشخبری سنائی ہے کہ قیامت تک امت محمدیہ میں سے ایک جماعت حق پر استوار اور قائم اور غالب قوت کے ساتھ دنیا میں موجود رہے گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ اسلام کی تاریخ کا ہر پچھلا دور اس بشارت کی خبر کو دنیا میں سناتا اور اپنے عمل سے اس کی صداقت کو ظاہر کرتا رہے گا۔

لوگ عموماً سلاطین اور بادشاہوں کو دین کا محافظ سمجھتے ہیں اور ان کے فاتحانہ کارناموں سے خوش ہوتے ہیں۔ لیکن واقعات بتاتے ہیں کہ ظاہری حکومت کی یہ طاقت اگر کسی روحانی قوت کے شمول سے محروم ہو تو اس ظاہری حکومت کا جاہ وجلال حق کی قوت کے بجائے باطل کی قوت کے فروغ کا سامان ہو جاتا ہے۔ تاریخ کا ہر صفحہ اس دعوے کے ثبوت کی تازہ دلیل ہے۔ لیکن باطن کی قوت ظاہری قوت کی محتاج نہیں ہوتی۔ اسلام کا ظہور اسی شکل سے ہوا اور ہندوستان میں اس کی ترقی بھی کچھ اسی شان سے تقدیر الٰہی معلوم ہوتی ہے اور اسی طریقے سے اس کی ظاہری قوت کا فروغ بھی تقدیر الٰہی میں بظاہر مقدر نظر آتا ہے۔ واللہ اعلم!

کاندھلہ

سہارنپور شاہدرہ (دہلی) لائٹ ریلوے لائن کے وسط میں دہلی کے رخ پر یہ قصبہ واقع ہے۔ اس کی پرانی آبادی کا حال تو مجھے معلوم نہیں۔ لیکن حضرت شاہ عبدالعزیزؒ کے زمانے سے آج تک اس قصبے کا ایک سلسلۂ فیض مسلسل نظر آ رہا ہے۔ حضرت مولانا مفتی الٰہی بخش کاندھلویؒ شاہ صاحبؒ ممدوح کے محبوب تلامذہ میں تھے اور شمائل نبوی میں ''شیم الحبیب'' ان کا مشہور رسالہ ہے۔ اسی قصبے کے دوسرے بزرگ مولانا مظفر حسین صاحب کاندھلوی ہیں جو حضرت شاہ اسحاق صاحب کے شاگرد تھے اور علم وفضل کے ساتھ زہد وتقویٰ میں یگانہ تھے۔ اسی خانوادے کے انتساب اور اتصال سے وہ بزرگ ہستی عالم وجود میں آئی جس کے تذکرے کی سعادت ہم حاصل کرنا چاہتے ہیں۔

خاندان وولادت

مولانا ممدوح اسی قصبہ اور اسی خاندان میں پیدا ہوئے جس کا سلسلہ نسب حضرت صدیق اکبرؓ تک پہنچتا ہے۔ تاریخی نام ''الیاس اختر'' تھا جس سے ۱۳۰۳ھ تاریخ پیدائش ظاہر ہے۔ مولانا کی والدہ حضرت مولانا مظفرحسین صاحب کی نواسی تھیں اور مولانا مظفرحسین صاحب مولانا محمود بخش کے صاحبزادے اور مفتی الٰہی بخش کے بھتیجے تھے۔ مولانا مظفرحسین صاحب بہت سیدھے سادے بزرگ تھے۔ زہد وورع اور اتباع سنت اور سادگی میں بے مثال تھے۔ گھروں میں اور مسجدوں میں وعظ فرماتے تھے۔ مستورات کو ان کے بیان سے بڑا فائدہ ہوتا تھا۔ ان کی صاحبزادی بی بی امتہ الرحمٰن تھیں جو اپنے باپ کی نمونہ تھیں۔ نہایت عابدہ وزاہدہ۔ یہاں تک کہ اکابر تک کا ان کے پاس حاضر ہونا اور ان سے دعائیں لینا برکت کا باعث سمجھتے تھے۔ انہی بزرگ خاتون کی صاحبزادی بی بی صفیہؒ مولانا الیاس صاحبؒ کی والدہ تھیں۔ یہ بھی بہت عبادت گزار اور ذاکرہ وشاغلہ تھیں۔ قرآن پاک کی حافظہ تھیں اور روزانہ دیگر اوراد ووظائف کے علاوہ قرآن پاک کی تلاوت ایک منزل کرتی تھیں۔

مولانا کے والد حافظ اسماعیلؒ تھے۔ جو بڑے فرشتہ صفت بزرگ، دہلی کے آخری بادشاہ ظفر شاہ کے سمدھانہ میں بچوں کی تعلیم پر ملازم تھے۔ ۱۸۵۷ء کی تحریک آزادی کے بعد وہ بستی نظام الدین میں رہنے لگے۔ یہاں مرزا الٰہی بخش نے (جن کی بیٹی بہادر شاہ کے ولی عہد مرزا فخرو سے منسوب تھیں) ایک مسجد بنوائی تھی جس کو بنگلہ والی مسجد کہتے ہیں۔ مولانا اسماعیل نے اپنی بقیہ عمر اسی مسجد میں بسر کی اور وفات کے بعد اسی مسجد کے گوشۂ مشرق وجنوب میں مدفون ہوئے۔ اس آبادی کے اطراف میں جو مسلمان آباد ہیں مولانا اسماعیل کے فیض سے وہ مستفید ہوتے رہے۔

مولانا اسماعیل نے دو شادیاں کیں۔ پہلی سے مولوی محمد صاحب اور دوسری سے مولانا محمد یحییٰ صاحب شاگرد خاص حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ اور مولانا محمد الیاس صاحب ہوئے اور ماشاءاللہ تینوں صاحبزادے عالم وفاضل اور صالح ومتقی۔ مولانا یحییٰ صاحب کے صاحبزادے مولانا محمد زکریا صاحب تھے جو بالفعل مدرسہ مظاہر العلوم سہارنپور کے شیخ الحدیث اور متعدد کتابوں کے مصنف اور موطا امام مالک کے آخری شارح ہیں۔

ایں خانہ تمام آفتاب است!

تعلیم

مولانا نے ابتدائی تعلیم اور فارسی وغیرہ وطن کے مکتب میں اور خاندان کے بڑوں سے حاصل کی۔ ابتدائی تعلیم کے زمانے میں ان کو دردسر کا ایک خاص قسم کا دورہ ہوجاتا تھا جس سے مہینوں کا ناغہ ہوجاتا تھا۔ اس لئے مولانا کے بڑے بھائی مولانا یحییٰ صاحب ان کو اپنے ساتھ گنگوہ لے گئے اور ان کو ایک خاص نصاب کے ماتحت پڑھا کر مولانا محمود حسنؒ کے پاس دورہ حدیث میں شرکت کی غرض سے دیوبند بھیج دیا۔ اس سے فراغت کے بعد مظاہر العلوم سہارنپور میں داخل ہوکر مولانا خلیل احمدؒ کے حلقہ درس میں شریک ہوئے اور ان سے اور وہاں کے دوسرے اساتذہ سے باقی فنون کی تکمیل کی جس سے فارغ ہونے پر اسی مدرسہ میں مدرس کردیئے گئے۔ متوسطات تک کی تعلیم ان کے سپرد تھی۔

بیعت واستفاضہ

مولانا کے معاصروں اور دیکھنے والوں کا متفقہ بیان ہے کہ وہ فطرۃً نہایت نیک، صالح اور متقی تھے۔ خود مولانا یحییٰ ان کی بڑی قدر کرتے تھے اور بڑی محبت رکھتے تھے۔ دونوں بھائی ایک دوسرے کے جان نثار اور محب ومحبوب تھے۔ مولانا گنگوہیؒ طالب علمی میں کسی کو مرید نہیں کرتے تھے۔ لیکن مولانا الیاسؒ کو انہوں نے اسی زمانے میں ان کی خواہش پر ان کو مرید کرلیا۔ مولانا گنگوہیؒ کی وفات کے بعد تکمیل علوم سے فارغ ہوکر مولانا خلیل احمد کے دست مبارک پر دوبارہ تجدید بیعت کی اور تکمیل باطن میں مصروف ہوئے اور یہاں تک ترقی کی کہ خلافت ارشاد سے مشرف ہوئے۔

بستی نظام الدین

جیسا کہ پہلے گزرا ہے کہ مولانا کے والد تحریک آزادی کے بعد ہی سے بستی نظام الدین کی ایک مسجد میں مقیم ہوکر اطراف کے مسلمانوں کے رشد وہدایت میں مصروف رہے تھے۔ ان کی وفات کے بعد ان کے بڑے صاحبزادے محمد صاحب ان کے جانشین ہوئے۔ یہ بھی بڑے بزرگ اور نیک اور صالح تھے۔ عبادت وزہد وتقویٰ کے ساتھ پوری زندگی بسر کی۔ اطراف کے مسلمانوں کو ان سے فائدہ پہنچا اور اہل میوات میں بکثرت ان کے مرید ومعتقد تھے اور دہلی کے مسلمان بھی ان سے مستفید ہوئے۔ مرنے سے پہلے سولہ سال تک ان کی تہجد کی نماز قضا نہیں ہوئی اور مرتے دم تک نماز باجماعت کے پابند رہے۔ عشاء کی نماز کے بعد وتر کے سجدہ میں انتقال فرمایا۔

مولانا محمد صاحبؒ کی وفات کے بعد یہ مسجد بالکل خالی رہی۔ مولانا کے دوسرے بڑے بھائی مولانا محمد یحییٰ صاحب کا اس سے پہلے ۱۳۳۴ھ میں انتقال ہوچکا تھا اور مولانا الیاسؒ ابھی اپنی تکمیل میں مصروف تھے۔ اس سے جب فراغت ہوئی تو دہلی کے مخلصین کے پیہم اصرار پر مولانا خلیل احمدؒ نے ان کو بیعت وتلقین کی اجازت دے کر دہلی بھیج دیا اور مولانا اپنے بھائی کی جگہ بستی نظام الدین میں متوکلانہ اقامت شروع کی۔ ابتداء میں ان کو بڑی تکلیفوں کا سامنا ہوا۔ مگر ان کے پائے استقامت کو لغزش نہیں ہوئی۔ آخر اللہ تعالیٰ نے ان کے کاموں میں برکت دی اور ان کو مسلمانوں میں حسن قبول عطا فرمایا۔ سب سے پہلے انہوں نے اس مکتب کو ترقی دی۔ جو وہاں پہلے سے قائم تھا اور اس کو مدرسہ کی سطح پر لے آئے۔ شروع سے ان میں علمی کے بجائے عملی رنگ گہرا تھا۔ یہی گہرائی ان کے کاموں میں بھی تھی۔ مدرسہ قائم کیا تو ہر طالب علم کا یہ فرض قرار دیا کہ ہر نماز کے بعد ایک طالب علم کھڑا نمازیوں کے سامنے ایک مسئلہ بیان کردے۔ دوسرا ایک حدیث کا ترجمہ سنادے۔ تیسرا قرآن پاک کی کسی آیت کا ترجمہ اور مطلب بیان کردے۔ اس طرح نمازیوں کا بڑا فائدہ ہونے لگا اور اس سے ان کی تبلیغی کوششوں کا آغاز ہوا۔

یاد ہوگا کہ تحریک خلافت کے شباب میں ۱۹۲۴ء میں شردھانندجی کی کوشش سے آریہ تحریک نے زور پکڑا اور خصوصیت کے ساتھ ملکھانوں اور میواتیوں میں اپنا کام شروع کیا۔ میوات کا بڑا علاقہ ہے جو دہلی کے اس سے لے کر راجپوتانہ کی ریاستوں تک پھیلا ہوا ہے۔ خیال ہے کہ اس قوم کی آبادی پچاس لاکھ کے قریب ہے۔ ان کا پیشہ کاشتکاری اور مویشی پالنا ہے۔ لیکن یہ لوگ حددرجہ لڑاکے اور چوری ڈاکے اور قتل میں بدنام تھے۔ کہنے کو مسلمان تھے۔ لیکن نام بھی مسلمانوں کا نہیں اور کام بھی نہیں۔ مولانا نے یہ سمجھ کر یہ سارا فساد ان کی جہالت کے سبب سے

ہے۔ میوات کے پورے علاقے کا بڑی محنت سے دورہ فرمایا۔ میلوں پیادہ چل کر، بیل گاڑی میں بیٹھ کر اور جہاں سڑک تھی موٹر پر پورے علاقے میں سالہا سال پھرتے رہے۔ جگہ جگہ مسجدوں اور مکتبوں کا انتظام کیا۔ ہر جگہ وعظ کہا۔ لوگوں سے ملے۔ ان کو اپنے سے آشنا کیا۔ ان کو سمجھایا۔ ان کو دین بتلایا۔ کلمہ سکھلایا۔ جو جان چکے اور سیکھ چکے ان کو آگے بڑھایا۔ ان کو دوسروں کو بتانے اور سکھانے کا کام سپرد کیا و جو اہل نظر آئے ان کو ذکر و فکر کی تلقین کی۔ جو تعلیم کے قابل معلوم ہوئے ان کو تحصیل علم پر مامور کیا۔ اخلاص سے کام کرنے والوں کو آس پاس سے بٹورا۔ ان کو اپنے طرز دعوت سے آشنا کیا اور ان کو تھوڑی تھوڑی تعداد میں اس طرح میوات کی پوری سرزمین مخلص مبلغ سپاہیوں کا کیمپ بن گئی اور چند سال بعد ڈاکوؤں اور چوروں کا جرائم پیشہ گروہ نیک صالح اور دیندار مسلمانوں کی جماعت بن گئی۔ یہ حضرت مولانا مرحوم کی مساعی جمیلہ کی وہ کرامت ہے جس کو پولیس کی سرکاری رپورٹ میں بھی صحیح مان لیا گیا اور جرائم پیشہ گروہ سے وہ خارج قرار دیا گیا۔

مولانا کا طریق دعوت بالکل سادہ تھا۔ خود سادہ تھے۔ سراپا اخلاص تھے۔ سراپا درد تھے۔ دین کے سچے غم خوار اور مسلمانوں کے بدل خدمت گزار۔ اللہ پر توکل۔ ایک دھن تھی کہ دن رات ان کو بے قرار رکھتی تھی۔ ان کا چلنا پھرنا، اٹھنا بیٹھنا، کھانا پینا، جو تھا وہ صرف دین کی خدمت اور مسلمانوں کی غم خواری اور اصلاح کی فکر تھی۔ یہی ان کی تقریر تھی۔ یہی ان کی گفتگو اور اسی کا شب و روز ملنے جلنے والوں سے اعلان و اظہار۔ اللہ اللہ کیا سادگی کی شان پائی۔ سادہ، تکلف سے بری، شب زندہ دار، تہجد گزار، پچھلے پہر سے ذکر و فکر میں مصروف، صبح کی نماز پڑھ کر اپنے کام کے لئے مستعد اور تیار۔

ایک دفعہ مولانا مع اپنے دوسرے رفقاء کے آئے اور ندوۃ کے مہمان خانہ میں قیام فرمایا اور تقریباً ایک ہفتے تک دن رات ساتھ رہا۔ ہر گفتگو میں شریک اور ہر مجلس میں رفیق، جیسے جیسے ملتا جاتا تھا، ان کی تاثیر بڑھتی جاتی تھی۔ میں نے دیکھا کہ جو آیا وہ اثر سے خالی نہ گیا۔

لکھنؤ میں کئی جلسے ہوئے اور بار بار تقریریں ہوئیں۔ لوگوں نے مطلب سمجھا۔ شرکت پر آمادہ ہوئے۔ کام کا آغاز ہوا۔ دلی سے آئے ہوئے مبلغین لکھنؤ کے کوچہ کوچہ میں پھرے اور مسلمانوں کو کلمہ نماز کی تلقین کی۔ ایک ہفتہ بعد کانپور کی جانب کوچ ہوا۔ دو تین روز قیام رہا۔ خاکسار بھی ساتھ تھا۔ یہاں بھی ہر وقت ان کی صحبت اٹھائی۔ ان کی تقریریں سنیں۔ ان کے کام کو جانچا۔ ان کی دھن کو دیکھا۔ ان کے دل سے جو لگی تھی اس کے اٹھتے ہوئے شعلوں کو خیال کی آنکھوں سے دیکھا۔ ہر وقت مسلمانوں کی اصلاح، دین کی سربلندی اور اعلائے کلمہ کے لئے درگاہ الٰہی میں دست نیاز دراز، آنکھیں پرنم، آواز دل گیر۔

زیادہ دیکھنے والوں اور بار بار ملنے والوں کو تو خدا جانے ان کی کیا کیا ادائیں پسند ہوں گی۔ لیکن مجھے اس تھوڑی سی ملاقات میں ان کی تین ادائیں بہت پسند آئیں۔ صبح کی نماز کے بعد مقتدیوں کے رخ بیٹھ کر وہ کام کرنے والوں کو دین کا کام سمجھاتے تھے اور بار بار ان کی کامیابی کے لئے اللہ تعالیٰ سے دعائیں فرماتے تھے۔ ان دعاؤں میں لفظ اللہ ان کے دل کی گہرائی سے نکل کر دوسرے کی دلوں کی گہرائی میں گھر کر لیتا تھا۔

ہر چیز از دل خیزد بر دل ریزد

مختلف اوقات میں ان کی زبان سے کسی قدر آواز میں یہ دعائے ماثورہ: ''یا حی یا قیوم برحمتک استغیث اصلح لی شانی کلہ ولا تکلنی الیٰ نفسی طرفۃ عین'' ترجمہ:...... ''اے حی و قیوم خدا! میں تیری رحمت سے چاہتا ہوں کہ تو میری فریاد کو سنے۔ تو میری حالت کی درستی فرمادے اور ایک لحہ کے لئے بھی مجھے میرے نفس پر نہ چھوڑیئے۔'' نکلتی تھی اور ان کے فقر والتجا الی اللہ کی کیفیت کو ظاہر کرتی تھی۔ وہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ رہتے تھے اور ان سے کسی قسم کا امتیاز نہیں چاہتے تھے۔ وہ لکھنؤ سے کانپورا اپنے ہمراہیوں کے ساتھ تھرڈ کلاس میں سوار تھے۔ ان کے بعض معتقدین فرسٹ کلاس میں تھے۔ بھیڑ کا یہ عالم تھا کہ تھرڈ میں تو ہلنا بلکہ اپنی جگہ سے نکلنا بھی مشکل تھا۔ سیکنڈ میں بیٹھنے کی جگہ تھی۔ مگر اندر جانے کی جگہ نہ تھی۔ فرسٹ میں گنجائش تھی۔ ہر اسٹیشن پر کوشش کی گئی کہ مولانا نکل کر فرسٹ میں چلے آئیں۔ مگر منظور نہیں فرمایا۔ آخرکار کانپور کے قریب پہنچ کر ظہر کی نماز یا کسی اور ضرورت کی بنا پر اس درجہ میں داخل ہوئے۔

لکھنؤ کے قیام میں ایک دفعہ ایک دوست کے ہاں عصر کے وقت چائے کی دعوت تھی۔ پاس کوئی مسجد نہ تھی۔ ان کی کوٹھی ہی میں نماز باجماعت کا سامان ہوا۔ خود کھڑے ہوکر آذان دی۔ اذان کے بعد مجھ سے ارشاد ہوا کہ نماز پڑھاؤ۔ میں نے معذرت کی تو نماز پڑھائی۔ نماز کے بعد مقتدیوں کی طرف رخ کر کے فرمایا۔ بھائیو! میں ایک ابتلاء میں گرفتار ہوں۔ دعا کیجئے کہ اللہ تعالیٰ مجھے اس سے نکالیں۔ جب سے یہ دعوت لے کر کھڑا ہوا ہوں لوگ مجھ سے محبت کرنے لگے ہیں۔ مجھے یہ خطرہ ہونے لگا ہے کہ مجھ میں اعجاب نفس نہ پیدا ہو جائے۔ میں بھی اپنے کو بزرگ نہ سمجھنے لگوں۔ میں اللہ تعالیٰ سے ہمیشہ دعا کرتا ہوں کہ مجھے اس ابتلاء سے بسلامت نکال لیں۔ آپ بھی میرے حق میں دعا فرمائیں۔

مجھے کبھی بستی نظام الدین جانے اور ان کی مسجد میں قیام کرنے کا اتفاق نہیں ہوا۔ مگر جانے والوں سے سنا کہ پچھلے پہر رات کا سماں بڑا موثر ہوتا تھا۔ دن کے سپاہی، رات کے راہب بن جاتے تھے۔ ہر طرف تہجد گزاروں، ذاکروں اور تسبیح خوانوں کی آوازیں بلند ہوتی تھیں۔ کوئی سجدے میں ہوتا تھا تو کوئی رکوع میں، کوئی گریہ وبکا میں ہوتا تو کوئی دعاؤں میں۔ اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ سچائی کا ایک آفتاب کیونکر متعدد ذروں کو اپنے پاس کھینچ کر روشن بنا دیتا ہے۔

مولانا کا جسمانی ضعف، پھر شب وروز کی یہ محنت اور دعوت کے کاموں میں ہمہ وقت کا یہ شدید انہاک اور آرام وراحت کی ہر تدبیر سے کامل اعراض نے ان کو اور ضعیف بنا دیا تھا۔ مہینوں سے پیچش اور اسہال کا عارضہ پیدا کر دیا تھا اور ضعف روز بروز بڑھتا جاتا تھا۔ ہر علاج ناکام رہا۔ مگر اس حالت میں بھی اپنے کام کے انہاک اور دعوت کے جوش کا وہی عالم تھا۔ آخر میں یوں تو نشست وبرخاست دشوار ہوگئی تھی۔ سہارے سے اٹھتے بیٹھتے تھے۔ مگر اس حالت میں بھی نماز باجماعت کا اہتمام اخیر تک رہا۔ بلکہ فرض نماز کھڑے ہوکر ادا فرماتے رہے اور خدا جانے اس وقت ان کے اندر کہاں سے طاقت آجاتی تھی۔

۲۱ رجب ۱۳۶۳ھ (۱۳ جولائی ۱۹۴۴ء) کو وفات پائی اور اسی مقام بستی نظام الدین کی مسجد کے صحن کے باہر جنوبی ومشرقی گوشے میں اپنے والد و برادر معظم رحمتہ اللہ علیہما کے پہلو میں سپرد خاک ہوئے۔

غازی علم الدین شہیدؒ اور عشق رسالتؐ!

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

غازی علم الدین شہیدؒ کا نام سن کر دل میں عشق رسالت موجزن ہو جاتا ہے۔ عرصہ دراز سے غازی شہید کا تذکرہ پڑھنے کے لئے جی چاہتا تھا۔ مورخہ ۹ رجنوری کو ختم نبوت کے ایک مجاہد جناب متین خالد سے اسٹیٹ بینک لاہور میں ان کے دفتر میں ملاقات ہوئی۔ تو میں نے کتاب مستعار دینے کا مطالبہ کر دیا تو موصوف نے بشرط واپسی دے دی۔ بندہ نے مغرب کی نماز کے بعد کتاب کا مطالعہ شروع کیا اور رات کے گیارہ بجے تک غازی علم الدین شہیدؒ کے عظیم مجاہدانہ کارنامے عدالت کے کٹہرہ میں اعتراف جرم، جیل میں شاداں وفرحان وقت گذرنے جیل میں سرور کائنات ﷺ اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کی خواب مین زیارت، والدہ محترمہ اور دیگر احباب واقارب کو صاف کہہ دینا کہ جس کو رونا ہے وہ مجھے ملنے کے لئے نہ آئے۔ پنجابی کے ایک مشہور شاعر استاذ عشق لہر سے ملاقات اور اشعار سننے کی فرمائش جی چاہتا ہے کہ اس عاشق رسول ﷺ کی اس اہم گفتگو میں آپ حضرات کو بھی شریک کر لوں تاکہ آپ کا ایمان تازہ ہو۔ چنانچہ غازی علم الدین شہیدؒ آغوش مادر سے حلقۂ تراب تک کے نوجوان مصنف جناب رائے محمد کمال رقم طراز ہیں۔

پنجابی حلقے میں استاذ شاعر ''حضرت عشق لہر'' کا نام کسی تعارف کا محتاج نہیں۔ آپ مسلم لیگ کے سرگرم رکن اور انقلاب کے مشاق شاعر تھے۔ آپ کے غازی موصوف کے خاندان سے دوستانہ مراسم تھے۔ ان کی غازی علم الدینؒ سے آخری ملاقات ۳۰ راکتوبر ۱۹۲۹ء کو جیل میں ہوئی جو تاریخی لحاظ سے بڑی اہمیت کی حامل ہے۔ ان کا بیان ہے کہ غازی کی شہادت میں صرف ایک دن باقی تھا۔ موت لحہ بہ لحہ دروازے پر دستک دے رہی تھی۔ اس کے باوجود میں نے نبی آخرالزمان ﷺ کے فداکار کو بے حد مسرور ومطمئن پایا۔ یہاں تک کہ وہ واصل بحق ہونے کے لئے بے قرار بھی تھے۔

مرا راز کہ اندر دل نہاں است نہ وعظ است
بر منبر نتواں گفت وبردار تواں گفت

غازی علم الدینؒ نے استاذ عشق سے فرمائش کی کہ آپ میرے حسب حال کچھ اشعار سنائیں۔ استاذ سخن نے بڑی گرم جوشی کا مظاہرہ کرتے ہوئے کہا سناؤں گا اور ضرور سناؤں گا۔ مگر آج کے دن پہلے میں کچھ آپ سے سننا چاہتا ہوں۔ اس پر غازی علم الدینؒ نے مستانہ لہجے میں یہ اشعار پڑھ کر سنائے:

من عاشق سرمستم از دار میندیشم
پروانہ نہ جانبازم از ناکہ میندیشم

چوں طالب دیدارم از اغیار چہ دارم
چوں عاشق گلزارم از خار میندیشم

بادوست چوں مشغولم دشمن چہ کند برمن
چوں گنج بدست آمد از مار میندیشم
من دار بلائش راچوں تخت شہی دانم
حلاج وہم عاشق از دار میندیشم

غازی علم الدینؒ گونا خواندہ تھے۔ لیکن انہیں اس طرح کے بہت سے شعر یاد تھے۔ ان فارسی اشعار کے بعد آپ نے انہیں کا اردو ترجمہ مسحور کن آواز میں سنایا کہ فرط محبت حضور اکرم ﷺ میں انسان آبدیدہ وشجر وحجر بسجود ہوگئے:

جب عاشق سرمست ہوں میں دار سے ڈرتا نہیں
جانباز پروانہ جو ہوں میں نار سے ڈرتا نہیں
میں طالب دیدار ہوں اس کا نہیں غم مجھے
جب عاشق گلزار ہوں میں خار سے ڈرتا نہیں
مشغول ہوں میں دوست سے دشمن کا اندیشہ نہیں
حاصل خزانہ ہوگیا میں مار سے ڈرتا نہیں
پھانسی کا تختہ واسطے میرے ہے اک تخت شہی
ہاں عشق میں ہلاج ہوں میں دار سے ڈرتا نہیں

بعدازاں استاذ عشق لہر نے مجاہد سے آخری تمنا پوچھی تو انہوں نے فرمایا:

مہینے وصل کے گھڑیوں کی صورت اڑتے جاتے ہیں
مگر گھڑیاں جدائی کی گذرتی ہیں مہینوں میں

اس کے بعد استاذ عشق لہر نے ذیل کے پنجابی اشعار فی البدیہہ اپنی خاص لے میں پڑھے۔

علم دین محمد دے نام اتوں، میاں جان جوانی نوں واریائی
آفریں غازی تیرے حوصلے دا راجپال کمبخت نوں ماریائی
جھیڑا چکیا بوجھ محبتاں دا چڑھ دارتے سروں اتاریائی
بیڑا ڈوب کے نبی دے دشمناں دا علم دین توکل نوں تاریائی

ان اشعار سے غازی علم الدین بہت خوش ہوئے اور کچھ اور سنانے کی خواہش کی۔ استاذ نے کہا:

وچ چودھویں صدی دے ہویا روشن تیرا عشق عاشق حضور دیا
جھولا داردی پینگھ تے جھولیا ای شوق نال ساتھی منصور دے آ
سب دی اکھیاں وچ سما گیا ایں علم الدین توں ذریا طور دیا
عشق لہر دی عرض دربار رسول اندر پہلے کریں مسافر دور دیا

بقول پیر ابوالفضل غلام دستگیر نامی مندرجہ بالا اشعار سن کر غازی موصوف بہت خوش ہوئے اور ان میں جذب، کیف اور مستی پیدا ہوگئی اور فرمایا خیالات کلام موزوں بن کر میرے ہونٹ پر آرہے ہیں۔ اگر اجازت ہو تو سنادوں:

دن ہفتے دا میں قربان جاواں اللہ بخشی سی ایہہ مراد مینوں
قسم رب دی بندہ نہ نال کوئی، مددوتی سی اللہ جلال مینوں

خنجر ماریا سی حکم رب دے نال ایہو دل دے وچہ مراد مینوں
علم دین ڈرنا موت تھیں نہیں جھنڈے نبی دے نال پیار مینوں

اس کے بعد حضرت عشق کافی دیر تک غازی موصوف سے محو گفتگو رہے اور اس سارے ماجرے کے متعلق معلومات حاصل کیں۔

استاذ عشق لہر ملاقات کا احوال یوں بیان فرماتے ہیں۔ میں جب ملاقات کے لئے گیا تو عاشق رسولؐ نے کہا۔ استاذ میرا دل تمہیں ملنے کو چاہتا تھا۔ میرے حسب حال کوئی شعر کہے ہوں تو سناؤ۔ استاذ نے جواب دیا علم الدینؒ اگلے روز تمہاری والدہ تمہیں ملنے کے لئے آئیں۔ ماںتا کی ماری کے بے اختیار آنسو نکل آئے تو آپ نے کہا۔ خبردار جس نے مجھے رو کر ملنا ہو وہ نہ ملے۔ علم الدین تم جانتے ہو شاعر کس قدر رقیق القلب ہوتے ہیں۔ اگر شعر سناتے ہوئے میرا دل بے قابو ہو گیا تو کیا مجھ سے بھی ناراض ہو جاؤ گے۔ وہ شیر دل نوجوان بولا استاذ دل کو خوب قابو میں رکھ کر سناؤ۔ اگر تم بھی رونے لگے تو میں تم سے بھی منہ پھیر لوں گا۔ جب اس مسئلے میں میں نے والدہ کو معاف نہیں کیا تو تمہیں بھی نہیں کرسکتا۔ استاذ میرا دل بالکل مطمئن ہے جو کچھ میں دیکھ رہا ہوں تم بھی دیکھ لو تو بخدا کبھی غمگین نہ ہو گے۔ استاذ نے مندرجہ بالا اشعار فی البدیہہ سنائے۔

خطیب پاکستان مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ فرماتے تھے کہ ایک کیس میں گرفتار ہوا تو مجھے میانوالی جیل کی اسی کال کوٹھری میں پابند سلاسل کیا گیا۔ تو اس کال کوٹھری کے وارڈن نے کہا کہ قاضی صاحبؒ آپ غازی علم الدین شہیدؒ کے بعد اس کال کوٹھری میں آنے والے پہلے شخص ہیں۔ میں نے کہا کہ غازی صاحب کی کوئی خاص بات بتلائیں تو وارڈن نے کہا کہ آخری رات جس صبح کو غازی صاحب کو تختہ دار پر لٹکایا جانا تھا میں نے دیکھا کہ کوٹھری بقعہ نور بن گئی تو میں دوڑ کر گیا کہ پوچھا کہ آپ کے پاس کوئی ماچس اور بیڑی وغیرہ تو نہیں۔ اس پر فرمایا کہ نہیں۔ پھر دوسری مرتبہ روشنی ہوئی تو وہی مکالمہ ہوا۔ جب تیسری مرتبہ روشنی ہوئی تو میں نے الحاح وزاری سے پوچھا تو فرمایا کہ آج تین مرتبہ مجھے رحمت عالم ﷺ کی زیارت ہوئی۔ آپ نے فرمایا کہ غازی گھبرانے کی ضرورت نہیں۔ حوران جنت تیرے استقبال کے لئے موجود ہیں۔

بہر حال غازی علم الدین شہیدؒ نے بڑے اطمیان کے ساتھ اپنی جان، جان آفرین کے سپرد کرتے ہوئے قیامت تک آنے والے نوجوانوں کو ایک پیغام دیا کہ نوجوانو اگر جان رحمت عالم ﷺ کی ذات گرامی پر قربان ہوتی ہے تو یہ موت نہیں حیات ہے۔ اللہ پاک ان کی اس عظیم الشان قربانی کو قبول فرما کر قیامت تک آنے والی نسلوں کے لئے مشعل راہ بنائیں۔

فتنہ انکار ختم نبوت ...... اسلام کے خلاف فرنگی سازش!

قسط نمبر: ۲

مولانا مجاہد الحسینی

صحابہ کرامؓ کی توہین

مرزا قادیانی نے حضرات صحابہ کرامؓ کی مقدس جماعت کی توہین کرتے ہوئے لکھا ہے کہ: ’’جو میری جماعت میں داخل ہوا۔ وہ دراصل صحابہ کرامؓ کی جماعت میں داخل ہوگیا۔‘‘ (خطبہ الہامیہ ص ۱۷۱، خزائن ج ۱۶ ص ۲۵۸)

ابوبکرؓ وعمرؓ کیا تھے؟

مرزا قادیانی کے کے چیلوں حضرات خلفاء راشدین اور حضرات شیخین رضی اللہ عنہم کی شان میں گستاخانہ لکھا ہے کہ ابوبکرؓ وعمرؓ کیا تھے؟ وہ تو حضرت غلام احمد کی جوتیوں کے تسمے کھولنے کے بھی لائق نہ تھے۔

(المہدی جنوری، فروری ۱۹۱۵ء ص ۵۷، احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور)

امام حسینؓ کی توہین

مرزا غلام احمد قادیانی نے شہید کربلا حضرت امام حسینؓ کی شان میں گستاخی کرتے ہوئے لکھا ہے۔ اے قوم شیعہ! تو اس پر اصرار مت کر کہ حسینؓ تمہارا منجی ہے۔ کیونکہ میں سچ کہتا ہوں کہ آج تم میں ایک مرزا ہے جو اس حسین سے بڑھا ہوا ہے۔ (دافع البلاء ص ۲۶، خزائن ج ۱۸ ص ۲۳۳)

میں خدا کا کشتہ ہوں اور تمہارا حسین دشمنوں کا کشتہ ہے۔ (اعجاز احمدی ص ۸۱، خزائن ج ۱۹ ص ۱۹۳)

کربلائیست سیر ہر آنم
صد حسین است درگریبانم

ترجمہ: میرا تو ہر قدم کربلا کی سیر ہے اور سو حسین میرے گریبان میں ہیں۔

(نزول المسیح ص ۹۹، خزائن ج ۱۸ ص ۴۷۷)

مردہ علیؓ

مرزا غلام احمد قادیانی نے حضرات صحابہ کرامؓ میں سے حضرت علیؓ کی توہین کرتے ہوئے لکھا ہے کہ: ’’پرانی خلافت کا جھگڑا چھوڑو۔ اب نئی خلافت لو، ایک زندہ علیؓ تم میں موجود ہے۔ تم اس کو چھوڑتے ہو اور مردہ علیؓ کی تلاش کرتے ہو۔‘‘ (ملفوظات احمدیہ ج ۱ ص ۱۴۱)

قرآن کریم کی توہین

مرزا غلام احمد قادیانی نے حضرت رسول کریم ﷺ کی ذات اقدس اور صحابہ کرامؓ کی شان میں گستاخی

کرنے کے ساتھ ساتھ قرآن کریم کی بھی ان الفاظ میں سخت گستاخی اور توہین کا ارتکاب کیا ہے۔ چنانچہ مرزا قادیانی لکھتا ہے۔''ما انا الا کا القرآن ''میں تو قرآن جیسا ہی ہوں۔ (تذکرہ ج۲ص۱۰۲،۱۰۳)

قرآن کی غلطیاں

اس قرآن کی غلطیاں نکالنے آیا ہوں جو تفسیروں کی وجہ سے واقع ہوگئی ہیں۔

(ازالہ اوہام ص۲۸۸، خزائن ج۳ص۴۸۲)

قرآن کا نزول قادیان میں

یہ بھی مدت سے الہام ہو چکا ہے کہ:''انا انزلناہ قریباً من القادیان ''میں نے دل میں کہا کہ واقعی طور پر قادیان کا نام قرآن شریف میں درج ہے۔ (ازالہ اوہام ص۷۵، خزائن ج۳ص۱۴۰)

مسجد اقصیٰ سے مراد قادیانی مسجد

قرآن کریم کی آیت مبارکہ''سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الیٰ مسجد الاقصیٰ ''میں مسجد اقصیٰ سے مراد مسیح موعود (مرزا غلام احمد قادیانی) کی مسجد ہے۔ جو قادیان میں واقع ہے۔ (خطبہ الہامیہ ص۲۵، خزائن ج۱۶ص۲۵)

اولیاء و مشائخ عظام کی توہین

مرزا غلام احمد قادیانی نے حضرت خاتم الانبیاء ﷺ کی ذات اقدس حضرات صحابہ کرامؓ، حضرت صدیق اکبرؓ، حضرت عمر فاروقؓ، حضرت علیؓ، حضرت حسینؓ اور تمام انبیاء کرام علیہم السلام کی توہین کے ساتھ ساتھ اولیاء و مشائخ عظام کی بھی توہین کی ہے۔

حضرت پیر مہر علی شاہؒ کی توہین

مرزا قادیانی نے اپنی کتاب اعجاز احمدی میں شیخ المشائخ پیر طریقت حضرت پیر مہر علی شاہؒ گولڑہ شریف کی شان میں گستاخی کرتے ہوئے لکھا ہے کہ:''مجھے ایک کتاب کذاب کی طرف سے پہنچی ہے۔ وہ خبیث کتاب بچھو کی طرح نیش زن ہے۔ پس میں نے کہا اے گولڑہ کی زمین تجھ پر لعنت ہو۔ تو ملعون (پیر صاحب) کے سبب ملعون ہوگئی۔ پس تو قیامت کو ہلاکت میں پڑے گی۔'' (اعجاز احمدی ص۷۵، خزائن ج۱۹ص۱۸۸)

تمام مسلمان کافر ہیں

مرزا غلام احمد قادیانی کے لڑکے مرزا بشیر الدین محمود قادیانی نے لکھا ہے کہ:''کل مسلمان جو حضرت مسیح موعود مرزا غلام احمد قادیانی کی بیعت میں شامل نہیں ہوئے خواہ انہوں نے حضرت مسیح موعود کا نام بھی نہیں سنا وہ کافر ہیں اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔''

مرزا قادیانی کی گالیاں

مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی کتاب نورالاسلام میں لکھا ہے کہ:"جو ہماری فتح کا قائل نہ ہوگا تو صاف سمجھا جائے گا کہ اس کو ولدالحرام بننے کا شوق ہے اور حلال زادہ نہیں ہے۔" (نورالاسلام ص۳۰، خزائن ج۹ ص۳۱)

مرزا قادیانی خدا کے نطفے سے (نعوذ باللہ)

مرزا غلام احمد قادیانی نے اللہ تعالیٰ وحدہ لاشریک لہ جو ذات لم یلد ولم یولد ہے کہ نہ تو وہ کسی سے پیدا ہوا اور نہ ہی اس کی کوئی اولاد ہے۔ لیکن مرزا قادیانی نے اس ذات اقدس کی توہین سے بھی گریز نہیں کیا۔ وہ لکھتا ہے کہ:"مجھے الہام ہوا، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔"انت من مائنا وھم من فشل" کہ تو ہمارے نطفہ سے ہے اور دوسرے لوگ ڈرپوک (مراد مٹی سے) ہیں۔" (اربعین نمبر۳، ص۳۴، خزائن ج۱۷ ص۴۲۳)

خدائی اختیارات مرزا کے سپرد؟

مرزا قادیانی نے اپنی کتاب حقیقت الوحی میں لکھا ہے کہ:"انما امرك اذا اردت شیئًا ان تقول له کن فیکون" اے مرزا غلام احمد تیرا مرتبہ یہ ہے کہ جس چیز کا تو ارادہ کرے اور صاف کہہ دے کہ ہوجا تو وہ چیز ہوجاتی ہے۔ (حقیقت الوحی ص۱۰۵، خزائن ج۲۲ ص۱۰۹)

خدا اور مرزا ایک دوسرے سے؟

مرزا قادیانی نے لکھا ہے:"انت منی وانا منك" خدا فرماتا ہے کہ اے مرزا تو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے ہوں۔ (حقیقت الوحی ص۷۴، خزائن ج۲۲ ص۷۷)

مرزا غلام احمد اور مرزا بشیرالدین محمود دونوں زناکار

فتنہ قادیانیہ احمدیہ کے بانی مرزا غلام احمد قادیانی نے حضرت مسیح عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے خاندان پر (نعوذ باللہ) زناکاری اور بدچلنی کا الزام لگانے کی اسی لئے ناپاک کوشش اور جسارت کی تھی تاکہ اس سے اپنی بدکاری کو چھپایا جاسکے۔

مرزا غلام احمد قادیانی کے بعد جب ان کا بیٹا مرزا بشیرالدین محمود اس کا جانشین اور خلیفہ مقرر ہوا تو اس کی بدکاری کے چرچے عام ہوگئے۔ چنانچہ سابق قادیانی احمدی مولوی عبدالکریم مباہلہ نے نہ صرف یہ کہ ۱۹۲۷ء میں مرزا محمود پر زناکاری کا الزام عائد کیا بلکہ برقعہ پوش ہوکر اس کی بدمعاشی اور بدکرداری کا مشاہدہ بھی کیا تھا۔ جس پر مرزا محمود نے مولوی عبدالکریم مباہلہ کے گھر کو آگ لگا کر اسے زندہ جلا دینے کی کوشش کی تھی۔ مگر مولوی مباہلہ کو مرزائیوں کے خفیہ ایجنٹوں نے ہی مطلع کردیا تھا۔ جس پر وہ قادیان سے جان بچا کر بھاگ گئے اور بٹالہ میں چلے گئے۔ بعدازاں قیام پاکستان کے بعد وہ لاہور کی برانڈرتھ روڈ پر آکر آباد ہوگئے۔ جہاں سے مہاجر کے نام سے انہوں نے ایک ہفت روزہ بھی جاری کیا تھا۔

بعدازاں ۱۹۳۶ء میں بھی یہی الزام عبدالرحمٰن مصری نے مرزامحمود پر عائد کیا تو اس کا بھی یہی حشر کرنے کی کوشش کی گئی۔ قاتلانہ حملے سے جب وہ بچ گیا تو اس کے خلاف مقدمہ دائر کیا گیا۔ جس نے عدالت کے کٹہرے میں کھڑے ہو کر یہ بیان دیا کہ موجودہ خلیفہ مرزامحمود سخت بدچلن ہے۔ یہ تقدس کے پردے میں عورتوں کا شکار کھیلتا ہے۔ اس کام کے لئے اس نے بعض مردوں اور عورتوں کو بطور ایجنٹ رکھا ہوا ہے۔ اس کے ذریعے معصوم لڑکوں اور لڑکیوں کو قابو کرتا ہے۔ اس نے ایک سوسائٹی بنائی ہوئی ہے جس میں مرد اور عورتیں شامل ہیں اور اس سوسائٹی میں زنا ہوتا ہے۔ (فتح حق ص ۴۱)

مرزامحمود نے عبدالرحمٰن مصری کے اس الزام کی تردید کرنے کے بجائے اسے لاہوری مرزائیوں کی سازش قرار دیتے ہوئے اپنے ایک ایسے مرید کا خط جمعہ کے بھرے مجمع میں پڑھ کر سنایا۔ جس میں تحریر تھا حضرت مسیح موعود (مرزاغلام احمد قادیانی) ولی اللہ تھے اور ولی اللہ کبھی کبھی زنا کر لیا کرتے ہیں۔ اگر انہوں نے کبھی کبھار زنا کر لیا تو کیا حرج ہے؟

ہمیں حضرت مسیح موعود پر اعتراض نہیں۔ کیونکہ وہ تو کبھی کبھی زنا کیا کرتے تھے۔ ہمیں اعتراض موجودہ خلیفہ پر ہے۔ کیونکہ وہ ہر وقت زنا کرتا رہتا ہے۔ (روزنامہ الفضل قادیان ۳۱ راگست ۱۹۳۸ء)

بہرنوع، قادیانیوں، احمدیوں کے عقائد ونظریات ان کے کردار کے گھناؤنے واقعات پر مشتمل بہت سی کتابیں اور پمفلٹ شائع ہو چکے ہیں۔ اس سلسلے کی مزید معلومات مرزائی لڑکوں کی شائع کردہ کتاب تاریخ محمودیت اور فخرالدین ملتانی کی کتابوں کے مطالعے سے حاصل کی جاسکتی ہیں۔

فتنہ قادیانیہ، احمدیہ کے گندے نظریات اور کردار کا جب بھی کوئی مطالعہ اور مشاہدہ کرتا ہے تو شرم وحیاء کے مارے دم بخود رہ جاتا ہے۔ مرزاقادیانی کے ایک گھریلو ملازم اللہ رکھا جس نے بچپن سے جوانی تک قصر نبوت کاذبہ میں وقت گذارا تھا۔ وہ راقم الحروف مجاہد الحسینی کے پاس اکثر لاہور کے دفتر روزنامہ آزاد ونوائے پاکستان میں آیا کرتا تھا۔ اس کے بیان کردہ واقعات وخیالات اس قدر سنگین، شرمناک اور گھناؤنے ہیں کہ اگر۔

کسی بت کدے میں بیان کروں تو کہے صنم بھی ہری ہری

جھوٹے مدعی نبوت کے خلاف علماء کرام اور مشائخ عظام کا جہاد

انگریزی حکومت کی سرپرستی اور خصوصی مالی اور مادی تعاون کے ساتھ جب مرزاغلام احمد قادیانی نے اپنی جھوٹی نبوت اور تحریک جہاد کے خلاف اپنی سرگرمیاں تیز کر دیں تو ہندوستان اور بلاد اسلامیہ کے مشائخ عظام اور علماء کرام نے اس کے تردید میں تمام ممکنہ ذرائع بروئے کار لانے میں قطعاً کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا۔

مرزاقادیانی کے پمفلٹوں اور اشتہارات کے خلاف پمفلٹ اور اشتہار شائع کئے گئے۔ کتابوں کا جواب کتابی صورت میں دیا گیا۔ مناظروں اور مباہلوں کی صورت میں بھی مرزاقادیانی کی بھرپور مخالفت کی گئی۔ چنانچہ پیر طریقت حضرت پیر مہر علی شاہؒ گولڑہ شریف، مولانا کرم دین دبیر ساکن چکوال، بابو حبیب اللہ امرتسری نے مرزاقادیانی کے خلاف شاندار تحریری خدمات انجام دیں۔

علماء لدھیانہ نے سب سے پہلے مرزا قادیانی کے کفر کا فتویٰ صادر کیا۔ پھر جب برصغیر کے علماء کرام اور مشائخ عظام نے مرزا قادیانی کے کفریہ عقائد اور اسلام وملت اسلامیہ کے خلاف اس کی سازش کو طشت ازبام کرنے کے لئے تحریر وتقریر کی صورت میں اور دینی جماعتوں میں سے مجلس احرار اسلام پہلی جماعت ہے جس نے اجتماعی طور پر اس فتنے کا سدباب کرنے کے لئے نہایت مؤثر کارنامے انجام دیئے ہیں۔ چوہدری افضل حق اس جماعت کے بانیوں اور امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ مجلس تحفظ ختم نبوت کے بانی تھے۔ مشائخ عظام اور پیران طریقت میں سے امام ربانی حضرت گنگوہی زمیرۃ العارفین حضرت سہارنپوری، حضرت شیخ المشائخ پیر سید مہر علی شاہؒ گولڑہ شریف، حضرت شیخ میاں شیر محمد شرقپوری، حضرت شیخ خواجہ غلام فرید پاکپتن شریف، حضرت شیخ پیر قمرالدین سیال شریف، حضرت شیخ پیر سید جماعت علی شاہ علی پور شریف، حضرت شیخ خواجہ حسن نظامی، حضرت شیخ طریقت مولانا شاہ عبدالرحیم رائے پوری، حضرت شیخ حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی، حضرت پیر خواجہ اللہ بخش تونسہ شریف، حضرت شیخ سید آل رسول علی سجادہ نشین سلطان الہند خواجہ اجمیر شریف، حضرت شاہ عبدالقادر رائے پوری، حضرت شیخ صاحبزادہ سید فیض الحسن شاہ سجادہ نشین، حضرت پیر حسن شاہ قادری بٹالوی، حضرت پیر سرہند شریف، حضرت شیخ مولانا سید مبارک علی گیلانی، حضرت شیخ جسٹس پیر کرم شاہ الازہری اور دیگر تمام مشائخ عظام اور پیران طریقت نے اپنے اپنے حلقہ کے مریدوں کو مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے پیدا کردہ فتنہ قادیانیہ کے سدباب کے لئے بھرپور جدوجہد کرنے کی خصوصی تاکید فرمائی اور خود بھی فتنہ مرزائیہ قادیانیہ جو احمدیہ کے نام سے بھی معروف ہے کہ خاتمے اور اسے کیفر کردار تک پہنچانے کے لئے اپنی تمام تر صلاحیتوں کے ساتھ سرگرم عمل رہے ہیں۔

برصغیر پاک وہند کے نامور علماء کرام

مرزا غلام احمد قادیانی کے فتنہ ارتداد کے سدباب کے لئے برصغیر پاک وہند کے تمام مکاتب فکر اور مسالک خیال کے ممتاز علماء کرام اور جلیل القدر مشائخ عظام نے عملی اور قانونی ہر محاذ پر نہایت وقیع اور قابل ستائش خدمات انجام دی ہیں اور تحریر وتقریر مناظروں، مباہلوں وغیرہ تمام صورتوں میں ہر قدم اور ہر مرحلے میں مرزائی احمدی فتنے سے امت مسلمہ کو آگاہ کرنے اور انہیں اس کے شرور وفتن سے بچانے کی بھرپور کوشش کی ہے۔

ان جلیل القدر اور نامور شخصیات میں سے حضرت شیخ الہند مولانا محمود حسن دیوبندی اسیر مالٹا، حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی، مولانا ابوالکلام آزاد، حضرت مولانا خلیل احمد سہارنپوری، حضرت مولانا اشرف علی تھانوی، حضرت مولانا سید محمد انور شاہ کشمیری، حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی، مولانا عبیداللہ سندھی، حضرت مولانا محمد یعقوب نانوتوی، (پہلے صدر مدرس دارالعلوم دیوبند)، حضرت علامہ شبیر احمد عثمانی، حضرت مولانا مرتضیٰ احسن چاند پوری، حضرت مولانا محمد الیاس (بانی تبلیغی جماعت) شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا سہارنپوری، مولانا محمد الیاس برنی، مولانا ابوالقاسم رفیق دلاوری، مولانا قاری محمد طیب مہتمم دارالعلوم دیوبند، مولانا مفتی محمد شفیع، مولانا شمس الحق وزیر معارف قلات وشیخ الحدیث دارالعلوم ڈابھیل، مفتی اعظم حضرت مولانا مفتی کفایت اللہ دہلوی، حضرت مولانا احمد سعید دہلوی، حضرت مولانا ابوالوفا شاہجہانپوری، امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری، شیخ التفسیر مولانا احمد علی

لاہوری، مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادی، مولانا محمد علی جالندھری، مولانا محمد حیات فاتح قادیان، مولانا قاضی محمد سلیمان منصور پوری (مصنف کتاب رحمتہ اللعالمینؐ)، مولانا محمد علی مونگیری، علامہ سید محمد سلیمان ندوی، علامہ غلام احمد گھوٹوی، شیخ الجامعہ عباسیہ بہاولپور، مولانا سید ابوالحسن علی ندوی، ندوۃ العلماء ہند مولانا سید محمد داؤد غزنوی صدر جمعیت اہل حدیث پاکستان، مولانا ثناء اللہ امرتسری، مولانا میر محمد ابراہیم سیالکوٹی، علامہ احسان الٰہی ظہیر، مولانا محمد عبداللہ معمار امرتسری، مولانا عبدالرحمٰن میانوی، مولانا عتیق الرحمٰن چنیوٹی سابق قادیانی، مولانا احمد رضا خان بریلوی، مولانا عبدالحامد بدایونی، مولانا لال حسین اختر، مولانا محمد عبداللہ درخواستی، مولانا غلام غوث ہزاروی، مولانا ابوالحسنات سید محمد احمد قادری خطیب مسجد وزیر خان لاہور، مولانا غلام مرشد خطیب بادشاہی مسجد لاہور، مولانا محمد بخش مسلم، مولانا غلام محمد ترنم، مولانا احمد سعید کاظمی شیخ الحدیث، مولانا مفتی محمود، مولانا مرتضٰی احمد خان میکش، مولانا احتشام الحق تھانوی، مولانا عبدالحق اکوڑہ خٹک، علامہ راغب احسن مشرقی پاکستان، مولانا مفتی دین محمد ڈھاکہ، مولانا منظور احمد نعمانی لکھنؤ، مولانا ظفر احمد عثمانی ڈھاکہ، شیخ القرآن مولانا غلام اللہ خان، مولانا عبدالقدوس ہاشمی ادارہ تحقیقات اسلامی اسلام آباد، علامہ کفایت حسین صدر مجلس تحفظ حقوق شیعہ، سید مظفر علی شمسی ناظم اعلیٰ تحفظ حقوق شیعہ پاکستان، مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی امیر جماعت اسلامی، مولانا امین احسن اصلاحی (جماعت اسلامی)، ڈاکٹر اسرار احمد امیر تنظیم اسلامی، مولانا مظہر علی اظہر ایڈووکیٹ، مرزا یوسف حسین صدر مجلس علماء شیعہ پاکستان، مولانا سید نور الحسن بخاری ناظم اعلیٰ تنظیم اہل سنت والجماعت پاکستان، مولانا سخاوت الانبیاء ڈھاکہ، مولانا اطہر علی مشرقی پاکستان، مولانا عبدالحمید خان بھاشانی مشرقی پاکستان رحمتہ اللہ علیہم اجمعین۔

نامور مشائخ عظام

فتنہ قادیانیہ احمدیہ کے دفاع وانسداد کے سلسلے میں برصغیر پاک وہند کے جن ممتاز اور جلیل القدر مشائخ عظام اور پیران طریقت نے عظیم الشان خدمات انجام دی ہیں۔ ان میں چند شخصیات کے اسماء گرامی حسب ذیل ہیں۔

۱...... حضرت شیخ المشائخ پیر سید مہر علی شاہؒ گولڑہ شریف۔
۲...... حضرت خواجہ حسن نظامی، سجادہ نشین خانقاہ حضرت نظام الدین اولیاء دہلی۔
۳...... حضرت شیخ مولانا قمرالدین سیال شریف۔
۴...... حضرت شیخ ابوصالح پیر محمد جعفر پیر آف سرسینہ شریف مشرقی پاکستان۔
۵...... حضرت شیخ پیر غلام مجدد سرہندی (سندھ)
۶...... حضرت شیخ حاجی محمد امین خلیفہ ترنگ زئی شریف وصدر تحریک مجاہدین صوبہ سرحد۔
۷...... حضرت شیخ المشائخ پیر کرم شاہ الازہری سجادہ نشین بھیرہ شریف۔
۸...... حضرت شیخ سجادہ نشین علی پور شریف۔
۹...... حضرت شیخ مولانا خادم حسین سجادہ نشین آستانہ موہڑہ شریف۔
۱۰...... حضرت شیخ ہارون الرشید سجادہ نشین خانقاہ۔ (جاری ہے)

حقیقت ختم نبوت ﷺ!

مولانا مفتی محمد انور اوکاڑوی

اللہ تعالیٰ جل شانہٗ کی حمد وثنا رحمتہ اللعالمین ﷺ پر درود وسلام کے بعد قارئین کرام کی خدمت میں عرض ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسانوں کی ہدایت کے لئے انبیاء علیہم الصلوٰۃ والتسلیمات کا سلسلہ حضرت آدم علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام سے شروع فرما کر حضرت محمد رسول اللہ ﷺ پر ختم فرمادیا۔ اگرچہ یہودی آخری نبی حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اور عیسائی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو قرار دیتے ہیں۔ مگر یہ مدعی سست اور گواہ چست والا معاملہ ہے۔ کیونکہ نہ ہی حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے آخری نبی ہونے کا دعویٰ کیا ہے اور نہ ہی عیسیٰ علیہ السلام نے دعویٰ کیا۔ بلکہ قرآن کہتا ہے: ''یجدونہ مکتوباً عندھم فی التوراۃ والانجیل'' ﴿کہ آنحضرت ﷺ کو وہ لوگ تورات وانجیل میں مذکور پاتے ہیں۔﴾

''ومبشرا برسول یأتی من بعدی اسمہ احمد (الصف)'' یعنی عیسیٰ علیہ السلام ایک ایسے رسول کی بشارت دیتے ہیں کہ جو میرے بعد آئے گا۔ اس کا نام نامی احمد ﷺ ہوگا۔ تورات وانجیل کے محرف ہونے کے باوجود بھی آج ان میں حضور اقدس ﷺ کے بارہ میں پیش گوئیاں موجود ہیں۔ ان آیات کے نازل ہونے کے وقت اگر تورات انجیل میں آپ کی پیش گوئیاں نہ ہوتیں تو کفار کو آپ ﷺ کے خلاف شور کرنے کا ایک بڑا موقع میسر آتا۔ مگر ان کا خاموش رہنا قرآن پاک کی مذکورہ آیات کے سچا ہونے کی اظہر من الشمس دلیل ہے۔ بیہقی نے دلائل النبوۃ میں نقل کیا ہے کہ حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ ایک یہودی لڑکا نبی اکرم ﷺ کی خدمت کیا کرتا تھا۔ وہ اتفاقاً بیمار ہوگیا تو آپ ﷺ اس کی بیمار پرسی کے لئے تشریف لے گئے تو دیکھا کہ اس کا باپ اس کے سرہانے کھڑا ہوا تورات پڑھ رہا ہے۔ آنحضرت ﷺ نے اس سے کہا کہ اے یہودی! میں تجھے خدا کی قسم دیتا ہوں جس نے موسیٰ علیہ السلام پر تورات نازل فرمائی ہے کہ کیا تو تورات میں میرے حالات اور صفات اور میرے ظہور کا بیان پاتا ہے؟ اس نے انکار کیا تو بیٹا بولا: یارسول اللہ ﷺ! یہ غلط کہتا ہے۔ تورات میں ہم آپ کا ذکر اور آپ کی صفات پاتے ہیں اور میں شہادت دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور آپ اللہ کے رسول ہیں۔ آنحضرت ﷺ نے صحابہ کرامؓ کو حکم دیا کہ اب یہ مسلمان ہے۔ انتقال کے بعد اس کی تجہیز وتکفین مسلمان کریں۔ باپ کے حوالہ نہ کریں۔

(معارف قرآن ج۴ ص۸۰)

تورات میں ہے۔ یعقوب علیہ السلام نے اپنے بیٹوں کو یہ کہہ کر بلوایا کہ تم سب جمع ہو جاؤ۔ تاکہ میں تم کو بتاؤں کہ آخری دنوں میں تم پر کیا کیا گزرے گا۔ اے یعقوب کے بیٹو! جمع ہو کر سنو اور اپنے باپ اسرائیل کی طرف کان لگاؤ اور پھر فرمایا یہوداہ سے سلطنت نہیں چھوٹے گی اور نہ اس کی نسل سے حکومت کا عصا موقوف ہوگا۔ جب تک شیلوہ نہ آئے اور قومیں اس کی مطیع ہوں گی۔ (پیدائش ۴۹۔۱۔۲۔۱۰) شیلوہ وہی ہوگا جس نے فتح خیبر کے وقت یہودیوں کی حکومت ختم کی اور تمام دنیا کی قومیں اس کی مطیع ہیں۔ یعقوب بن سفیان باسناد حسن حضرت عائشہؓ سے

راوی ہیں کہ: ’’ایک یہودی مکہ میں بغرض تجارت رہتا تھا۔ جس شب میں آپ ﷺ پیدا ہوئے تو مجلس میں قریش سے یہ دریافت کیا کہ اس شب میں تم میں کوئی لڑکا پیدا ہوا ہے؟ قریش نے کہا ہم کو معلوم نہیں۔ یہودی نے کہا اچھا ذرا تحقیق تو کر کے آؤ۔ آج کی شب میں اس امت کا نبی پیدا ہوا ہے۔ اس کے دونوں شانوں میں ایک علامت ہے۔ (یعنی مہر نبوت) وہ دو رات تک دودھ نہ پئے گا۔ ایک جننی نے اس کے منہ پر انگلی رکھ دی ہے۔ لوگ فوراً اس مجلس سے اٹھے اور اس کی تحقیق کی۔ معلوم ہوا کہ عبداللہ بن عبدالمطلب کے لڑکا ہوا ہے۔ یہودی نے کہا کہ مجھ کو بھی چل کر دکھاؤ۔ یہودی نے جب دونوں شانوں کے درمیان علامت (مہر نبوت) دیکھی تو بے ہوش ہو کر گر پڑا۔ جب ہوش آیا تو کہا کہ نبوت بنی اسرائیل سے چلی گئی۔ اے قریش والو! یہ مولود تم پر ایسا حملہ کرے گا کہ جس کی خبر مشرق سے لے کر مغرب تک پھیل جائے گی۔‘‘ (فتح الباری، بحوالہ سیرت مصطفیٰ ص۴۳)

اس روایت سے بھی معلوم ہوا کہ شیلوہ یہی ہے جس نے نبوت اور حکومت بنی اسرائیل کی ختم کرنی ہے۔ آخری دنوں کے لفظ سے معلوم ہوا کہ وہ نبی آخری ہوگا۔ اس کے بعد نبوت ختم ہو جائے گی۔ تورات کی مذکورہ پیشین گوئی کے مصداق موسیٰ علیہ السلام بھی نہیں۔ کیونکہ انہوں نے یہوداہ کی سلطنت ختم نہیں کی۔ بلکہ باقی رکھی اور ان کی نبوت تمام قوموں کے لئے بھی نہیں تھی۔ تورات میں جابجا موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کو خطاب کرتے ہیں۔

کاتھولک بائیبل میں تورات کا تعارف ہی یہ ہے کہ جس میں عمل کرنے سے اسرائیل قوم خدا کی مہربانیوں کے لائق بن جاتی ہے۔ (اسفار خمسہ ص۱) بلکہ موسیٰ علیہ السلام تو اپنے بعد بھی کسی کی انتظار میں قوم کو چھوڑ کر جاتے ہیں۔ چنانچہ ان پر اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان نازل ہوا۔ میں ان کے لئے ان ہی کے بھائیوں میں سے تیری مانند ایک نبی برپا کروں گا اور اپنا کلام اس کے منہ میں ڈالوں گا۔ (استثنا:۱۸:۱۸) معلوم ہوا کہ موسیٰ علیہ السلام پر نبوت کو ختم سمجھنا تورات کے خلاف ہے۔

عیسیٰ علیہ السلام بھی آخری نبی نہیں۔ کیونکہ وہ بھی اپنے بعد ایک آنے والے رسول کی بشارت دے کر گئے۔ واضح ہو کہ انجیل ایک یونانی زبان کا لفظ ہے۔ جس کے معنی ہی خوشخبری کے ہیں تو عیسیٰ علیہ السلام بھی اپنے بعد آنے والے رسول کی خوشخبری دے کر گئے ہیں۔ اس لئے ان کا دعویٰ بھی آخری نبی ہونے کا نہیں۔ چنانچہ انجیل میں ہے کہ اس وقت سے یسوع نے منادی کرنا اور یہ کہنا شروع کیا کہ توبہ کرو۔ کیونکہ آسمان کی بادشاہی نزدیک آ گئی ہے۔ (متی:۵:۱۷)

عیسیٰ علیہ السلام نے اپنے بارہ شاگردوں کو بھی یہ حکم دیا کہ غیر قوموں کی طرف نہ جانا اور سامریوں کے کسی شہر میں داخل نہ ہونا۔ اسرائیل کے گھرانے کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کے پاس جانا اور چلتے چلتے یہ منادی کرنا کہ آسمان کی بادشاہت قریب آ چکی ہے۔ (متی۱۰:۵تا۸) اور فرمایا کہ میرا جانا تمہارے لئے فائدہ مند ہوگا۔ کیونکہ اگر میں نہ جاؤں تو وہ مددگار تمہارے پاس نہ آئے گا۔ لیکن جاؤں گا تو اسے تمہارے پاس بھیج دوں گا۔ وہ آ کر دنیا کو گناہ اور راست بازی اور عدالت کے بارے میں قصوروار ٹھہرائے گا۔ (یوحنا۱۶:۷:۸)

معلوم ہوا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی کسی آنے والے کی خوشخبری دے کر اس کی انتظار میں چھوڑ کر گئے

ہیں تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے بھی اپنے آخری نبی ہونے کا دعویٰ نہیں کیا۔ یہ دعویٰ ہماری کتاب قرآن پاک میں ہے اور ہمارے پیغمبر ﷺ نے اپنے آخری نبی ہونے کا دعویٰ کیا۔ پہلے نبیوں کی مثال موسمی پھول کی سی ہے کہ وہ اپنے موسم میں بہار دکھلاتا ہے۔ مگر موسم ختم ہوتے ہی وہ بھی ختم ہو جاتا ہے۔ گرمی کا پھول گرمی میں، سردی کا سردی میں خوشبو دے گا۔ رات کی رانی رات کو مہکتی ہے اور دن کو اس کی مہک ختم ہو جاتی ہے۔ دن کے راجہ کی بہار دن کی ہوگی۔ رات کو ختم ہو جائے گی۔ مگر ایک پھول سدا بہار ہوتا ہے کہ موسم بدلتے رہیں لیکن اس کی آب وتاب میں فرق نہیں آئے گا۔ ہمارے نبی ﷺ سدا بہار پھول ہیں اور ان کی خوشبو تمام عالم کے لئے ہے۔ ''وما ارسلنك الا رحمة للعالمین ''(انبیاء:۱۰۷) ﴿یعنی ہم نے آپ کو تمام جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔﴾ ''وما ارسلناك الا كافة للناس بشیراً ونذیراً''(سبا:۲۸) ﴿ہم نے آپ کو تمام لوگوں کے لئے بشیر اور نذیر بنا کر بھیجا ہے۔﴾

''تبارك الذی نزل الفرقان علی عبده لیكون للعالمین نذیرا ''(الفرقان:۱) ﴿بڑی برکت والی ہے وہ ذات جس نے فیصلہ کی کتاب اپنے بندہ پر نازل کی تا کہ وہ تمام جہانوں کے لئے ڈرانے والا ہو جائے۔﴾

پہلی آسمانی کتابوں میں بعد میں آنے والے کی پیش گوئیاں تھیں۔ مگر اس کتاب میں ''یؤمنون بما انزل الیك وما انزل من قبلك ''﴿تو ہے لیکن ''وما انزل من بعدك ''نہیں تو معلوم ہوا جس ذات والا صفات کے سب منتظر تھے۔ وہ تشریف لا چکی اب ان کے بعد نزول وحی کا دروازہ بند ہو گیا اور قیامت تک بند رہے گا۔ اللہ تعالیٰ نے بھی خاتم النبیین کا تاج پہنا دیا۔﴾ (احزاب:۴۰)

اور خود بھی فرمایا:''انا خاتم النبیین ''(بخاری۵۰۱) کہ میں آخری نبی ہوں۔ نیز فرمادیا:''لیس نبی بعدی ''اور ایک نسخے میں ''لا نبی بعدی '' ہے۔(بخاری ج۲ ص۶۳۳) یعنی میرے بعد کسی قسم کا کوئی نبی نہیں۔ حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب نور اللہ مرقدہ، نے ختم نبوت پر دلالت کرنے والی ایک سو آیات اور دو سے زائد احادیث جمع کی ہیں۔ اسی وجہ سے تمام امت کا فیصلہ ہے کہ حضور اقدس ﷺ کے بعد جو شخص نبوت کا دعویٰ کرے وہ کافر ہے۔ خواہ وہ مسیلمہ کذاب ہو یا مسیلمہ پنجاب۔ اس مسئلہ کی اہمیت اس سے واضح ہوتی ہے کہ نبی اقدس ﷺ کے ساتھ مختلف لڑائیوں میں شہید ہونے والے صحابہ کرامؓ کی تعداد ۲۵۹ ہے۔ جب کہ ختم نبوت کے دفاع کے لئے یمامہ کی لڑائی میں مسیلمہ کذاب کے لشکر کا مقابلہ کرتے ہوئے صحابہ کرامؓ وتابعین کی تعداد ۱۲ سو ہے۔ جن میں سات سو قاری تھے۔ اسد الغابہ میں ہے کہ حضرت خبیب بن زید انصاریؓ سے کہا کہ تم محمد ﷺ کے رسول ہونے کی گواہی دیتے ہو؟ آپؓ نے فرمایا:''ہاں'' مسیلمہ نے کہا کہ تم میرے رسول ہونے کی گواہی دیتے ہو؟ آپ نے فرمایا:''نہیں'' میں تیری بات نہیں سنتا۔ مسیلمہ بار بار یہ سوال کرتا رہا اور وہ یہی جواب دیتے رہے اور مسیلمہ نے آپ کا ایک ایک عضو کاٹ کر آپ کو شہید کر دیا۔ بہر حال جہاں حضور ﷺ نے اپنے آخری نبی ہونے کا اعلان فرمایا۔ وہاں بہت سے جھوٹے مدعیان نبوت کی پیشین گوئی فرمائی جو وعدۂ الٰہی ہونے کی وجہ سے پوری ہوئی۔

بہت سے لوگوں نے مختلف اغراض کی بناء پر دعویٰ نبوت کیا۔ متحدہ ہندوستان میں انگریز کے منحوس قدم آنے کے بعد انہوں نے مسلمانوں میں لڑاؤ اور حکومت کرو کی پالیسی کو اپنایا اور مذہبی آزادی کا اعلان کر دیا۔ مذہبی آزادی کا مطلب یہ تھا کہ ہر شخص آزاد ہے۔ دعویٰ اسلام کے ساتھ خدا کا انکار بھی کرے تو اس کو حق حاصل ہے۔ انبیاء علیہم السلام کو گالیاں دے ضروریات دین کا انکار کرے۔ اسلام کے اولین گواہ صحابہ کرامؓ کو معاذ اللہ کافر کہے، آئمہ مجتہدین کو شیطان اور ان کی اتباع کو شرک قرار دے۔ اس کو روکنے والا کوئی نہیں۔ کیونکہ وہ مذہباً آزاد ہے۔ اس کام کے لئے اس نے بہت سے جعلی پیر، جعلی اہل حدیث اور جعلی نبی، اصلی پیروں، اصلی محدثین اور اصلی نبی کے مقابلہ میں کھڑے کر دیئے۔ ان میں مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنے اوٹ پٹانگ دعوؤں کے ساتھ اپنے ظلی نبی ہونے کا دعویٰ بھی کر دیا اور اس ظلیت کو کبھی سیرت صدیقی کی کھڑکی سے تعبیر کیا کبھی ’’فنا فی الرسول ‘‘ کا عنوان دیا اور ۱۹۰۱ء میں ’’ایک غلطی کا ازالہ‘‘ کا نام سے ایک اشتہار شائع کیا اور اس میں لکھا کہ: ’’حق یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی وہ پاک وحی جو میرے پر نازل ہوتی ہے۔ اس میں ایسے الفاظ رسول اور مرسل اور نبی کے موجود ہیں۔ نہ ایک دفعہ بلکہ صدہا دفعہ۔‘‘ (ایک غلطی کا ازالہ ص۲، خزائن ج۱۸ ص۲۰۶)

نیز لکھتا ہے کہ: ’’وہ مکالمات الٰہیہ جو براہین احمدیہ میں شائع ہو چکے ہیں۔ ان میں سے ایک یہ وحی اللہ ہے۔ ’’ھو الذی ارسل رسوله بالهدیٰ ودین الحق لیظهره علی الدین کله ‘‘ اس میں صاف طور پر اس عاجز کو رسول کر کے پکارا گیا ہے۔‘‘ (ایک غلطی کا ازالہ ص۲،۳، خزائن ج۱۸ ص۲۰۶،۲۰۷)

پھر کہتا ہے! ’’اسی کتاب میں اس مکالمے کے قریب ہی یہ وحی اللہ ہے۔ ’’محمد رسول اللّٰہ والذین معه اشدء علی الکفار رحماء بینهم ‘‘ اس وحی الٰہی میں میرا نام محمد رکھا گیا اور رسول بھی۔‘‘ (ایک غلطی کا ازالہ ص۳، خزائن ج۱۸ ص۲۰۷)

مولوی ظفر علی نے کہا تھا:

مسیلمہ کے جانشین گرہ کٹوں سے کم نہیں
کتر کے جیب لے گئے پیغمبری کے نام سے

مگر مرزا قادیانی کی کتب کا مطالعہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ صرف جیب کترا ہی نہیں تھا۔ وحی چور بھی تھا کہ حضور اقدس ﷺ کی وحی چوری کر کے اپنی طرف منسوب کر لیتا تھا۔

بہر حال مرزا قادیانی کا فنا فی الرسول ہونے کا دعویٰ کرنا اور یہ کہنا کہ: ’’نبوت کی تمام کھڑکیاں بند کی گئیں۔ مگر ایک کھڑکی سیرت صدیقی کی کھلی ہے۔ یعنی فنا فی الرسول کی۔ پس جو شخص اس کھڑکی کی راہ سے خدا کے پاس آتا ہے اس پر ظلی طور پر وہی نبوت کی چادر پہنائی جاتی ہے۔ جو نبوت محمدی کی چادر ہے۔‘‘ (ایک غلطی کا ازالہ ص۳، خزائن ج۱۸ ص۲۰۷)

اور اس کی مزید وضاحت کرتا کہ: ’’اگر کوئی شخص اسی خاتم النبیین میں ایسا گم ہو کہ باعث غایت اتحاد اور نفی غیریت کے اسی کا نام پا لیا اور صاف آئینہ کی طرح محمدی چہرہ کا اس میں انعکاس ہو گیا ہو تو وہ بغیر مہر توڑنے کے

نبی کہلائے گا۔ کیونکہ وہ محمد ہے۔ گوظلی طور پر۔'' (ایک غلطی کا ازالہ ص۵، خزائن ج۱۸ص۲۰۹)

اس فنافی الرسول کا نتیجہ یہی نکلا کہ حضورﷺ کا عکس نعوذ باللہ مرزا کی زندگی میں آ گیا۔ اب مرزا قادیانی نے جو بدکرداریاں کی ہیں۔ وہ نعوذ باللہ حضورﷺ کی طرف منسوب ہوں گی؟ اس لئے ماننا پڑے گا کہ فنائیت والا جو مفہوم مرزا قادیانی نے ذکر کیا ہے وہ بھی مرزا قادیانی میں نہیں پایا جاتا۔ کیونکہ مرزا قادیانی نے ساری زندگی جھوٹ بولے ہیں اور ہمارے پیغمبرﷺ کا لقب ہی الصادق تھا۔ جھوٹ ان کے قریب بھی نہیں آیا۔

مرزا قادیانی کے چند جھوٹ

۱...... ''ضرور تھا کہ قرآن اور احادیث کی وہ پیش گوئیاں پوری ہوتیں جن میں لکھا تھا کہ مسیح موعود جب ظاہر ہوگا تو اسلامی علماء کے ہاتھ سے دکھ اٹھائے گا۔ وہ اس کو کافر قرار دیں گے اور اس کے قتل کے لئے فتوے دیئے جائیں گے اور اس کی سخت توہین کی جائے گی اور اس کو دائرہ اسلام سے خارج اور دین کو تباہ کرنے والا خیال کیا جائے گا۔'' (اربعین نمبر۳، ص۱۷، خزائن ج۱۷ص۴۰۸)

یہ''افتریٰ علی اللہ''اور''افتراء علی الرسول''ہے نہ قرآن میں یہ بات مذکور ہے نہ کسی حدیث میں۔

۲...... ''یہ بھی یاد رہے کہ قرآن شریف میں بلکہ توارات کے بعض صحیفوں میں یہ خبر موجود ہے کہ مسیح موعود کے وقت طاعون پڑے گی۔ حضرت مسیح علیہ السلام نے بھی انجیل میں یہ خبر دی ہے اور ممکن نہیں کہ نبیوں کی پیش گوئیاں ٹل جائیں۔'' (کشتی نوح ص۵، خزائن ج۱۹ص۵)

۳...... ''وہ خلیفہ جس کی نسبت بخاری میں لکھا ہے کہ آسمان سے اس کی نسبت آواز آئے گی کہ: ''ھذا خلیفۃ اللہ المھدی''اب سوچو کہ یہ حدیث کس پایہ اور مرتبہ کی ہے۔ جو ایسی کتاب میں درج ہے جو ''اصح الکتب بعد کتاب اللہ''ہے۔'' (شہادت القرآن ص۴۱، خزائن ج۶ص۳۳۷)

۴...... صحیح بخاری یہ وہ کتاب ہے جس میں صاف طور پر لکھا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام وفات پا گئے۔ (کشتی نوح ص۶۰، خزائن ج۱۹ص۶۵)

محترم حضرات! اور اس جیسے ہزاروں جھوٹ ہیں جو مرزا نے بولے تو کیا مرزا میں محمدی چہرہ نعوذ باللہ منعکس ہوا ہے؟ اس فنافی الرسول کے لفظ سے نعوذ باللہ حضور اقدسﷺ کو بدنام کرنا چاہتا ہے اور کافروں بلکہ مسلمانوں کے سامنے یہ اپنا عکس محمدی دکھا کر حضرت محمد رسول اللہﷺ سے ان کو متنفر کرنا چاہتا ہے اور سیرت صدیقی کہہ کر حضرت ابوبکر صدیقؓ کی زندگی کو بھی داغدار کرنا چاہتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ سیرت محمدی علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام اور سیرت صدیق اور مرزا کی زندگی میں رات اور دن، اندھیرے اور اجالے، سیاہ اور سفید کی طرح تضاد ہے۔ حضورﷺ کا ظل یا عکس مرزا میں آجائے یہ تو محال ہے۔ البتہ ظل کا معنی سایہ اور تاریکی بھی آتا ہے تو ظلی نبوت کا معنی تاریکی اور اندھیرے میں رکھنے والی نبوت کیا جائے تو درست ہے۔ کیونکہ مرزا قادیانی اور تمام مرزائی نور ایمان سے کٹ کر کفر کی تاریکی میں گر چکے ہیں۔ اللہ تعالیٰ تمام امت محمدیہ کو ایسے گمراہ کن دجال اور کذاب لوگوں سے بچنے اور اپنے ایمان کو محفوظ رکھنے کی توفیق عنایت فرمائیں۔'' آمین یا ارحم الراحمین''

جناب الطاف حسین صاحب کے نام کھلا خط!

مولانا اللہ وسایا

مکرمی ومحترمی ۔۔۔ روزنامہ ایکسپریس ملتان ۹ ستمبر ۲۰۰۹ء میں آپ کا انٹرویو شائع ہوا۔ جو پوائنٹ بلینک ود لقمان میں اظہار خیال کرتے ہوئے آپ نے دیا۔ مبشر لقمان مبینہ طور پر قادیانی لابی کا نفسِ ناطقہ لگتا ہے۔ وہ آئے روز ایکسپریس چینل میں قادیانی جماعت کی حمایت میں قومی رہنماؤں سے کچھ نہ کچھ کہلوانے کی تگ و دو میں لگا رہتا ہے۔ پھر یہ سوال بھی اپنی جگہ قائم ہے کہ ستمبر ۱۹۷۴ء کو پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں نے متفقہ طور پر قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا تھا۔ اس کی خوشی میں اگلے روز ۸ ستمبر کو پوری قوم سوسالہ قضیہ کے حل ہونے پر خوشیاں منا رہی تھی۔ عین اسی دن ۸ ستمبر ۲۰۰۹ء کو آپ کا انٹرویو قادیانیوں کی حمایت میں لیا گیا۔ جو اگلے روز ۹ ستمبر کو شائع ہوا۔ جناب بھٹو صاحب کے عہد اقتدار میں امت مسلمہ کو جو خوشی نصیب ہوئی۔ ٹھیک پینتیس سال بعد قادیانیوں نے بھٹو صاحب کی پارٹی کے اتحادی قائد سے بیان دلوا کر امت مسلمہ سے بزعم خود انتقام لے لیا۔ ممکن ہے اس تاریخ کو انٹرویو اتفاقی واقعہ قرار دے دیا جائے۔ لیکن جو لوگ قادیانی سانپوں کی زہرناکیوں سے باخبر ہیں ان کو اس واقعہ کو اتفاقی قرار دینا مشکل اور بہت مشکل ہے۔

جناب الطاف حسین صاحب! آپ کے قادیانی حمایت میں بیان کے علیحدہ علیحدہ نمبرات لگا کر آپ سے چند گزارشات عرض کرنا ہیں۔ خدا کرے کہ مزاج گرامی پر ناگوار نہ گزریں۔ لیکن سودائی مرض بڑھ جائے تو میٹھی چیز بھی کڑوی لگتی ہے۔ آپ نے اپنی کوثر وتسنیم سے دھلی زبان سے فرمایا کہ:

ا...... ”ایم کیو ایم واحد تنظیم ہے جس کے قائد نے قادیانیوں کے امیر مرزا طاہر بیگ کے انتقال پر تعزیتی بیان دیا۔“

چشم بددور یہ کارنامہ آپ ہی انجام دے سکتے ہیں۔ یہ عزت آپ کے حصہ میں لکھی جانی تھی۔ وہ قادیانی جس کے نفس ناطقہ ظفر اللہ خان قادیانی نے قائداعظم محمد علی جناح کا (موجود ہونے کے باوجود) جنازہ نہ پڑھا۔ وہ اپنے کفر میں اتنا پکا اور آپ کے رویہ میں یہ تفاوت کہ قائداعظم کے نام کی مالا جپنے کے باوجود قادیانی گروہ کے چیف کے آنجہانی پوتے کی فوتگی کا درد لے کر آپ کا دل بے قرار ہو جاتا ہے اور تعزیتی بیان جب تک نہیں دے دیتے اس وقت تک وہ دل کا روگ درست نہیں ہوتا۔

محترمی ۔۔۔! آپ کیوں بھول گئے کہ قائداعظم کی کابینہ میں شامل ہونے کے باوجود ظفر اللہ خان نے جنازہ نہ پڑھا تو اخباری نمائندہ کے جواب میں ظفر اللہ قادیانی نے کہا کہ: ”کافر حکومت کا مجھے مسلمان وزیر یا مسلم حکومت کا کافر وزیر مجھے سمجھ لیں۔“

ظاہر ہے ظفر اللہ خان خود کو کافر نہیں کہہ رہا تھا بلکہ پوری حکومت کو کافر کہنا مقصود تھا۔ برہمن (ظفر اللہ) کی اس زناری اور مسلم (آپ) کی خواری سے اللہ مسلمانوں کو محفوظ فرمائیں۔

۲...... آپ نے فرمایا۔۔۔’’مجھ پر کئی اخبارات نے اداریے لکھے کہ میں نے کفر کیا ہے۔آج پھر میں وہ کفر دوبارہ کرنے جارہا ہوں۔جس کا دل چاہے فتویٰ دے۔‘‘

محترم۔۔۔راقم مسکین اس سے تو بے خبر ہے کہ آپ پر کس اخبار نے اداریہ لکھا اور کس نے فتویٰ دیا۔اگر قادیانیوں کے نزدیک اپنا نرخ بڑھوانا ہے تو جو چاہے فرمائیں۔ بہرحال آپ کے دادا مولانا مفتی محمد رمضان مفتی آگرہ موجود نہیں۔اگر وہ زندہ ہوتے تو ان سے بہ ایں الفاظ فتویٰ طلب کیا جاتا کہ کیا فرماتے ہیں مفتی آگرہ اپنے ہونہار پوتے کے متعلق جو بقائمی ہوش وحواس روبرو ہزاروں گواہان کہتا ہے کہ:’’میں وہ کفر دوبارہ کرنے جارہا ہوں۔‘‘ آیا یہ قول رضا بالکفر ہے یا نہیں اور اگر رضا بالکفر ہے تو رضا بالکفر سے آدمی کافر ہوجاتا ہے یا نہیں۔‘‘

ظاہر ہے فقہاء نے رضا بالکفر کو کفر کہا ہے۔آپ کے دادا بھی یہی فتویٰ دیتے۔نہ جانے ان کے خلاف آپ کا کیا ردعمل ہوتا۔

محترم۔۔۔! بہت ہی منت سے درخواست ہے کہ آدمی ہزار غصے میں ہو یا جذباتی ہوجائے یا سینے کا درد اور منکرین ختم نبوت کی حمایت کا مروڑ کتنا ہی بے قرار کردے کبھی بھول کر بھی ایک دن ادنیٰ مسلمان کو بھی یہ نہیں کہنا چاہیے کہ میں کفر کرنے جارہا ہوں۔یہ حلم خداوندی کو چیلنج کرنے والی بات ہے۔اسلام ایسی نعمت کے کفران والی بات ہے۔

اے کاش! آنجناب اس پر توجہ فرمائیں:

۳...... آپ نے فرمایا کہ:’’جو قادیانی پاکستان میں رہتے ہیں۔ان کو اپنے عقیدے اور مسلک کے مطابق زندگی گزارنے کی مکمل آزادی ہونی چاہیے۔‘‘

قائد محترم۔۔۔!

۱...... مرزاقادیانی کا کہنا تھا کہ میں نبی اور رسول ہوں۔

۲...... سچا خدا وہ ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا۔

۳...... مرزاقادیانی نے کہا کہ محمد رسول اللہ والذین معہ۔اس وحی میں مجھے (مرزا کو) محمد کہا گیا اور رسول بھی۔۔۔!

۴...... مرزاقادیانی کے بیٹے نے کہا کہ مرزاقادیانی خود محمد رسول اللہ ہے جو قادیان میں دوبارہ بھیجا گیا۔

۵...... تمام قادیانی مرزاقادیانی کی بیوی کو ام المومنین اور اس کے خاندان کو اہل بیت اطہار اور اس کی زوجہ کو سیدۃ النساء کہتے ہیں۔

۶...... مرزاقادیانی کے مرید نے مرزاقادیانی کی موجودگی میں مرزاقادیانی کے متعلق اشعار کہے اور مرزاقادیانی سے داد وتحسین وصول کی کہ:

محمد پھر اتر آئے ہیں ہم میں
اور آگے سے بڑھ کر ہیں اپنی شان میں

محمد دیکھنے ہوں جس نے اکمل
غلام احمد کو دیکھے قادیان میں

۷...... قادیانی عقیدہ ہے کہ مکہ مکرمہ مدینہ طیبہ حرمین شریفین کی طرح قادیان بھی ارض حرم ہے۔

۸...... قادیانی عقیدہ ہے کہ مرزا قادیانی کے دیکھنے والے قادیانی صحابہ کرام ہیں۔

۹...... ایک قادیانی نے خود روایت کیا کہ میرے سامنے مرزا کے خاندان کے ایک فرد نے کہا کہ ابوبکرؓ اور عمرؓ کیا تھے۔ وہ تو مرزا غلام احمد کی جوتی کے تسمے کھولنے کے لائق نہ تھے۔

۱۰...... مرزا قادیانی کا الہام کہ میری بیوی کو خدا نے خدیجہ (الکبریٰ) کہا ہے۔

۱۱...... قادیانی عقیدہ ہے کہ تمام امت، محمد یہ جو مرزا قادیانی کو نہیں مانتی۔ یہ سب کافر ہیں۔

۱۲...... مرزا قادیانی کا کہنا تھا کہ میرے مخالف جنگلوں کے خنزیر اور ان کی عورتیں کتیا ہیں۔

۱۳...... مرزا قادیانی کا کہنا تھا کہ جو میرا مخالف ہے۔ وہ جہنمی ہے۔

۱۴...... مرزا قادیانی کا وجود خود محمد رسول اللہ کا وجود ہے۔

محترمی۔۔۔! قادیانی عقائد کے چودہ طبق سے ایک ایک نکتہ پیش کیا ہے اور عمداً کتابوں کے حوالے پیش نہیں کیے کہ ان تمام حوالہ جات مرزائیت کو ہائی کورٹ کے جج نے اپنے فیصلوں میں نقل کیا ہے۔ ہائی کورٹ کے فیصلے سے تو اختلاف کیا جاسکتا ہے۔ لیکن یہ کہ کسی جج نے اپنے فیصلہ میں حوالہ غلط کوٹ کیا ہو۔ اس کی مثال پیش نہیں کی جاسکتی۔ ویسے اگر کوئی قادیانی کسی بھی فورم پر چاہے ان حوالوں کو چیلنج کرے۔ ہم ہزار باران کے چیلنج کو قبول کرنے کے لیے تیار ہیں۔ ایکسپریس چینل اور لقمان گفتگو میں اس کا اہتمام کرے تو ہم اس کے لیے بھی تیار ہیں۔

اب جناب الطاف حسین صاحب! میری آپ سے دردمندانہ درخواست ہے کہ قادیانی گروہ مرزا قادیانی کو محمد رسول اللہ کہے۔ مرزا قادیانی کی بیوی کو خدیجہ کہے۔ مرزا قادیانی کے ماننے والے کو صحابی کہے۔ مرزا قادیانی کے منکرین کو جن میں آپ اور فقیر بھی شامل ہے اور ہم تمام مسلمانوں کو کافر کہے۔ تو ان عقائد کی انہیں اسلامی مملکت میں عام اجازت ہونی چاہیے؟ اور پھر ظلم یہ کہ قادیانی ان کفریہ عبارات ونظریات کو اسلام کے نام پر پیش کرتے ہیں۔ کیا اس کی ان کو اجازت ہونی چاہیے؟ کیا ایک آپ کا مخالف آپ کی پارٹی کے نام کو استعمال کرسکتا ہے؟ متحدہ میں ایک شخص شامل نہیں۔ مگر کیا وہ آپ کا ٹریڈ مارک استعمال کرسکتا ہے؟ آپ کے علاوہ کوئی شخص ظل وبروز کی آڑ میں آپ کے نام ومقام کا مدعی سچا ہوسکتا ہے؟

فرضی طور پر ایک شخص اپنے آپ کو الطاف حسین کہہ کر آپ کی پارٹی آپ کی جائداد آپ کی اولاد پر وہی حقوق حاصل کرسکتا ہے جو آپ کو حاصل ہیں؟ اگر نہیں اور ہرگز نہیں۔ تو پھر قادیانیوں کو کیوں اجازت دی جاسکتی ہے کہ وہ اسلام کے نام پر اپنے کفر اور جعل سازی کو جاری رکھیں۔

محترمی۔۔۔! میں آپ کی بات نہیں کرتا۔ آپ اسے بداخلاقی پر محمول کریں گے۔ کیا ایک شخص جعلی طور پر کسی کو کہے کہ میں تمہارا باپ ہوں تو اس کو اس کی اجازت ہونا چاہیے؟ اے کاش! کم از کم محبوب رب العالمین ﷺ

کی عزت کو اپنے باپ کی عزت کے برابر ہی قرار دیا ہوتا۔افسوس کہ آپ سے تو یہ بھی نہ ہوا۔

۴...... آپ نے فرمایا ''اگر پاکستان میں ایک ہندو کو اپنے عقیدہ کے مطابق عبادت کا حق ہے تو قادیانیوں کو بھی وہ حق ملنا چاہیے''

محترمی۔۔۔!یہاں آپ چوکڑی بھول رہے ہیں۔قادیانیوں کی حمایت میں حقائق کا انکار آپ کے وقار میں ہرگز اضافہ نہیں کرے گا۔ ہندو آئین پاکستان کو مانتا ہے۔وہ جو کچھ کرتا ہے اپنے عقیدہ کو ہندوازم کے نام سے متعارف کراتا ہے۔آئین پاکستان کہتا ہے کہ قادیانی غیر مسلم ہیں۔قادیانی خود کو مسلمان کہہ کر آئین پاکستان سے بغاوت کرتے ہیں۔آئین کو ماننے والا اور آئین سے بغاوت کرنے والا۔کیا دونوں برابر ہیں؟

پھر ایک ہندو کہتا ہے کہ میں کرشن یا رام کو ماننے والا ہندو ہوں اور حضورﷺ کو ماننے والے مسلمان ہیں۔ ایک سکھ کہتا ہے کہ میں بابا گرونانک کا پیروسکھ ہوں اور محمد عربیﷺ کے پیروکار مسلمان ہیں۔

ایک قادیانی کہتا ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کے ماننے والے مسلمان ہیں اور امت محمدیہ جو مرزا قادیانی کو نہیں مانتی وہ کافر ہیں۔کیا یہ دونوں برابر ہیں؟ قادیانیوں کو مسلمانوں کے حقوق پر ڈاکہ زنی کرکے مسلمانوں کے تشخص کو برباد کرنے کی وہی اجازت دے سکتا ہے۔جس کے نزدیک روشنی اور تاریکی دونوں برابر ہوں۔جس کے نزدیک کفر اور اسلام دونوں برابر ہوں۔اسے سوائے اس کے اور کیا کہا جاسکتا ہے کہ:''کعبہ کو پاسبان مل گئے صنم خانہ سے''تو سنا تھا۔لیکن آپ تو صنم خانہ کو پاسبان مل گئے کعبہ سے کی روایت قائم کرنے چلے ہیں۔رک جایئے کہ یہ سراسر خسارے کا سودا ہے۔

۵...... آپ نے فرمایا کہ:''میں نے قادیانیت کا لٹریچر پڑھا ہے۔ان کا بھی وہی کلمہ ہے جو ہمارا ہے۔''

محترمی۔۔۔!یہی سوال جو آپ نے اٹھایا ہے یہی مرزا قادیانی کے بیٹے اور آپ کے جگری دوست مرزا طاہر کے چچا سے کیا گیا تھا کہ تم نے اپنا نبی علیحدہ بنایا ہے تو کلمہ بھی علیحدہ بنالو۔تو مرزا قادیانی کے بیٹے نے کہا کہ ہمیں علیحدہ کلمے کی ضرورت نہیں۔اس کلمہ سے ہماری ضرورت پوری ہوجاتی ہے۔کیونکہ محمد رسول اللہ کے مفہوم میں مرزا قادیانی کے آنے کے بعد ایک اور نبی کی زیادتی ہوگئی۔مرزا قادیانی بھی محمد ہے اور رسول بھی تو محمد رسول اللہ کے کلمے میں مرزا قادیانی بھی شامل ہے۔یہ کلمۃ الفصل میں حوالہ موجود ہے۔مرزا بشیر احمد مرزا قادیانی کے بیٹے اور ان کے نام نہاد صحابی کی کتاب ہے۔آپ کا کہنا کہ ان کا کلمہ وہی جو ہمارا ہے۔اگر آپ کے نزدیک محمد رسول اللہ میں مرزا قادیانی شریک ہے۔آپ کو یہ کہنے کا حق ہے۔لیکن کوئی مسلمان جس طرح توحید میں شرک کے قائل نہیں۔رسالت یعنی محمد رسول اللہ کے مفہوم میں بھی شرک کے قائل نہیں۔پھر آپ کا یہ کہنا کہ قادیانیوں کا اور ہمارا کلمہ ایک ہے۔کیونکر صحیح ہوسکتا ہے؟۔

۶...... آپ کا فرمانا کہ عبدالسلام قادیانی کو نوبل پرائز ملا۔وہی عبدالسلام جس نے ایٹمی راز امریکہ کو دے کر پاکستان کا ناطقہ بند کرنے کی سعی نامشکور کی۔اس کی وکالت آپ کریں۔تو اس پر یہی کہا جاسکتا ہے کہ:

''سنا ہے کہ باغبان نے چمن بیچ ڈالا۔نوبل یہودی تھا۔یہودی انعام سے یہودی۔قادیانی خوشی کے بعد آپ کی خوشی۔ایک نئی تثلیث کا وجود ماننا پڑے گا۔''

ے...... آپ نے فرمایا کہ:''ہماری حکومت آ گئی تو قادیانیوں کی عبادت گاہ بنواؤں گا۔''اس نکتہ کا مفہوم لکھا ہے(آپ نے تو ان کی عبادت گاہ کو مسجد کہا۔جو آئین پاکستان کے خلاف ہے۔لیکن آپ اس سے ماوراء ہیں۔)

محترمی۔۔۔! کبھی نہ بھولیے کہ آپ قادیانیوں کو مسلمانوں میں شامل کرسکیں گے۔قادیانی ایسی بوسیدہ اور شکستہ کشتی ہے کہ اسے بچانے والا بھی ڈوبے گا۔خدا گنجے کو ناخن نہ دے گا۔ہے شوق تو جی بسم اللہ۔۔۔! آپ ان کی حمایت مین کھڑے رہیں۔امت آپ کو مایوس نہیں کرے گی۔ جہاں چاہیں آواز دیں۔خدام ختم نبوۃ کو آپ حاضر پائیں گے۔

قبلہ یہ کیا ہوا کہ دوسرے دن صفائی دینی شروع کردی کہ میرا دادا مفتی تھا۔میں ختم نبوۃ کا قائل ہوں۔میں مسلمان ہوں۔آپ کے اس بیان سے تو خوشی ہوئی کہ آپ کو احساس ہوگیا۔لیکن ڈنڈی نہ ماریے۔یہ سیاست نہیں ایمان کا مسئلہ ہے۔اگر اس بیان میں مخلص ہیں تو منکرین ختم نبوۃ قادیانیوں کی حمایت حضورﷺ کے دشمنوں سے یاری سے دست بردار ہوں۔آپ بھی لندن میں، قادیانی قیادت بھی لندن میں۔دو قائدین کی درون خانہ رازداری و مجبوری اسے اپنی ذات تک رکھیے۔لاکھوں شیدایان اسلام و خدام ختم نبوۃ متحدہ کے ووٹروں کا اپنے مفادات کے لیے سودا کرنا ایک قائد کے شایان شان نہیں۔تلخ نوائی کی معافی!

جان کی امان پاؤں تو عرض کروں پر اسے محمول فرمالیجیے۔چودہ سو سال قبل سیدنا حسانؓ نے حضورﷺ کے مخالفین سے کہا تھا کہ:''میری جان اور عزت سب کچھ حضورﷺ کے نام پر قربان۔''اسی کو دہرا کر ختم کرتا ہوں

شاید کہ اتر جائے ترے دل مین میری بات

سرگودھا میں عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیراہتمام مرکزی عیدگاہ سرگودھا میں دوسری سالانہ عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔جس کی صدارت مولانا صاحبزادہ عزیز احمد خانقاہ سراجیہ کندیاں نے کی۔کانفرنس سے جمعیت علماء اسلام کے مرکزی ناظم اعلیٰ مولانا عبدالغفور حیدری، خطیب العصر مولانا سید عبدالمجید ندیم، حضرت مولانا حافظ ناصرالدین خاکوانی نقشبندی، روزنامہ اسلام''دریچہ'' کے کالم نگار قاری منصور احمد، ممبر پنجاب اسمبلی مولانا محمد الیاس چنیوٹی، وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے ناظم اعلیٰ مولانا قاری محمد حنیف جالندھری، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے راہنماؤں مولانا محمد اکرم طوفانی، مولانا اللہ وسایا، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا قاضی حسان احمد، ممتاز اہل حدیث راہنما مولانا سید ضیاء اللہ شاہ بخاری، سپاہ صحابہ(کالعدم) کے مولانا محمد عالم طارق سمیت کئی ایک علماء کرام نے خطاب کیا۔کانفرنس کی نگرانی مولانا محمد اکرم طوفانی نے کی۔جبکہ مولانا نور محمد ہزاروی، مولانا محمد رضوان اپنے رفقاء سمیت شب و روز معروف عمل رہے۔

قانون تحفظ ناموس رسالت اور این جی اوز!

ملک محمد حسین ایڈووکیٹ

دین اسلام دین فطرت ہے۔ وہ صرف عبادات ہی کا مذہب نہیں۔ اس میں انسان کی زندگی گزارنے کے تمام پہلوؤں کا احاطہ کیا گیا ہے۔ مثلاً طرز معاشرت جس میں انسانوں کے حقوق، طرز معیشت وسیاست غرض ہر چیز اور ہر پہلو سے زندگی میں پیش آمدہ حالات ومسائل اور ان کا حل واضح کیا گیا ہے۔ آج کا ہمارا موضوع محسن انسانیت سرور کونین ﷺ اور قرآن مجید دونوں کی عزت وعظمت اور احترام ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے قرآن مجید میں متعدد مقامات پر اپنے رسول کی عزت کرنے کے آداب بتلائے اور سکھلائے ہیں۔ یہ کہہ کر کہ اپنی آواز کو پیغمبر کی آواز سے اونچا نہ کرو اور نہ ان کو اس طرح بلاؤ جس طرح تم ایک دوسرے کو بلاتے ہو۔ مبادا تمہارے تمام اعمال ہی ضائع ہو جائیں گے اور تمہیں پتہ بھی نہ چلے گا۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ:

’’اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کرو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔‘‘ (سورۃ آل عمران:۱۳۲)

’’جس شخص نے رسول اقدس ﷺ کی اطاعت کی پس اس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی۔‘‘ (النساء:۸۰)

غرض درجنوں مقامات پر قرآن مجید میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کی عزت اور احترام بجالانے کی تاکید اور آنحضور ﷺ کی گستاخی پر تباہی وبربادی کی وعید فرما کر نہ صرف مسلمانوں بلکہ پوری انسانیت کو حکم دیا کہ کسی صورت میں ختم المرسلین ﷺ کی شان میں گستاخی خداوند کریم کو برداشت نہیں۔

یوں تو پچھلے کچھ عرصہ سے جب سے لعین سلمان رشدی نے حضور اقدس ﷺ کی شان میں توہین آمیز کتاب لکھی اور پھر وہ یہود ونصاریٰ کی آنکھ کا تارا بن گیا۔ کچھ ممالک میں گستاخان رسول (مخالفین اسلام) کا خبث باطن عود کر آیا۔ کئی ممالک میں آزادی تحریر وتقریر کی آڑ لے کر کئی اور کتابیں منظر عام پر آئیں۔ سرور کونین ﷺ کے کارٹون تک شائع کئے گئے۔ یہ سب کچھ امت مسلمہ کی غیرت کا امتحان لینے کے لئے کیا جارہا ہے۔ صد افسوس کہ اس امت مرحومہ کے عوام کی جانب سے تو خاطر خواہ احتجاج ہوا۔ لیکن ۵۷ کے قریب اسلامی ملکوں کے سربراہوں ماسوائے اکادکا بیانات کے اور استثناء کیا جاسکتا ہے۔ کوئی مؤثر آواز نہ اٹھی تو دشمنان اسلام یہود ہنود ونصاریٰ نے سمجھ لیا کہ اب دین اسلام پر جتنے چرکے لگائے جائیں دنیائے اسلام برداشت کرلے گی۔

اس تمام پس منظر کا جو افسوس ناک ترین پہلو ہے وہ یہ کہ مخالفین اسلام کی اس پروپیگنڈہ مہم میں جو میڈیا پر جاری ہے خود مسلمانوں میں سے کچھ شعوری کچھ غیر شعوری طور پر پڑھے لکھے دانشور تبصرہ نگار بھی شامل ہوگئے ہیں اس پر یہی کہا جاسکتا ہے کہ:

اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے

کیونکہ الا ماشاء اللہ کسی ایک آدھے چینل کو چھوڑ کر تمام نیشنل وانٹرنیشنل میڈیا پر اس وقت قبضہ اسلام دشمن عناصر کا ہے۔ اس لئے وہ دین اسلام کے نظریہ اور اس کی اساس یعنی عظمت قرآن اور صاحب قرآن کی اہانت کا

کوئی موقع ہاتھ سے نہیں جانے دیتے اور کوشش میں دن رات مصروف ہیں کہ کسی طرح دشمنان اسلام دین اسلام کی اساس یعنی ناموس رسول پاک ﷺ اور قرآن مجید کے خلاف ہرزہ سرائی کے لئے میدان خالی کرادیں۔ ان کے نزدیک ناموس رسالتؐ وقرآن وصحابہؓ اور دیگر مقدس ہستیوں کی اہانت کا جو قانون تعزیرات پاکستان کی دفعات 295-A تا 295-C اور اسی طرح 298-A تا 298-C میں درج ہے۔ اسے کسی طرح ختم کرایا جائے۔ بہت سی مثالیں اس پر دی جاسکتی ہیں۔ نمونہ کے طور پر دو مثالوں پر اکتفا کرتے ہیں۔

وائس آف امریکہ کی اردو نشریات ''راونڈ ٹیبل'' نشر۔ یہ ۱۶؍ستمبر ۲۰۰۹ء بوقت ۱۰ بجے رات سے ۱۱ بجے رات میں دو شخصیات اقبال حیدر صاحب سابق وزیر قانون اور عاصمہ جہانگیر صاحبہ چیئر پرسن انسانی حقوق بلائی گئیں۔ ان کو بطور مہمان آن لائن مدعو کیا گیا اور انہوں نے پورے گھنٹے کی نشریات میں اصل موضوع جو ایک مسیحی ملزم کی سیالکوٹ جیل میں پولیس حراست میں موت بتلایا گیا۔ تمام گفتگو میں پاکستان میں موجود متذکرہ بالا قوانین کو حدف تنقید بنایا اور ثابت کرنے کی کوشش کی کہ یہ قوانین جو ضیاالحق نے ملائیت کے زیر اثر بنوائے تھے۔ اس تمام فساد کی جڑ ھ ہیں۔ ان کی وجہ سے ملک کے ہزاروں بے گناہ جیلوں میں ہیں اور کچھ بے گناہ قتل ہوئے۔ ان دنوں قانون دانوں کی گفتگو سے یوں لگا کہ ایک مخصوص ایجنڈے کی بنیاد پر بات کر رہے ہیں اور اصل مقصد کچھ اور ہی تھا۔

بطور نمونہ ان کی گفتگو کی چند جھلکیاں پیش خدمت ہیں۔ عاصمہ جہانگیر نے جب ابتدائے گفتگو میں قانون متذکرہ کے خلاف میدان ہموار کر دیا تو جناب اقبال حیدر نے کہا کہ: ''میں پورے یقین سے کہتا ہوں کہ ماسوائے پاکستان کے دنیا کے کسی اور اسلامی ملک میں نبی اکرم ﷺ یا قرآن پاک کی حرمت کے تحفظ کے لئے قانون موجود نہیں ہیں۔'' پھر کہا کہ: ''ہمارے لئے شرم کا مقام ہے کہ جس ملک میں مسلمانوں کی آبادی ۹۷ فیصد ہو۔ اس میں تحفظ ناموس رسالت اور قرآن پاک کی عظمت کی حفاظت کے لئے قوانین کا سہارا لینا پڑے۔'' اس کے بعد کہا کہ: ''جب میں بینظیر بھٹو کے دور میں وزیر قانون تھا تو میں نے اس قانون کے خاتمے کے لئے ڈرافت تیار کرلیا تھا۔ جواب بھی میرے پاس موجود ہے۔ لیکن ہماری مجبوری تھی کہ اس وقت بھی حکومت میں اکثریت ہماری نہیں تھی اور ہمیں کولیشن گورنمنٹ بنانی پڑی۔ جس میں مولانا فضل الرحمٰن اور نوابزادہ نصراللہ خان جیسے بنیاد پرست ہمارے اتحادی تھے۔''

ان کے خیالات اور نظریات اپنی جگہ کیونکہ ان کا تعلق شعبہ قانون سے ہے۔ جس کا راقم بھی ایک ادنیٰ سا طالب علم ہے۔ ان سے مندرجہ ذیل چند سوالات عرض ہیں۔

۱...... کیا امریکہ اور یورپین عیسائی ممالک جو اپنے آپ کو آزادی تحریر وتقریر کے چمپئن بنتے پھرتے ہیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی اہانت قانوناً جرم نہیں ہے؟ (جب کہ مسلمان تمام انبیاء کا احترام جزو ایمان سمجھتے ہیں)

۲...... کیا ایران میں قانوناً اس کام کی آزادی ہے جو شخص چاہے ''آئمہ معصومین'' اور دیگر واجب الاحترام ہستیوں کے بارے میں توہین آمیز رویہ اختیار کرسکتا ہے۔ جس میں آیت اللہ خمینی بھی شامل ہیں؟

۳...... کیا اسرائیل میں قانوناً حضرت موسیٰ علیہ السلام کی اہانت کا رویہ کوئی شخص اختیار کرسکتا ہے؟

اگر ایسا نہیں ہے تو پھر صرف مسلمانوں پر ہی یہ ظلم کیوں کہ ’’لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ‘‘ کے نام پر حاصل کردہ ملک میں وہ توہین رسالت کو بھی برداشت کریں اور اہانت قرآن کو بھی؟

بندہ پرور منصفی کرنا خدا کو دیکھ کر

آخر میں میری ان تمام مفکرین، دانشوروں، قانون دانوں سے مودبانہ گذارش ہے۔ جو آزاد خیالی اور روشن خیالی کی رو میں بہہ کر یا کسی اور وجہ سے اس مملکت خداداد کی جڑوں کو کھوکھلا کرنے، عقل وخرد کے ساتھ یا بے خیالی میں مصروف ہیں۔ وہ ایسے ملک میں جس کی ۹۷ فیصد آبادی مسلمان ہے اور صرف ۳ فیصد اقلیتیں ہیں۔ جن میں بدقسمتی سے ایک قادیانی بھی ہے جن کے مذہب کی بنیاد توہین رسالتؐ پر ہے۔ (وجہ یہ ہے کہ قرآن اور حدیث کی مکمل وضاحت وصراحت کے بعد کہ محمد رسول اللہ ﷺ ہی آخری نبی ہیں۔ کسی اور کا دعویٰ نبوت اور اسے تسلیم کریں۔ شدید گستاخی کے مرتکب ہیں لیکن میرا آج یہ موضوع نہیں) تحفظ ناموس رسالت ودیگر قوانین نعمت غیر مترقیہ ہیں۔

محترم قارئین حضرات وخواتین یہ دشمنان اسلام پاکستان ہوں یا ان کی رو میں بہہ جانے والے مفکرین ودانشور جن قوانین تحفظ ناموس رسالت سمیت ختم کرنے کی سوچ میں وہ دراصل ایک اور فساد کی بنیاد رکھنا چاہتے ہیں۔ جب مسلمانوں میں رہ کر ختم المرسلین ﷺ کی اہانت کی کھلی چھٹی قانوناً مل جائے گی تو اسے مسلمان کبھی بھی برداشت نہ کرپائیں گے۔

یہاں راج پال جنگلی سانڈوں کی طرح نکلیں گے۔ وہاں غازی علم الدینؒ جننے میں مسلمان مائیں خدانخواستہ بانجھ نہیں ہوسکتیں۔۔ لہٰذا بہتر یہی ہے ملک میں یہ قانون موجود وبرقرار رہنا چاہئے۔ جو اس ملک میں سلمان رشدیوں کی فصل کو اگنے سے روک سکے۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان!

حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ مسواک کرنے کا التزام کرلینا چاہئے۔ اس لئے کہ اس میں دس فوائد پنہاں ہیں۔ دہن ودندان کا تعفن دور ہوجاتا ہے اور منہ بالکل پاک وصاف ہوجاتا ہے۔ پروردگار عالم کی خوشنودی حاصل ہوتی ہے۔ ابلیس لعین کو زک پہنچتی ہے۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے مقرب فرشتے مسواک کرنے والوں سے محبت کرتے ہیں۔ مسوڑھے مضبوط ہوتے ہیں۔ بلغم دور ہوجاتا ہے۔ منہ میں خوشبو پیدا ہوتی ہے اور بدبو دور ہوجاتی ہے۔ صفراوی مادہ ختم ہوجاتا ہے۔ نگاہیں روشن ہوجاتی ہیں اور اتباع سنت کی سعادت واجراخروی اس پر مستزاد ہے۔

نیز آنحضرت ﷺ نے مسواک کی فضیلت کا ذکر کرتے ہوئے یہ بھی فرمایا کہ مسواک کرکے پڑھی جانے والی نماز، مسواک کے بغیر پڑھی جانے والی نماز سے ستر گونہ بڑھ کر ہے۔ اس لئے جب بھی نماز پڑھنی ہو تو وضو کرتے وقت ضرور مسواک کرلینی چاہئے۔

جماعتی سرگرمیاں!

ادارہ!

سہ ماہی اجلاس مبلغین

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغین کا سہ ماہی اجلاس مورخہ ۷،۸؍شوال المکرم مطابق ۲۷،۲۸؍ستمبر ۲۰۰۹ء بروز اتوار، پیر منعقد ہوا۔ اجلاس کی کئی نشستیں منعقد ہوئیں۔ جن کی صدارت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری، مولانا اللہ وسایا، مولانا بشیر احمد نے کی۔ اجلاس میں درج ذیل حضرات نے شرکت کی۔ مولانا محمد اکرم طوفانی سرگودھا، مولانا محمد علی صدیقی میر پور خاص، مولانا غلام مصطفیٰ چناب نگر، مولانا مفتی محمد راشد مدنی رحیم یار خان، مولانا قاضی احسان احمد کراچی، مولانا عبدالرزاق مجاہد اوکاڑہ، مولانا عبدالحکیم نعمانی چیچہ وطنی، مولانا مفتی خالد میر آزاد کشمیر، مولانا عبدالستار حیدری لیہ، مولانا محمد یوسف نقشبندی کوئٹہ، مولانا عبدالرشید سیال مظفر گڑھ، مولانا قاضی عبدالخالق فیصل آباد، مولانا محمد زاہد وسیم راولپنڈی، مولانا محمد قاسم سیوطی منڈی بہاؤالدین، مولانا محمد قاسم رحمانی بہاولنگر، مولانا عبداللطیف تونسوی، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی ملتان، مولانا محمد اسحاق ساقی بہاولپور، مولانا فقیر اللہ اختر سیالکوٹ، مولانا عزیز الرحمٰن ثانی لاہور، مولانا محمد طیب فاروقی اسلام آباد، مولانا محمد حسین ناصر سکھر، مولانا غلام حسین جھنگ، مولانا عبدالستار گورمانی خانیوال، مولانا عبدالنعیم شیخوپورہ، مولانا عبدالستار تونسوی خوشاب، مولانا محمد عارف شامی گوجرانوالہ، مولانا تجمل حسین نواب شاہ۔

اجلاس میں گورنر پنجاب سلمان تاثیر کے بیان (گستاخ رسول کی سزا کے قانون کو ختم ہونا چاہئے) کی سنگینی پر غور وخوض کیا گیا اور حکمرانوں سے کہا گیا کہ وہ طے شدہ امور کو چھیڑ کر پنڈورہ بکس نہ کھولیں۔ نیز کہا گیا کہ اسلامیان پاکستان گستاخ رسول کی سزا کے قانون میں کسی قسم کی تبدیلی برداشت نہیں کریں گے۔ اگر اس قانون کو ختم کرنے کی کوشش کی گئی تو گستاخان رسول کے خلاف غازی علم الدین، غازی عبدالقیوم، غازی عبدالرشید اور غازی عامر چیمہ شہید کا کردار دہرایا جائے گا۔ رائے عامہ بیدار رکھنے کے لئے بیس ہزار اشتہار چھپوائے گئے۔ اجلاس میں متحدہ قومی موومنٹ کے سربراہ الطاف حسین کے قادیانیوں کے حق میں بیان کی مذمت کرتے ہوئے کہا گیا کہ قادیانی اپنے روز اوّل سے ہی کافر، مرتد، زندیق اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ مسلمانان پاک وہند کی نوے سالہ مساعی جمیلہ کے بعد انہیں مکمل ڈیفنس کا موقع دیتے ہوئے ۷؍ستمبر ۱۹۷۴ء کو ۱۳ دن کی بحث کے بعد ایک آئینی ترمیم کے ذریعہ متفقہ طور پر غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا۔ نیز لوئر کورٹ سے سپریم کورٹ تک درجنوں عدالتوں نے انہیں غیر مسلم اقلیت تسلیم کیا۔ جناب الطاف حسین پارلیمنٹ اور اعلیٰ عدالتوں کو بائی پاس کر کے انہیں مسلمانوں کی لسٹ میں شامل کرنے کی کوشش نہ کریں۔ ورنہ وہ نائن زیرو (۹۰) سے زیرو پر آجائیں گے۔

اجلاس میں ۸؍اکتوبر کو عیدگاہ سرگودھا اور ۱۵،۱۶؍اکتوبر جامع مسجد ختم نبوت مسلم کالونی چناب نگر میں

منعقد ہونے والی عظیم کانفرنسوں کے انتظامات کا ابتدائی جائزہ لیا گیا اور کئی ایک کمیٹیاں قائم کی گئیں جو کانفرنس کے انتظامات کو حتمی شکل دیں گی۔ آل پاکستان ختم نبوت کانفرنس چناب نگر کانفرنس میں مولانا فضل الرحمان، مولانا سمیع الحق، قاضی حسین احمد، لیاقت بلوچ، شاہ انس نورانی، پروفیسر ساجد میر، مولانا سید ضیاء اللہ شاہ بخاری، مولانا عبدالقیوم حقانی، مولانا عبدالغفور حقانی، مولانا عبدالمجید لدھیانوی، قاری زوار بہادر، مولانا ممتاز احمد کلیار، مولانا سید جاوید حسین شاہ، مولانا سید عبدالمجید ندیم، مولانا ارشاد احمد، خواجہ عبدالماجد صدیقی، پیر عزیز الرحمٰن ہزاروی، قاضی ارشد الحسینی سمیت بہت سے علماء کرام کو دعوت نامے جاری کردیئے گئے اور مندرجہ بالا حضرات سے رابطہ کے لئے مولانا اللہ وسایا، مولانا عزیز الرحمٰن ثانی، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی پر مشتمل کمیٹی قائم کردی گئی۔ جس نے کام شروع کردیا۔ کانفرنس کے دیگر امور پر اہم فیصلے ہوئے۔ گستاخ رسول ایکٹ پر غور خوض کرنے کے لئے قائم کی گئی قائمہ کمیٹی، قومی وصوبائی اسمبلیوں اور سینٹ کے ممبران کے نام پر یادداشت بھیجنے کا فیصلہ کیا گیا۔

ردقادیانیت کورس

سالانہ ردقادیانیت سہ ماہی کورس یکم ذیقعدہ سے شروع ہوکر ۳۰ محرم الحرام ۱۴۳۱ھ تک جاری رہے گا۔ کورس میں وفاق المدارس العربیہ پاکستان سے جید جداً ہونا ضروری ہے۔ کورس میں میٹرک پاس علماء کرام کو داخلہ کے لئے ترجیح دی جائے گی۔ کورس میں عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت وفضیلت، حیات عیسیٰ علیہ السلام، کذب مرزا قادیانی جیسے موضوعات پر تیاری کرائی جائے گی۔

مرحومین کے لئے قرآن خوانی ودعائے مغفرت

گذشتہ سہ ماہی میں انتقال فرمانے والے درج ذیل حضرات کے لئے ایصال ثواب کیا گیا اور دعائے مغفرت کی گئی۔ علامہ علی شیر حیدری شہیدؒ، مولانا غلام فرید دریا خان، مولانا مسعود احمد کوٹ ادو، مولانا عطاء الرحمان شہباز سمندریؒ، مولانا رضا الرحمٰن قصور، حافظ صالح محمد چک نمبر 8D-NB یزمان، برادر کبیر حکیم مولوی محمد عاشق گلارچی سندھ، قاری سید اقبال اختر نقویؒ ریناله خورد، حافظ منظور احمد قریشی سیالکوٹ، مولانا محمد علی صدیقی کی ہمشیرہ اور دو بھانجے، اہلیہ محترمہ مولانا محمد عبداللہ ٹوبہ، حافظ احمد بخش ایڈووکیٹ کراچی۔ اجلاس مولانا بشیر احمد کی دعاء پر اختتام پذیر ہوا۔

36ویں یوم ختم نبوت کانفرنس پشاور

پشاور میں 36واں یوم ختم نبوت 7 ستمبر زیر سرپرستی خواجہ خواجگان مخدوم المشائخ حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم العالیہ شایان شان طریقے سے منایا گیا، اور بعد از نماز تراویح چوک ختم نبوت قصہ خوانی بازار میں مجلس کے صوبائی امیر مفتی محمد شہاب الدین پوپلزئی کی زیر نگرانی ایک عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس کی صدارت شیخ العرب والعجم حضرت مولانا سید حسین احمد مدنیؒ کے شاگرد خاص وخادم سفر وحضر جمعیت علماء اسلام کے بزرگ رہنما سابق ممبر صوبائی اسمبلی سرحد حضرت مولانا مجاہد خان الحسینی صاحب دامت برکاتہم نے

فرمائی۔کانفرنس سے خصوصی خطاب وکیل احناف ومجاہد ختم نبوت حضرت مولانا مفتی مجیب الرحمٰن صاحب (راولپنڈی) نے فرمایا۔ہدیہ نعت بحضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم ننھے مجاہد زین العابدین اور ترانہ ختم نبوت قاری احسان قدیر صاحب نے پیش کیا۔کانفرنس میں علماء وعوام الناس نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔کانفرنس رات دس بجے شروع ہوئی اور رات دو بجے تک جاری رہی۔کانفرنس کے آخر میں حضرت مفتی محمد شہاب الدین پوپلزئی صاحب کے رفیق خاص ومجلس کے رہنما قاری سمیع اللہ جان فاروقی صاحب نے چند قراردادیں پیش کیں۔جو کہ درج ذیل ہیں:

قراردادیں

☆…… عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پشاور کا یہ عظیم الشان اجتماع تحریک تحفظ ختم نبوت 1953ء، 1974ء کے قائدین کارکنوں اور شہداء کو زبردست خراج عقیدت پیش کرتا ہے،جن کی لازوال قربانیوں اور بےمثال جدوجہد کے ثمرہ میں 7 ستمبر 1974ء کو قادیانیوں کو غیرمسلم اقلیت قرار دیا گیا اور اسی مشن کے طفیل 1984ء میں قادیانیوں کی ارتدادی سرگرمیوں کو خلاف قانون قرار دیا گیا۔

☆…… یہ اجتماع موجودہ دور حکومت میں قادیانیوں کی بڑھتی ہوئی سرگرمیوں اور ملک وملت کے خلاف سازشوں کی بھرپور مذمت اور حکومتی بےحسی اور سرپرستانہ رویے پر تشویش کا اظہار کرتا ہے،یہ اجلاس حکومت سے پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ قادیانیوں کی سرپرستی کرکے شمع رسالت ﷺ کے پروانوں کی دل آزاری نہ کی جائے اور قادیانیوں کو تمام حساس اور کلیدی آسامیوں سے ہٹا کر امتناع قادیانیت آرڈیننس 1984ء کا پابند بنایا جائے۔

☆…… یہ اجتماع وطن عزیز کے مختلف حصوں میں بےگناہ مسلمانوں کا ملکی اداروں اور غیرملکی قوتوں کی ظالمانہ بمباری اور قتل عام کی بھرپور مذمت کرتا ہے اور حکومت سے یہ مطالبہ کرتا ہے کہ اپنے ہی عوام کو اس بےدردی سے قتل کرنے کی بجائے انکا تحفظ فراہم کرے۔اور غیرملکی فوجوں کی دخل اندازی سے اپنی سرحدات کو محفوظ بنائے اور متاثرین کے لئے آنے والی امدادان تک پہنچائے۔

☆…… یہ اجتماع موجودہ حکومت سے یہ مطالبہ کرتا ہے کہ سابقہ پرویزی حکومت کی غیرآبرومندانہ اور کفرنواز پالیسیوں کو تبدیل کرکے وطن عزیز کی آبرو بحال کی جائے۔اور بدنام زمانہ یہودی سیکورٹی تنظیم بلیک واٹر پر پاکستان میں کام کرنے پر پابندی لگائی جائے،اور پشاور کے رہائشی علاقے ٹاؤن سے دفتر فی الفور ختم کرایا جائے۔

☆…… یہ اجتماع واضح کرنا چاہتا ہے کہ بشمول پاکستان دنیا کے کسی بھی ملک میں ہونے والی دہشت گردی سے علمائے کرام کا کوئی تعلق نہیں،بلکہ ایک سازش کے تحت جید علمائے کرام کو آئے دن دہشت گردی کا نشانہ بنا کر شہید کیا جارہا ہے جبکہ مرکزی حکومت صرف تماشہ دیکھتی ہے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنماء شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی نظام الدین شامزئیؒ،مفتی جمیل خانؒ،مولانا نذیر احمد تونسویؒ،شیخ الحدیث حضرت مولانا حسن جانؒ اور اکابر علماء کے قاتلوں کا آج تک کوئی سراغ نہیں لگایا گیا یہ سب دین دشمن پالیسی کا ثبوت ہے۔

☆…… یہ اجتماع وطن عزیز،کشمیر،افغانستان،فلسطین،لیبیا،عراق اور دیگر مسلم ممالک کے سلسلہ میں

امریکہ اور یورپی ممالک کے دوغلے کردار کی سخت مذمت کرتا ہے اور تمام دنیا کے مسلمانوں سے مکمل اظہار یکجہتی کرتا ہے۔ یہ اجتماع مطالبہ کرتا ہے کہ اسلام آباد میں امریکی سفارتخانے کی توسیع اور امریکی میرین کے قیام کی اجازت سے ملکی سالمیت اور ایٹمی اثاثوں کو خطرہ ہے، لہذا پابندی لگائی جائے۔

☆...... مسلمانان عالم تمام انبیاء کرام علیہم السلام کی عزت واحترام اور ان سے محبت وعقیدت کو اپنے ایمان کا حصہ جانتے ہیں اور خاص طور پر نبی آخرالزمان حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت وناموس کا تحفظ اپنا فرض سمجھتے ہیں اور ایسے کسی بدباطن اور دریدہ دہن کو برداشت نہیں کرتے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کرے، مگر افسوس کہ برطانیہ جیسے سیکولر ملک نے ملعون رشدی جیسے دریدہ دہن کی ہفوات پر اسے ''سر'' کا خطاب دے کر امت مسلمہ کی دل آزاری کی ہے۔ ہم اس اجتماع کی وساطت سے حکومت برطانیہ سے مطالبہ کرتے ہیں کہ حکومت برطانیہ مسلمانوں کے جذبات کا احساس واحترام کرتے ہوئے ملعون رشدی سے ''سر'' کا خطاب واپس لے اور اس کو برطانیہ سے ملک بدر کرے۔

☆...... یہ اجتماع پاکستان میں اکثر این جی اوز کی اسلام کے خلاف قادیانیت کی حمایت بہائیت اور عیسائیت کے پرچار اور امدادی کاموں کی آڑ میں اسلام اور ملک دشمن سرگرمیوں پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے یہ مطالبہ کرتا ہے کہ جو این جی اوز اس گھناؤنے کام میں مشغول ہیں ان پر پابندی لگائی جائے۔

☆...... یہ عظیم اجتماع مرکزی حکومت اور وزارت مذہبی امور سے یہ مطالبہ کرتا ہے کہ قادیانی ٹریول ایجنٹ (خالد موٹو ٹریول ایجنسی) سے حج کا کوٹہ واپس لیا جائے جو کہ قادیانیوں کو مسلمان ظاہر کر کے عازمین حج کے ساتھ بھیجتا ہے۔ اسطرح حرمین شریفین کی بے حرمتی اور اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام پامال ہوتے ہیں۔ (گذشتہ سال بھی 100 قادیانیوں کو ان کی مشکوک سرگرمیوں پر جدہ میں گرفتار کیا گیا)

☆...... پرویزی دور حکومت سے قبل کی اسلامی نظریاتی کونسل کی منظور کردہ سفارشات پر قانون سازی کی جائے اور ملک میں مرتد کی شرعی سزا نافذ کی جائے۔

☆...... یہ اجتماع جملہ اہل اسلام سے مطالبہ کرتا ہے کہ عقیدہ ختم نبوت اور ناموس رسالت ﷺ کے تحفظ کیلئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ہر میدان میں ساتھ دیں۔

☆...... یہ اجلاس ملک بھر کے تمام مکاتب کے خطباء عظام سے درخواست کرتا ہے کہ وہ ہر ماہ کا ایک جمعہ عقیدہ ختم نبوت کے بیان کے لئے وقف کریں تا کہ ہماری نئی نسل کو قادیانی کفر کی سنگینی سے واقفیت حاصل ہو۔

آخر میں ہم سب اراکین عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پشاور امیر مرکزیہ قدوۃ العلماء شیخ المشائخ خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم کے زیر سایہ جملہ مجاہدین عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کو خراج تحسین پیش کرتے ہیں اور دست بدعا ہیں کہ:

''اللہ کریم حضرت امیر مرکزیہ کے زیر سایہ ہم سب کو شافع محشر، ساقی کوثر، خاتم النبیین، رحمت للعالمین حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کے تحفظ کیلئے ہر قسم کی قربانی کیلئے قبول فرمالے۔'' آمین!

MONTHLY LAULAK MULTAN REGD. Number M-108

تعاون کی اپیل

عقیدہ ختم نبوت کی سربلندی، ناموس رسالت کے تحفظ اور فتنہ قادیانیت کی سرکوبی کے لیے

عطیات، صدقات اور زکوٰۃ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کو دیجیے

تعارف عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ

☆ حضرت امیر شریعتؒ کے ارشادات کی روشنی اور شیخ المشائخ حضرت اقدس مولانا خواجہ خان محمد دامت برکاتہم کی امارت اور قیادت میں ہر قسم کے سیاسی مناقشات سے بالاتر ہو کر تبلیغ دین خصوصاً عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ کرنے والی مذہبی جماعت ہے۔ الحمد للہ!

☆ اللہ رب العزت کے فضل و کرم سے مجلس کو پاکستان اور بیرون پاکستان قادیانیت کے محاذ پر کامیابی نصیب ہوئی۔

☆ آئینی طور پر قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا۔ قانوناً قادیانیوں کو شعائر اسلام کے استعمال سے روک دیا گیا۔

☆ یورپین ممالک میں تبلیغ اسلام اور قادیانیوں کی ارتدادی سرگرمیوں کے رد میں مراکز قائم کئے گئے۔

☆ برطانیہ میں سالانہ ختم نبوت کانفرنس کا اہتمام...... چناب نگر میں سالانہ ختم نبوت کانفرنس کا انعقاد۔

☆ چناب نگر میں سالانہ ردقادیانیت کورس...... ملتان میں علماء کے لیے سالانہ سہ ماہی ردقادیانیت کورس۔

☆ قادیانیت کے ہمہ وقت تعاقب کے لیے 36...... مبلغین 30...... تبلیغی مراکز اور دفاتر 8...... شعبہ ہائے تعلیم القرآن۔

☆ چناب نگر شعبہ کتب...... شعبہ پرائمری...... ماہنامہ لولاک ملتان...... ہفت روزہ ختم نبوت کراچی۔

☆ تحفہ قادیانیت 6 جلدیں...... احتساب قادیانیت 28 جلدیں...... دیگر ردقادیانیت پر اہم کتب شائع شدہ۔

☆ اردو، انگریزی، عربی میں ردقادیانیت پر فری لٹریچر

☆ انٹرنیٹ پر ماہنامہ لولاک...... ہفت روزہ ختم نبوت...... اور دیگر مجلس کی کتب دستیاب ہیں۔

WWW.KHATM-E-NUBUWWAT.COM
WWW.KHATM-E-NUBUWWAT.INFO
WWW.LAULAK.INFO

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ

حضوری باغ روڈ، ملتان فون: 061-4583486-4514122

ترسیل زر کا پتہ: اکاؤنٹ نمبر UBL-3464 حرم گیٹ برانچ ملتان

اپیل کنندگان

مخدوم المشائخ حضرت اقدس مولانا خواجہ خان محمد صاحب مدظلہ
امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر صاحب دامت برکاتہم مدظلہ العالی
نائب امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

حضرت مولانا عزیز الرحمن صاحب جالندھری مدظلہ العالی
مرکزی ناظم اعلیٰ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

علاقائی مراکز کے فون نمبرز

اسلام آباد	راولپنڈی	سیالکوٹ	گوجرانوالہ	لاہور	سرگودھا	چناب نگر	جھنگ	خانیوال	چیچہ وطنی	بہاولنگر
2829186	5551675	0300-7442857	4215663	5862404	3710474	6212611	0307-3780833	0301-7819466	0300-7832358	0333-6309355
بہاولپور	ملتان	رحیم یار خان	سکھر	اوکاڑہ قصور	فیصل آباد	حیدرآباد	شیخوپورہ	کوئٹہ	گجرات	کراچی
0300-6851586	4514122	0301-7659790	5625463	0300-6950984	0334-6035517	3869948	0321-498184	2841995	0300-8032577	2780337

قیمت فی شمارہ -/10 روپے
قیمت سالانہ -/100 روپے